باب ۹۶

نبی کریم ﷺ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو روانہ کرنا مکہ مکرمہ کی طرف

جب آپ حدیبیہ میں جا کر اُترے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کو بیعت کی طرف بلانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظؒ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن محمد عبداللہ بغدادی نے، ان کو ابوعلاثہ محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے کہا عروہ بن زبیر نے نبی کریم ﷺ کے حدیبیہ میں تشریف لانے کے بارے میں۔ کہتے ہیں کہ قریش حضور اکرم ﷺ کی ان پر تشریف آوری سے گھبرا گئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے یہ چاہا کہ اپنے اصحاب میں سے کسی کو قریش کے پاس بھیج دیں چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجنے کے لئے بلایا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں اہل مکہ سے امن میں نہیں ہوں یعنی محفوظ نہیں ہوں اور مکے میں بنوکعب میں سے کوئی بھی نہیں ہے جو میرے لیے غیرت و غصہ کھائے گا اس سے مجھے تکلیف پہنچائی گئی۔ آپ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بھیجئے اس لئے کہ ان کے قریبی رشتہ دار وہاں پر ہیں۔ بیشک آپ جو کچھ ارادہ کرتے ہیں وہ میں آپ کی طرف سے پہنچانے والا ہوں۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن عفان کو بلا کر قریش کے پاس بھیج دیا۔ اور فرمایا کہ وہ جا کر ان کو بتلائیں کہ ہم آپ کے پاس کسی قتال اور لڑائی لڑنے کے لئے نہیں آرہے بلکہ ہم عمرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اور جا کر ان کو اسلام کی دعوت بھی دیں۔ اور اس کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ مکے کے ان مردوں اور عورتوں کے پاس بھی جائیں جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ ان کو ملیں اور ان کو یہ خبر دیں اور ان کو جا کر بشارت دیں فتح کی۔ اور ان کو یہ خبر دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریں گے مکہ مکرمہ میں یہاں تک کہ یہاں پر کوئی شخص ایمان کو نہیں چھپائے گا۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ مکے چلے گئے۔ اور مقام بلدح میں کچھ قریش کے پاس سے گذرے۔ قریش نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے ان کو بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ میں تمہیں اللہ کی طرف دعوت دوں اور اسلام کی طرف دعوت دوں اور تم لوگوں کو یہ بتاؤں کہ ہم لوگ قتال و جنگ کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ ہم عمرہ کرنے آئے۔

نیز عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو دعوت دی جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا تھا۔ قریش نے جواب دیا کہ ہم نے سن لیا ہے آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ آپ اپنی حاجت کے لئے چلے جائیں۔ اور ابان بن سعید بن عاص ان کے لئے اٹھ کھڑا ہوا اس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید کہی۔ اور اس نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اور عثمانؓ کو اپنے گھوڑے پر سوار کیا اور ان کو اس نے پناہ دی اور ابان نے ان کو اپنے گھوڑے پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ حتیٰ کہ مکہ میں لے آئے اس کے بعد قریش نے بُدیل بن ورقاء خزاعی کو بھیجا اور بنوکنانہ کے بھائی کو۔ اس کے بعد عروہ بن سعود ثقفی آیا۔ (اس نے بات کو آگے ذکر کیا) جو بات ان کو کہی گئی تھی پھر عروہ واپس قریش کے پاس لوٹ آیا اور اس نے قریش کو بتایا کہ محمد ﷺ اور اس کے اصحاب عمرہ کرنے کے لئے آئے ہیں لہٰذا بیت اللہ کے اور ان کے درمیان علیحدگی کر دو تاکہ وہ لوگ طواف کر لیں۔ مگر قریش نے عروہ کو گالیاں دیں۔ اس کے بعد قریش نے سہیل بن عمرو کو بھیجا۔ اور حولطیب بن عبدالعزیٰ کو اور مکرز بن حفص کو تاکہ وہ ان پر صلح پیش کریں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کی اور آپ کو صلح کی دعوت دی اور ایک دوسرے معاہدہ کرنے کی۔ جب مسلمان اور مشرکین ایک دوسرے کے لئے نرم ہو گئے۔ وہ لوگ بھی اسی حال پر تھے ابھی تک صلح

مستحکم نہیں ہوئی تھی۔ اور معاہدہ پکا نہیں ہوا تھا۔ مگر کس قدر دونوں فریق ایک دوسرے کو امن کا پیغام دے چکے تھے اور ایک دوسرے سے صلح کر رہے تھے۔ وہ اسی حالت پر مطمئن تھے۔

اور مسلمانوں کے گروہ مشرکین کے اندر بعض بعض سے خوف نہیں رکھ رہے تھے۔ صلح اور امن واشتی کا انتظار کر رہے تھے۔ کہ اچانک دونوں فریقوں میں سے کسی ایک نے دوسرے فریق کے آدمی کو تیر کا نشانہ مار دیا لہٰذا دونوں فریقوں کے درمیان معرکہ ہوگیا دونوں گروہوں نے ایک دوسرے پر بھالوں سے تیراندازی کی اور پتھر بازی کی۔ اور دونوں نے چیخ وپکار کی لہٰذا فریقین میں سے ہر ایک نے دوسرے فریق کے ان افراد کو جوان کے پاس تھے بطور رھن وبطور ضمانت اپنے اپنے پاس رکھ لیا۔ مسلمانوں نے سھیل بن عمرو کو اور دیگر ان لوگوں کو مشرکین میں سے جوان کے پاس آئے تھے بطور رھن وضمانت روک لیا۔ اور اسی طرح مشرکین مکہ نے حضرت عثمانؓ بن تھان کو اور دیگر ان لوگوں کو جو اصحابِ رسول میں سے جوان کے پاس گئے تھے بطور رھن اور بطور ضمانت روک لیا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو بیعت کے لئے دعوت دے دی اور رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا خبردار ہوشیار آگاہ رہو کہ بیشک روح اقدس (جبرائیل علیہ اسلام) رسول اللہ ﷺ پر اترے ہیں اور انہوں نے بیعت کا حکم دیا ہے لہٰذا اللہ کے نام پر نکلو اور بیعت کرو۔ لہٰذا مسلمان بھاگ بھاگ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس وقت حضور اکرم ﷺ درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر اس بات پر بیعت کی کہ (رسول اللہ ﷺ کو اکیلا چھوڑ کر) کبھی بھی فرار نہیں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ترغیب دی اور انہوں نے ان مسلمانوں کو چھوڑ دیا جن کو انہوں نے رھن یا ضمانت کے طور پر رکھا ہوا تھا اور انہوں نے معاہدہ اور صلح کرنے کی دعوت دی۔

(راوی نے) حدیث ذکر کی صلح کی کیفیت کے بارے میں اور عمرے کا احرام کھولنے کے بارے میں (روای نے کہا) مسلمانوں نے کہا حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے عثمان کے واپس لوٹ کر آنے سے قبل حضرت عثمان اچھے رہے ہم سے کہ ان کو بیت اللہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوگئی انہوں نے اس کا طواف بھی کر لیا مگر رسول اللہ ﷺ (جو مزاج شناس عثمان تھے) نے فرمایا کہ میں نہیں مانتا کہ عثمان نے طواف کیا ہوگا اکیلے جب کہ ہم یہاں روک لیے گئے ہیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیز اس کو مانع ہوگی اس کو اکیلا موقع ملا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرا عثمان کے بارے میں یہی گمان ہے (یعنی یہی یقین ہے) کہ وہ بیت اللہ کا اکیلے میں طواف نہیں کرے گا بلکہ ہمارے ساتھ ہی طواف کرے گا۔ چنانچہ عثمانؓ ان کی طرف جب واپس لوٹ آئے تو مسلمانوں نے ان سے کہا کیا آپ نے بیت اللہ کے طواف سے اپنی پیاس بجھائی ہے؟ حضرت عثمان نے فرمایا اے ابوعبداللہ بہت بُرا گمان کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں مکے میں سال بھر بھی مقیم رہتا اور رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں مقیم رہتے تو پھر بھی میں بیت اللہ کا طواف نہ کرتا حتی کہ رسول اللہ ﷺ اس کا طواف کر لیتے ہاں قریش نے مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے کی دعوت دی تھی مگر میں نے انکار کر دیا تھا لہٰذا مسلمانوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے زیادہ جانتے تھے اللہ کے بارے میں اور ہمارے سے زیادہ گمان کرنے والے تھے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یونس نے ابن اسحٰق سے اس نے عبداللہ بن ابوبکر حرم سے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع پہنچائی گئی کہ حضرت عثمان قتل کر دیئے گئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان لوگوں نے اس کو واقعی قتل کر دیا ہے تو ہم ضرور بالضرور ان کو اس کا مزہ چکھائیں گے لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کو بیعت کے لئے بلایا اور صحابہ نے آپ کے ہاتھ پر قتال کرنے کی بیعت کی اس شرط پر کہ وہ فرار نہیں ہوں گے لہٰذا انہوں نے اسی بات پر بیعت کی حضور اکرم ﷺ کے ساتھ۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲۷۲/۳۔ تاریخ ابن کثیر ۱۶۷/۴)

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی بعض آلِ عثمان نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور فرمایا یہ میرا ہاتھ میرے لئے ہے اور یہ دوسرا عثمان کے لئے ہے یعنی یہ اس کی طرف سے ہے اگر وہ زندہ ہے تو (وہ بھی اس بیعت جہاد میں شامل ہے) اس کے بعد ان کو اطلاع ملی کہ مذکورہ خبر باطل ہے لہٰذا حضرت عثمان واپس لوٹ آئے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۷۲)

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت میں مسلمانوں میں سے جو وہاں موجود تھے کوئی بھی پیچھے نہیں رہا تھا سوائے حد بن قیس کے جو بنو سلمہ کے بھائی تھے۔ حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں اس کی طرف کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی بغل کے ساتھ لگا ہوا تھا وہ اس کی طرف سمٹ گیا تھا اور اونٹنی کے ساتھ اوٹ میں چھپ رہا تھا لوگوں سے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۷۲)

(۳) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے بغداد میں ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نحوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابو زبیر نے کہ اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موت پر بیعت تو نہیں کی تھی بلکہ ہم نے ان کے ساتھ اس شرط کے ساتھ بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔ اسی اسناد کے ساتھ ضروری ہے کہ اس نے سنا جابر بن عبداللہ سے وہ کہہ رہے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کی طرف بلایا تو ہم نے ہم میں سے ایک آدمی کو پایا جس کو حد بن قیس کہا جاتا تھا۔ وہ چھپا ہوا تھا اپنے اونٹ کے پیٹ کے نیچے۔

مسلم نے حدیث اول کو نقل کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ وغیرہ سے اس نے سفیان سے۔ (مسلم۔کتاب الامارۃ۔حدیث ۶۸ ص ۱۴۸۳)

حدیث ثانی کو مسلم نے نقل کیا ہے ابن جریج کی حدیث سے اس نے ابوزبیر سے۔ (مسلم۔کتاب الامارۃ۔حدیث ۶۹ ص ۱۴۸۳)

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ نے ان کو لیث نے ابوزبیر سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ والے دن چودہ سو آدمی تھے ہم نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی اس شرط پر کہ ہم فرار نہیں ہونگے اور ہم نے ان کے ہاتھ پر موت کی بیعت نہیں کی تھی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں۔

(۵) ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان نے بطور املاء کے اس کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن عیسیٰ عطار نے ان کو نصر بن حماد نے ان کو شعبہ بن حجاج نے ابوزبیر سے اس نے جابرؓ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ والے دن رسول اللہ ﷺ کے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے ہم نے آپ کے ساتھ موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

(۶) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو اسماعیل بن قتیبہ نے ان کو یحییٰ بن یحییٰ نے ان کو یزید بن زریع نے خالد سے حکم بن عبداللہ اعراج سے اس نے معقل بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا تھا شجرہ والے دن حالانکہ نبی کریم ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے اور میں اس درخت کی ٹہنیوں سے ایک ٹہنی کو حضور اکرم ﷺ کے سر سے اونچا کیے ہوئے تھا اس دن ہم لوگ چودہ سو تھے کہتے ہیں کہ ہم نے ان کے ساتھ موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ اس شرط پر کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن یحییٰ سے۔ (مسلم۔کتاب الامارۃ۔حدیث ۷۶ ص ۱۴۸۵)

(۷) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل نے ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے ان کو یعقوب بن سلیمان نے ان کو ابوبکر حمیدی نے ان کو سفیان نے ان کو ابن ابو خالد نے شعبی سے وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لئے بلایا تو پہلا شخص جو آپ کے پاس پہنچا وہ ابوسنان اسدی تھا اس نے کہا آپ ہاتھ دراز کیجئے تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کروں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ تم کس بات پر مجھ سے بیعت کرو گے؟ ابوسنان نے کہا جو کچھ آپ کے دل میں ہے (اسی پر بیعت کروں گا)۔ (الاصابہ ۴/۱۹۵)

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن سفیان نے ان کو مکی بن ابراہیم نے ان کو یزید بن ابوعبید نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کی تھی رسول اللہ ﷺ سے درخت تلے یزید نے کہا کہ میں نے کہا اے ابو مسلم اس وقت تم لوگ کس چیز پر بیعت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ موت پر (یعنی ہم ان کے جان لگا دیں گے)۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۶۹۔ فتح الباری ۷/ ۴۴۹)

(۹) اور ہمیں خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نے یزید بن ابوعبید سے اس نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حدیبیہ والے دن رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اس کے بعد میں ایک کونے میں جا بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اے سلمہ کیا تم بیعت نہیں کر رہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے بیعت کر لی ہے آپ ﷺ نے فرمایا آگے آیئے اور بیعت کیجئے کہتے ہیں کہ میں قریب ہوا پھر میں نے آپ کے ہاتھ پر (دوبارہ) بیعت کی راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا اے سلمہ آپ نے حضور اکرم ﷺ سے کس چیز پر بیعت کی تھی اس نے کہا کہ موت پر۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوعاصم سے۔ (بخاری۔ کتاب الاحکام۔ فتح الباری ۱۳/ ۱۹۹۷)

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے یزید بن ابوعبید سے۔ (مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ حدیث ۸۰ ص ۱۴۸۶)

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحق بن ابراہیم نے ان کو ابو عامر عقدی نے عبدالملک بن عمرو سے اس نے عکرمہ بن عمار یمامی سے اس نے ایاس بن مسلمہ سے اس نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ میں آئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور ہم لوگ چودہ سو آدمی تھے اور حدیبیہ کے کنویں پر پچاس بکریاں تھیں پانی کی کمی وجہ سے کنواں ان کو سیراب نہیں کر سکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ اس کے منہ کے کنارے پر جا بیٹھے تھے یا تو دعا فرمائی تھی یا اس میں آپ نے اپنا لعاب دھن ڈالا تھا بس یہ وہ کنواں جوش مارنے لگا تھا ہم نے خود بھی پانی پیا اور مویشیوں کو بھی پلایا۔

وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیعت کے لئے بلایا تھا درخت کے تنے کے پاس آپ کی بیعت کی ایک پہلے شخص کے بعد، پھر تو مسلسل سب نے بیعت کی جب آدھے لوگ بیعت کر چکے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آپ میرے ساتھ بیعت کیجئے اے سلمہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو پہلے شخص کے طور پر آپ کے ساتھ بیعت کی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر بھی کر لیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہتھیاروں سے خالی دیکھا تو آپ نے مجھے حجفہ یا درقہ دیا۔ (وہ دونوں ڈھال کی مثل ہوتے ہیں) اس کے بعد آپ بیعت کرتے رہے جب آخری آدمی نے بیعت کر لی تو آپ نے فرمایا کہ اے سلمہ کیا آپ بیعت نہیں کریں گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے شروع میں بھی بیعت کی ہے اور درمیان میں بھی۔ آپ نے فرمایا کہ پھر بھی آپ بیعت کیجئے۔

لہٰذا میں نے تیسری بار آپ ﷺ سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمہ تیرا حجفہ یا درقہ کہاں ہے جو میں نے تجھے دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ۔ مجھے عامر خالی ہاتھ ملے تھے میں نے وہ ان کو دے دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا کہ تیری چاہت اپنے چچا کے ساتھ ایسی ہے جب پہلے زمانے میں ایک شخص نے کہا تھا۔ اے اللہ مجھے ایک ایسا محبوب عطا فرما جو میری طرف میری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو۔ اس کے بعد مشرکین اہل مکہ نے ہمارے ساتھ صلح کرنے کے پیغامات بھیجنا شروع کیے اور بعض ہمارے مقیص کی طرف آنے جانے لگے لہٰذا ہم لوگوں نے صلح کر لی اور میں طلحہ بن عبداللہ کا خادم تھا میں اس کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اس کا کھرا کرتا تھا اور ان کے پاس میں کھانا کھاتا تھا۔ میں نے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے اہل اور اپنے مال کو چھوڑ دیا تھا۔ جب ہم نے اور اہل مکہ نے صلح کر لی اور ہم لوگ ایک دوسرے سے گھل مل گئے۔ میں ایک درخت کے پاس آیا میں نے اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کئے اور اس کے تنے کے پاس لیٹ گیا۔

اور اہل مکہ میں سے چار مشرکین میرے پاس آئے۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کی شان میں کچھ نامناسب الفاظ کہنے لگے میں نے دل میں ان کو بُرا محسوس کیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف ہٹ گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار لٹکائے اور وہ لیٹ گئے وہ بھی اسی حال میں تھے کہ اچانک وادی کے زیریں حصے سے اعلان کرنے والے نے اعلان کیا۔ اے مہاجرین ابن زنیم کا قتل ہوگیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے تلوار نیام سے نکالی اور میں نے ان مذکورہ چار مشرکین پر حملہ کر دیا حالانکہ وہ سو رہے تھے اور میں نے ان کے ہتھیار اٹھا لیے اور ان کو جمع کر کے اپنے ہاتھ میں کر لیا اور میں نے دل میں سوچا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کے چہرے کو عزت بخشی ہے جو بھی تم میں سے اپنے سر کو اوپر اٹھائے گا میں دونوں آنکھوں کے بیچ میں سیدھا سر میں ماروں گا یہ کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو چلا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ اور میرے چچا عامر ایک آدمی کو لے آئے جو عبلات میں سے تھا (یعنی امیۃ الصغریٰ سے) اسے مکرز کہتے تھے وہ مشرکین میں بھی تھا وہ اس کو جُل ڈالے ہوئے گھوڑے پر بٹھا کر لائے تھے حتیٰ کہ ہم لوگوں نے ان کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا ستر مشرکین کو۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا اور فرمایا چھوڑ دو ان کو ان کے لئے آغاز فجور ہوگا دوبارہ کہا۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کو معاف کر دیا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی :

وهو الذی كف ایدیهم عنكم وایدیكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم علیهم۔ (سورة الفتح)

وہی اللہ ہی تو ہے جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے بطن مکہ میں تمہیں ان پر کامیاب کرنے کے بعد۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے اسحٰق بن ابراہیم سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۱۳۲ ص ۱۴۳۳، ۱۴۳۵)

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو حجاج بن منہال نے ان کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے اس نے انس سے۔ کہ اہل مکہ کے کچھ آدمی نبی کریم ﷺ سے قتال کرنے کے لئے جبل تنعیم کی طرف اترے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بطور صلح کے پکڑ لیا۔ کہتے ہیں کہ ان کو آپ نے آزاد کر دیا۔ لہٰذا یہ آیات اُتری :

وهو الذی كف ایدیهم عنكم وایدیكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم علیهم۔

حماد کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کی بھی کلبی کو خبر دی اس نے کہا کہ اسی طرح اس کو نقل کیا ہے مسلم نے دوسرے طریق سے حماد سے۔
(مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۱۳۳ ص ۱۴۴۲)

باب ۹۷

ان صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت جنہوں نے درخت تلے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لقد رضی اللّٰه عن المؤمنین اذ یبایعونك تحت الشجرة (سورۃ الفتح : آیت ۱۸)

البتہ تحقیق اللہ تعالیٰ راضی ہو چکا ہے اہل ایمان سے جب انہوں نے تیرے ساتھ درخت تلے بیعت کی تھی۔

اصحاب حدیبیہ روئے زمین پر بہترین لوگ تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن سماک نے ان کو حنبل بن اسحق نے ان کو حمیدی نے ان کو سفیان نے عمرو سے اس نے سنا جابر سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ والے دن چودہ سو آدمی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ تم لوگ آج اہل زمین پر بہترین لوگ ہو۔ حضرت جابر فرماتے ہیں۔ اگر میں دیکھ سکتا ہوتا تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھا دیتا۔ سفیان ثوری کہتے ہیں کہ صحابہ نے اس درخت کی جگہ کے بارے میں اختلاف کیا تھا۔

بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ حدیث ۷۱ ص ۱۴۸۴)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو حامد بن عمرو نے بکراوی سے ان کو ابوعوانہ نے طارق سے اس نے سعید حسیب سے وہ کہتے ہیں کہ میرے والد معن نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی درخت کے پاس۔ وہ کہتے ہیں کہ آنے والے سال ہم لوگ حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے تو ہمارے اوپر اس درخت کی جگہ مخفی ہوگئی اگر تمہارے لیے واضح ہو تو تم زیادہ جانتے ہو۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حامد بن عمرو سے۔ (مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ حدیث ۷۷ ص ۱۴۸۵)

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے اس نے ابوعوانہ سے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوۃ حدیبیہ)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہم کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبداللہ نرسی نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس عمر بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحق صفانی نے ان کو حجاج بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا ہے کہ مجھے خبر دی ابوالزبیر نے کہ اس نے سنا جابر سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ام مبشر نے کہ اس نے سنا نبی کریم ﷺ سے وہ کہہ رہے تھے سیدہ حفصہ کے پاس انشاءاللہ اصحاب شجرہ میں سے کوئی ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا جنہوں نے درخت تلے بیعت کی تھی (حفصہ نے) کہا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ (یعنی اچھا؟)۔

لہٰذا آپ ﷺ نے ان کو جھڑک دیا (سیدہ حفصہ نے از راہ وضاحت) کہا کہ (اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان) وان منکم الا واردھا (سورۃ مریم ۷۱) کو تم میں سے ہر ایک کو جہنم پر آنا ہوگا (اسے تو کچھ اور سمجھ میں نہیں آرہا ہے) (لہٰذا نبی کریم ﷺ نے از راہ توضیح) ارشاد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ثم ننجی الذین اتقوا و نذر الظالمین فیھا جثیاً (سورۃ مریم: آیت ۷۲)

پھر ہم نجات دیں گے ان لوگوں جو تقویٰ اختیار کریں گے اور ہم ظالموں کو اسی جہنم میں گھٹنوں کے بل پڑا چھوڑ دیں گے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں ہارون بن عبداللہ سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابۃ۔ حدیث ۱۶۳ ص ۱۹۴۲)

(۴) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو لیث نے ابوزبیر سے ان کو جابر بن عبداللہ نے یہ کہ حاطب بن ابوبلتعہ کا غلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے حاطب کی شکایت کی اور کہا یارسول اللہ البتہ ضرور حاطب جہنم میں داخل ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا بیشک وہ بدر میں حاضر ہوا تھا اور حدیبیہ میں بھی۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ صحیح میں قتیبہ سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابۃ۔ حدیث ۱۶۳ ص ۱۹۴۲)

☆☆☆

باب ۹۸

یوم الحدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور سہیل بن عمرو کے درمیان کیسے صلح جاری ہوئی؟

(۱)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے اس نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے مسور بن مخرمہ سے اور مروان بن حکم نے حدیبیہ کا قصہ ان دونوں نے کہا ہے کہ قریش نے سہیل بن عمرو کو بلایا اور کہا کہ تم محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور جا کر اس سے صلح کرو اور صلح کے اندر یہ شرط لازمی طور پر رکھی جائے کہ مسلمان اس سال ہم سے واپس چلے جائیں۔ اور تم عربوں کو یہ بھی نہ بتانا کہ وہ (محمد ﷺ) ہمارے اوپر غلبے کے ساتھ داخل ہوا تھا۔ چنانچہ سہیل ان کے ہاں سے روانہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو سامنے آتے دیکھا تو فرمایا۔ کہ مکے والوں نے صلح کا ارادہ کرلیا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کو بھیجا ہے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا تو دو فریقوں کے درمیان بات چیت چلی۔ جس کے نتیجہ میں صلح واقع ہوگئی اس شرط پر کہ دس سال تک دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائیں گے۔ اور دونوں طرف سے ایک دوسرے سے لوگ امن سے رہیں گے۔ اور یہ کہ اس سال مسلمان (بغیر عمرہ وطواف) کے واپس لوٹ جائیں گے۔

جب اگلا سال آئے گا تو وہ آزادی سے آئیں گے مکے والے ان کا راستہ کعبہ سے نہیں روکیں گے اور وہ تین دن مکے میں قیام کریں گے۔ اور کوئی ہتھیار نہیں لہرائیں گے مگر سوار (جو کچھ چابک وغیرہ اٹھاتا ہے) اور تلواریں نیام میں ڈال کر آئیں گے۔ اور جو شخص اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر تمہاری طرف سے ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو واپس تمہارے پاس نہیں بھیجیں گے۔ اور اگر کوئی شخص ہم میں سے اپنے سرپرست کی اجازت کے بغیر چلا جائے گا آپ اس کو ہمارے پاس واپس بھیج دیں گے۔ اور ہمارے تمہارے درمیان الزام تراشی بند ہوگی اور کوئی بھی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار تلوار اور بیڑیاں استعمال نہیں کرے گا۔ حتی کہ جب تحریر مکمل ہونے لگی تو عمر بن خطاب کھڑے ہوگئے ابوبکر کے پاس آئے۔ پھر راوی نے آگے مذکورہ حدیث کے مطابق حدیث ذکر کی ہے۔

(۲)　ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک ؒ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن جعفر اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابوداؤد نے ان کو شعبہ نے ابواسحٰق سے اس نے براء سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مشرکین قریش کے ساتھ صلح کی تھی تو آپ نے ان کے درمیان ایک تحریر لکھی تھی۔ جس کا متن اس طرح تھا۔ هذا ما صالح عليه محمد رسول الله ﷺ۔ یہ وہ عہدنامہ ہے جس کے مطابق محمد اللہ کے رسول نے صلح کی ہے۔ تو مشرکین نے کہا اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ سے جنگ نہ کرتے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اس کو مٹا دیجئے انہوں نے از راہ ادب مٹانے سے انکار کردیا تو رسول اللہ ﷺ نے خود ہی اس کو اپنے ہاتھ کے ساتھ مٹا دیا۔ هذا ما صالح عليه محمد بن عبدالله ۔ یہ وہ نام ہے جس کے مطابق محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ اور انہوں نے آپ کے اوپر یہ شرط رکھی کہ وہ تین دن مکے میں قیام کریں گے۔ اور وہ مکے میں ہتھیاروں کے ساتھ داخل نہیں ہونگے ہاں مگر صرف جلبان ہتھیار۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسحٰق سے پوچھا کہ جُلبان سلاح کیا چیز ہے؟ انہوں نے بتایا کہ تلوار نیام کے اندر یا جس چیز کے اندر ہو۔

بخاری مسلم نے اس کو صحیح میں نقل کیا ہے حدیث شعبہ سے۔ (بخاری۔ کتاب الصلح۔ مسلم۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۹۱ ص ۱۴۱۰)

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن سختو میہ نے ان کو محمد بن ایوب نے اور یوسف بن یعقوب نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی مہدیہ بن خالد نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو ثابت نے انس سے یہ کہ رسول اللہ نے جب قریش کے ساتھ صلح کی تھی حدیبیہ والے دن تو انہوں نے حضرت علی ﷛ سے فرمایا تھا کہ آپ لکھیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تو سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا ہم رحمٰن اور رحیم نہیں سمجھتے تم اس طرح لکھو باسمك اللّٰھم۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے (کوئی بات نہیں) آپ لکھیئے ۔ باسمك اللّٰھم۔

لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا لکھیئے کہ یہ وہ تحریر نامہ ہے جس کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔ اس پر بھی سہیل بن عمرو نے اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کیا اگر ہم آپ کو رسول اللہ سمجھتے تو ہم آپ کی تصدیق کرتے اور ہم آپ کی تکذیب نہ کرتے آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھوایئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لکھیے محمد بن عبداللہ۔ اور لکھا کہ جو شخص تم میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اس کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیں گے اور جو شخص تمہارے پاس ہماری طرف سے جائے گا تم اس کو واپس نہ کرنا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم بھی ان کو واپس دے دیں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہم میں سے ان کے پاس جائے گا اس کو تو اللہ دور کر دے گا۔ اور جو شخص ہمارے پاس آئے گا ان میں سے اور ہم اس کو ان کے پاس واپس کر دیں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی کشادگی اور راستہ پیدا کر دیں گے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے حماد سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۹۳ ص ۱۴۱۱)

(۴)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس نے محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے بریدہ بن سفیان نے محمد بن کعب سے کہ اس صلح کے لئے کاتب رسول علی بن ابوطالب تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لکھیے یہ وہ معاہدہ ہے جس کے مطابق محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو سے صلح کی ہے مگر حضرت علی ایسا لکھنے سے توقف کرنے لگے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سوا لکھنے سے گریز کرنے لگے۔ مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لکھیے بیشک آپ کے لیے اس کے مثل آپ دیئے جائیں گے۔ لہٰذا انہوں نے لکھا: یہ وہ عہد نامہ ہے جس کے مطابق صلح کی ہے محمد بن عبداللہ نے سہیل بن عمرو کے ساتھ۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲۷۳/۳)

(۵)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو علی بن حسن بن ابوعیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعلی بن عبید نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالعزیز بن سیان نے (ح)۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے ان کو عبداللہ بن عمیر نے ان کو عبدالعزیز بن سیاۃ نے ان کو حبیب بن ابوثابت نے ابووائل سے۔ وہ کہتے ہیں کہ سہیل بن حنیف کو مجھ ہوئے یوم صفین میں اور کہنے لگے اے لوگو متہم ذکر کروا پنے نفسوں کو۔ البتہ تحقیق حدیبیہ والے دن ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اگر ہم لوگ قتال کی ضرورت سمجھتے تو ضرور قتال کرتے۔ یہ صلح تھی جو رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے درمیان کی تھی

وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگ حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ سچ ہے عمر نے پوچھا کہ ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بھی درست ہے۔ عمر نے کہا کہ پھر ہم کس بات کی کمزوری دکھائیں اور عاجزی کریں اور ہم واپس لوٹ جائیں جب کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب میں اللہ کا رسول ہوں اللہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ کہتے ہیں ابن خطاب یہ سن کر واپس چلا گیا مگر غصے کو برداشت نہ کر سکا اور ابوبکر صدیق کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا کہ کیا ہم لوگ حق پر اور وہ لوگ باطل پر نہیں ہیں؟ اس نے کہا کہ صحیح ہے۔ پھر کہا کہ کیا ہمارے مقتول جنت میں اور اس کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحیح ہے عمر نے کہا کہ پھر ہم لوگ اپنے

دین میں کمزوری کیوں دکھائیں۔اور ہم واپس لوٹ جائیں کہ اللہ ہی فیصلہ کرے گا ہمارے اور ان کے درمیان؟ ابوبکر نے کہا اے ابن خطاب بیشک وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ ان کو کبھی ضائع نہیں کرے گا لہٰذا قرآن مجید اُترا ہے محمد پر حضور اکرم ﷺ نے عمر کو بلا کر وہ پڑھوایا۔عمر نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا وہ (جو کچھ ہم لوگوں نے کیا) وہ فتح ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں لہٰذا عمر کا دل باغ باغ ہو گیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن اسحٰق سے اس نے یعلیٰ سے۔ (بخاری۔کتاب الجزیہ)

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ (مسلم۔کتاب الجہاد۔حدیث ۹۴ ص ۱۴۱۱)

باب ۹۹

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۔ (سورۃ البقرہ : آیت ۱۹۶)

ترجمہ : تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ فدیہ (مالی معاوضہ) دے روزے کا یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعمرو بسطامی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوناجیہ نے ان کو یعقوب بن ابراہیم نے اور محمد بن ہشام نے احمد بن حنبل کے پڑوسی نے ان دونوں نے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہشیم بن ابوبشر نے مجاہد سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس نے کعب بن عجرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ہم لوگ محروم تھے مشرکین ہمارے پاس آئے۔میرے سر پر زلفیں رکھی ہوئی تھیں۔ان میں جوئیں اس قدر ہو گئیں کہ میرے چہرے پر گرنے لگیں تھیں۔نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گذرے تو فرمایا کہ کیا تیرے سر کی جوؤں نے تجھے پریشان کر رکھا ہے میں نے بتایا کہ جی ہاں۔لہٰذا یہ آیت اتری۔

مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف دہ چیز۔وہ فدیہ دے روزے کا یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

ہشیم بن ابوبشر کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے مغیرہ نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ کعب نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ میرے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی اور خاص طور پر مجھے ہی مراد لیا ہے اس کے ساتھ اس کے بعد انہوں نے ذکر کیا ہے اس کی مثل جو ذکر کیا ہے ابوبشر نے۔اور نبی کریم ﷺ نے اس کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے سر کو منڈوالے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں محمد بن ہشام مروزی سے۔(بخاری۔کتاب المغازی۔فتح الباری ۱۸۶/۸۔تحفۃ الاشراف ۳۰۰/۸)

☆☆☆

باب ۱۰۰

صحابہ کرام کے بحالت احرام روک دیئے جانے کے وقت ان کے احرام اور احرام سے باہر آنے سے متعلق جو احکامات جاری ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن اسحٰق نے زھری سے اس نے عروۃ سے ان کو مسور نے اور مروان نے حدیبیہ کے قصے میں ان دونوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ تحریر لکھوانے سے فارغ ہوئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو قربانی کرو اور احرام کھول دو واللہ کی قسم کوئی بھی لوگوں میں سے اس کام کے لیے نہ اٹھا (کیونکہ لوگ صلح کی شرائط اپنے خلاف توہین سمجھتے ہوئے سخت مغموم تھے) حضور اکرم ﷺ اٹھے اور ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ کے پاس چلے گئے۔ اور فرمانے لگے ام سلمہ کیا آپ نے دیکھا لوگوں کو کہ میں نے ان کو ایک کام کے کرنے کے لئے کہا کیا وہ نہیں کر رہے۔

انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ ان کو کچھ نہ کہیں (سرزش نہ کریں) بلکہ بیشک لوگوں کو ایک عظیم امر پیش آ گیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے آپ کو دیکھا ہے آپ نے زبردستی صلح کو اپنے اوپر مسلط کر لیا ہے۔ اور واپسی اور پسپائی کو قبول کر لیا ہے اور آپ کو کوئی فتح حاصل نہیں ہوئی یارسول اللہ ﷺ آپ باہر تشریف لے جایئے اور لوگوں میں سے کسی ایک سے بھی کلام نہ کریں اور اپنا قربانی کا جانور منگوا کر آپ اونٹ ذبح کریں اور احرام کھولیں۔ بیشک لوگ جب آپ کو قربانی کرتا اور احرام کھولتا دیکھیں وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ سیدہ ام سلمہ کے ہاں سے اٹھ کر آئے اور آپ نے کسی سے بھی کلام نہ کی بلکہ قربانی کا جانور آ گیا آپ نے نحر کیا اور سر منڈوا دیا لوگوں نے جب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا ہے تو انہوں نے بھی اٹھ کر یہی کچھ کرنا شروع کیا۔ نحر کرنا اور سر منڈوانا شروع کر دیا۔ بعض نے سر منڈوایا اور بعض نے سر کتروایا۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔ اے اللہ سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ عرض کی گئی یارسول اللہ سر کتروانے والوں کو بھی دعا میں شامل فرمایئے مگر آپ نے تین بار دعا کی اے اللہ سر منڈوانے والوں کو معاف کر دیجیئے پھر عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ سر کتروانے والوں کے لئے بھی دعا فرمایئے پھر آپ نے فرمایا کتروانے والوں کو بھی معاف کر دیجیئے۔ (بخاری۔ کتاب الشرط۔ فتح الباری ۵/۳۲۹۔ بخاری۔ کتاب المغازی۔ فتح الباری ۷/۴۵۳)

اس اسناد کے ساتھ ابن اسحٰق سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن ابونجیح نے اس نے مجاھد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ ان سے پوچھا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سر منڈوانے والوں کو تین بار کیوں شامل دعا کیا؟ اور کترانے والوں کو صرف ایک بار کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں نے شکایت نہیں کی تھی۔ (یا انہوں نے شک نہیں کیا تھا)۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوبکر نے دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد نے ان کو یونس نے ان کو ھشام دستوائی نے ان کو یحیٰی بن ابوکثیر نے ابوابراہیم سے اس نے ابوسعید سے وہ کہتے ہیں کہ یوم الحدیبیہ میں تمام اصحاب رسول نے سر منڈوایا تھا سوائے دو آدمیوں کے انہوں نے کتروایا تھا منڈوایا نہیں تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس نے عمرو بن ذر سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کیا تھا (اونٹ کو ذبح کرنے کے لئے کھڑا کر کے اس کے حلق میں چھرا وغیرہ مار کر خون بہانا نحر کہلاتا ہے) اپنے قربانی کے جانور کو مقام حدیبیہ میں جہاں آپ درخت کے پاس اترے تھے اس کے بعد حضور اکرم ﷺ واپس لوٹ گئے تھے۔

ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن محمد نے غوانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سفیان بن عیینہ نے ابراہیم بن میسرہ سے اس نے وھب بن عبداللہ بن قارب سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے سر منڈوانے والوں کو ایک آدمی نے عرض کی یا رسول اللہ۔ سر کترانے والوں کو بھی (دعا میں شامل کر لیجئے) جب تیسری بار آپ دعا دینے لگے تو فرمایا اور سر کترانے والوں کو بھی۔ (البدایۃ والنہایۃ - سیرۃ ہشام ۳/۲۷۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور ابو محمد بن یوسف نے دونوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو بکر بن قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث نے ان کو یحییٰ بن ابو بکر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی زہیر بن محمد نے ان کو محمد بن عبدالرحمٰن نے حکم سے اس نے مقسم سے اس نے ابن عباس ؓ سے وہ کہتے ہیں ذبح کئے گئے تھے۔ یا کہا تھا کہ ذبح کیے تھے (رسول اللہ ﷺ نے) ستر جانور (یعنی اونٹ) ان میں ابو جھل والا اونٹ بھی تھا۔ جب اس کو گھر سے باہر لے جایا گیا تو ایسے رویا تھا جیسے ہم لوگ اپنے بچوں کے لئے روتے ہیں۔

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ابراہیم بن بکر نے ان کو احمد بن عبدالمالک نے ان کو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے اس نے عبداللہ بن ابونجیح سے اس نے مجاھد سے اس نے ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرۂ حدیبیہ میں ابو جہل بن ہشام کا اُونٹ ھدیہ کر دیا تھا اس کے ناک میں سونے کی نکیل ڈالی ہوئی تھی۔ مراد جہاد ہے۔ یہ اس لیے کہ زمام اور مہار (نکیل) گوشت میں ہوتی ہے اور اور خشاس ہڈی میں۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ کام قریش کو جلانے اور غیظ وغصہ دلانے کے لئے کیا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۷۶ - تاریخ ابن کثیر ۴/۱۶۹)

(۵) ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو ابو یعلیٰ نے ان کو ابو خیثمہ نے ان کو سریج بن نعمان نے ان کو فلیح بن سلیمان نے نافع سے اس نے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ عمرہ کرنے کے لئے نکلے تھے۔ اور کفار قریش ان کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے لہٰذا آپ نے مقام حدیبیہ میں جانور کی قربانی کی اور سر منڈوایا اور قریش کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ اگلے سال عمرہ آکر کریں گے۔ اور مسلح ہو کر نہیں آئیں گے۔ مگر تلواریں جن کو وہ نیام میں ڈال کر آئیں گے لہٰذا آپ ﷺ نے آنے والے سال عمرہ کیا۔ لہٰذا آپ اگلے سال اسی شرط کے مطابق داخل ہوئے جس پر صلح کی تھی ان کے ساتھ جب آپ نے تین دن حرم میں گذار لیے تو قریش نے ان سے کہا کہ وہ مکہ چھوڑ دیں لہٰذا آپ مکے سے نکل گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے اس نے فلیح سے۔ (بخاری - کتاب الصلح - حدیث ۱/۲۷ - فتح الباری ۵/۳۰۵)

(۶) ہمیں خبر دی ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے ان کو ربیع بن سلمان نے ان کو خبر دی شافعی نے ان کو مالک بن انس نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابو الحسین محمد بن محمد ابو المعروف فقیہ اسفرائنی نے وہاں پر ان کو ابو سہل بشر بن احمد نے ان کو ابو سلیمان بن داؤد بن حسین بیہقی نے ان کو ابو رجاء قتیبہ بن سعید نے ان کو مالک نے ابو زبیر سے اس نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے نحر کیا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں سات اونٹ کی سات افراد کی طرف سے اور گائے کا سات افراد کی طرف سے۔

ان کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے اور یحییٰ بن یحییٰ سے۔ (مسلم - کتاب المناسک - حدیث ۳۵۰ ص ۲/۹۵۵)

☆☆☆

باب ۱۰۱

(۱) سورۃ الفتح کا نزول

(۲) حدیبیہ سے مسلمانوں کی مدینہ واپسی۔ (۳) مذکورہ سورۃ میں فتح اور غنیمتوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کے وعدے کا ظہور۔ (۴) مسلمانوں کا مسجد الحرام میں دخول۔ (۵) سر منڈوانے والے اعراب کو سخت طاقت یا خطرے والی قوم کی طرف بلاوا۔ (۶) فتح اور کثیر غنیمتوں کی تصدیق ہونا۔ (۷) اور دخول مسجد الحرام (یہ دونوں عمل) رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں واقع ہو گئے تھے۔ (۸) اور سخت خطرے اور طاقتور قوم کی طرف بلایا جانا اس کی تصدیق آپ ﷺ کی وفات کے بعد وجود میں آئی تھی عہد ابوبکر صدیق میں اور عہد عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں۔ (۹) آثار نبوت اور دلالت صدق رسالت۔ (۱۰) اور کہا جاتا ہے کہ یہ احوال اس سال وجود میں آئے تھے جب روم و فارس کے غلبہ کی تصدیق وجود میں آئی تھی اور وہ تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بیان ہوئی ہے۔ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ (کہ رومی عنقریب مغلوب ہونے کے باجود غالب ہو جائیں گے)۔ (۱۱) اور کہا جاتا ہے کہ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سے مراد قبیلہ ہوازن کے لوگ مراد ہیں اس توجیہہ کے مطابق۔ (سورۃ روم : آیت ۱)

اس امر کی تصدیق بھی عہد نبی کریم ﷺ میں وجود میں آئی تھی

''رسول اللہ ﷺ کو ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے زیادہ محبوب سورت''

(۱) ہمیں خبر دی ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابو عبداللہ بوشجی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو مالک نے ان کو ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبداللہ بن مسلمہ نے، مالک نے زید بن اسلم سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں رواں دواں تھے رات کا وقت تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے کسی چیز کے متعلق پوچھا مگر حضور ﷺ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا پھر پوچھا مگر جواب نہ ملا تیسری بار پوچھا مگر جواب نہ ملا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ سے کہا تجھے تیری ماں گم پائے تو نے تین بار رسول اللہ ﷺ سے بات کی مگر انہوں نے تجھے جواب نہیں دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے اُونٹ کو تحریک دی اور لوگوں سے آگے بڑھ گیا اور مجھے خوف آنے لگا کہ کہیں میرے خلاف قرآن مجید نہ نازل ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ میں نے ایک چیخنے اور منادی کرنے والے کی آواز سنی۔ کہتے ہیں کہ مجھے ڈر لگنے لگا شاید میرے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے۔

کہتے ہیں کہ میں جلدی سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے آپکے اوپر سلام کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تحقیق آج رات مجھ پر ایک ایسی پیاری سورت نازل ہوئی ہے جو کہ مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس جس کائنات کی چیز پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی کائنات کی ہر شئی سے زیادہ محبوب سورۃ ہے)۔

اگلے لمحے زبان اقدس پر یہ مقدس الفاظ مچلنے لگے۔

اِنّا فتحنا لَکَ فتحاً مُّبِیناً لِیغفِرَ لَکَ اللّٰہُ ماتقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاخَّرَ ۔ (سورۃ فتح : آیت ۱)

اے پیغمبر ﷺ ! ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمادی ہے (اور اس پر مستزاد یہ بھی کہ) اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشات بھی معاف کردی ہیں۔

یہ الفاظ ابن بکیر کی حدیث کے ہیں۔ اور حدیث قعنبی بھی اسی کا مثل ہے

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن مسلمہ سے۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث ۴۸۳۳۔ فتح الباری ۵۸۲/۸)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ نے جامع بن شداد سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ سے اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ سے واپس تشریف لارہے تھے تو ایک مقام پر آپ کی اُونٹنی تھک کر بوجھل ہوگئی ہم لوگ سامنے آئے تو معلوم ہوا کہ آپ کے اوپر سورۃ۔ انا فتحنا لک فتحًا مبینًا نازل ہوئی ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی حال میں پایا کہ ماشاءاللہ آپ کے چہرے پر بے حد خوشی کے آثار تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ آپ کے اوپر یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ اس سفر میں ایک رات کو ہم لوگ تھک کر سو گئے تھے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا تھا کہ ہماری نگرانی کون کرے گا۔ چوکیداری کون کرے گا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں کروں گا؟ مگر مجھے بھی نیند نے لیا اور میں بھی سو گیا ایسے سوئے کہ پھر ہمیں سورج کی دھوپ نے ہی جگایا۔

جب ہم جاگ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو تم لوگ نہ سوتے (اور صبح کی نماز نہ جاتی) لیکن اللہ نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لئے آسانی ہوجائے، اس کے بعد آپ ﷺ اُٹھے اور وہی عمل کیا جو آپ ﷺ (نماز کے حوالے سے) کیا کرتے تھے (یعنی وضو آذان۔ نماز باجماعت) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح عمل ہوگا اس کے لئے جو سو جائے گا یا بھول جائے گا۔ اس کے بعد لوگ اپنی اپنی سواری کی تلاش میں لگ گئے سب لوگ اپنی اپنی سواریاں لے آئے مگر رسول اللہ ﷺ کی سواری نہ ملی رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ تم فلاں فلاں جگہ پر جاؤ مجھے ایک سمت پر متوجہ کیا میں اُسی رُخ پر گیا جدھر آپ ﷺ نے مجھے متوجہ کیا تھا میں نے اسے پالیا اس کی مہار درخت میں اُلجھی ہوئی تھی میں اس کو لے آیا اور میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا کہ اس کی مہار کچھ اس طرح الجھ چکی تھی کہ ہاتھ کے بغیر نہیں کھل سکتی تھی۔ اسی طرح روایت کیا ہے مسعودی نے۔ جامع بن شداد سے بیشک یہ سارا واقعہ وقوع پذیر اسی وقت ہوا تھا جب آپ ﷺ سفر حدیبیہ سے واپس آرہے تھے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن احمد محبوبی نے مقام مرو میں ان کو سعید بن مسعود نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن موسیٰ نے ان کو زافر بن سلیمان نے شعبہ سے اس نے جامع بن شداد سے عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ سے اس نے ابومسعود سے وہ کہتے ہیں ہم لوگ غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تھے جب ہم فلاں مقام پر پہنچے (کسی جگہ کا نام ذکر کیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات کون ہماری حفاظت کے لئے ذمہ داری لے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں حفاظت کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابھی تم سو جاؤ وہ سوتے رہ گئے حتیٰ کہ سورج نکل آیا فلاں فلاں شخص جاگ گئے انہوں نے باہم بات کرنی شروع کی تاکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جاگ جائیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ بیدار ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا وہی کچھ کرو جو کچھ تم پہلے کیا کرتے تھے اور اسی طرح کیا کرے گا ہر وہ شخص جو سو جائے

یا بھول جائے (یعنی وضو کرنا اور نماز پڑھنا) امام بیہقی فرماتے ہیں :میں کہتا ہوں کہ احتمال ہے کہ عبداللہ مسعود ﷺ کی مراد اس حدیث کے ذکر کرنے سے تاریخ نزول سورۃ کہ وہ لوگ جب حدیبیہ سے آئے تھے، فقط ان کی یہی مراد ہو۔ اس کے بعد انہوں نے آپ کے ساتھ حدیث۔ نوم عن الصّلوٰۃ۔ اور حدیث راحلہ ذکر کردی اور یہ دونوں باتیں غزوۂ تبوک میں تھیں۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو عباس بن محمود دزی نے ان کو یونس بن محمد نے ان کو مجمع یعنی ابن یعقوب انصاری نے ان کو خبر دی ان کے والد نے ان کے چچا عبدالرحمٰن بن یزید سے اس نے مجمع بن جاریہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم لوگ وہ واپس ہوئے تو اپنی اپنی سواریوں کو حرکت دینے لگے۔ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے بعض سے کہا کہ کیا ہوا؟ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نکلے لوگوں کے ساتھ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے کراع الغمیم سے جب کچھ لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے جن کو آپ جانتے تھے آپ نے ان کے سامنے یہ سورۃ تلاوت کی۔ انا فتحنا لك فتحا مبينا

کہتے ہیں کہ ایک صحابی اصحاب رسول میں سے کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا اس سے مراد فتح ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے یہ فتح ہی ہے کہتے ہیں کہ اس کے بعد خیبر کا مال غنیمت اہل حدیبیہ پر تقسیم کیا گیا تھا اٹھارہ حصوں پر۔ یہ لشکر پندرہ سو افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں تین سو گھڑ سوار تھے لہٰذا ایک گھڑ سوار کے لئے دو حصے تھے اسی طرح اس کو روایت کیا ہے مجمع بن یعقوب نے خیبر کی تقسیم کے بارے میں۔ اور اس کے ماسوائے نے اس بارے میں اس کی مخالفت کی ہے۔ واللہ اعلم

(۵) ہمیں خبر دی ابو عمرو ادیب نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابن ناجیہ نے ان کو ابوموسیٰ نے اور بندار نے وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا قتادہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں حضرت انس بن مالک سے انہوں نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ انا فتحنا لك فتحا مبينا سے حدیبیہ مراد ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں بندار سے۔ (بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث ۴۸۳۴۔ فتح الباری ۸/۵۸۳)

(۶) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد حافظ نے ان کو ابوعروبہ نے ان کو محمد بن یزید اسفاطی نے ان کو عثمان بن عمر نے ان کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے حضرت انس ﷺ سے کہ انا فتحنالك فتحا مبينا۔ وہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حدیبیہ کی فتح مراد ہے۔ لہٰذا ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ مبارک ہو یہ آپ کے لئے۔ اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟

لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی تھی :

لِيُدْخِلَ المؤمنين و المؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار

تاکہ اہل ایمان مردوں اور اہل ایمان عورتوں کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہر بہتی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں کوفے میں گیا۔ میں ان لوگوں کو قتادہ سے حدیث بیان کی حضرت انس ﷺ سے۔ اس کے بعد میں بصرہ میں آیا میں نے یہی حدیث قتادہ سے ذکر کی انہوں نے فرمایا کہ پہلی تو انس سے مروی ہے اور دوسری۔ لِيُدخل المؤمنين و المؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار (سورۂ فتح : آیت ۵) یہ عکرمہ سے مروی ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن اسحٰق سے اس نے عثمان بن عمر سے اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمٰن بن زیاد رصاصی نے اس نے شعبہ سے اس نے پہلی کو قتادہ سے اور انس رضی اللہ عنہما سے قرار دیا اور دوسری کو قتادہ سے اور عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قرار دیا۔

(۷) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بُسران نے بغداد میں ان کو ابو عمرو عثمان بن احمد بن سماک نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن سلام نے ان کو عفان بن مسلم نے ان کو ہمام نے ان کو قتادہ نے انس سے، وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی انا فتحنا لك فتحا مُبينا حضور اکرم ﷺ کی حدیبیہ سے واپسی کے وقت اور آپ علیہ السلام کے صحابہ کرام کو شدید غم و غصہ لاحق تھا۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے جو کہ میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ حضورا کرم ﷺ نے جب اس کو تلاوت کیا تو آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایکصحابی نے کہا کیا اللہ عزوجل نے آپ کے لئے واضح فرمادیا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ کیا کرے گا؟ اور ہمارے ساتھ کیا کرے گا؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ جو پہلی مذکورہ آیت کے بعد ہے۔

لید خل المؤ منین والمؤمنات جنات تجری من تحتها الانهار

جس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو بہشت میں داخل کرے گا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ہمام سے۔ (مسلم۔الجہاد والسیر۔حدیث ۹۹ ص ۱۴۱۳)

اور حدیث سعید بن عروبہ سے اور شیبان بن عبدالرحمٰن سے اس نے قتادہ سے اسی طرح اور شیبان اور اس کے اصحاب کی روایت میں ہے۔ کہ وہ غم وغصے کی ملی جلی کیفیت میں تھے کیونکہ ان کے درمیان اور ان کے عمرے کے مناسک کے درمیان روکاوٹ کردی گئی تھی جس کی وجہ سے انہوں نے قربانی کے جانور حدیبیہ میں ذبح کئے تھے۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابواحمد بن اسحٰق نے ان کو خبر دی محمد بن اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو محمد بن عبداللہ مخرلی نے۔ ان کو یونس بن محمد نے ان کو شیبان نے قتادہ سے ان کو انس بن مالک نے اس نے اسی مذکورہ روایت کو ذکر کیا ہے۔

فضل کبیر جنت ہی ہے

(۹) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے عیسیٰ بن عبداللہ سے اس نے ربیع سے اس نے انس ؓ سے وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی :

وَمَاۤ اَدۡرِیۡ مَا یُفۡعَلُ بِیۡ وَلَا بِکُمۡ ۔ (سورۃ احقاف : آیت ۹)

میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور یہ بھی نہیں معلوم کہ تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ لیغفر لك الله ماتقدم من ذنبك وما تاخر۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرمادے۔ تو صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ تحقیق ہم نے جان لیا ہے کہ آپ کے ساتھ کیا جائے گا مگر ہمارے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی :

وبشر المؤمنین بانّ لهم من الله فضلا كبیرا ۔ (سورۃ احزاب : آیت ۴۷)

اور اہل ایمان کو بشارت دے دیجئے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہوگا۔

حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ بہت بڑا فضل جنت ہی ہے۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے اس نے زہری سے اس نے عروہ سے اس نے مسور سے اور مروان سے حدیبیہ کے قصے میں۔ ان دونوں نے کہا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے جب مکے اور مدینے کے درمیان پہنچے تو ان پر سورۃ فتح نازل ہوئی اول سے آخر تک پوری سورۃ۔ انافتحنالك فتحامبینا۔ سورۃ الفتح میں فتح کا قضیہ تھا۔ اور وہ بھی اللہ نے اپنے رسول ﷺ کی بیعت درخت کے نیچے۔ جب لوگ ایمان لے آئے یا امن میں واقع ہوگئے اور باہم بات چیت کی اس کے بعد جس سے میں اسلام کے بارے میں بات کی جاتی وہی اسلام میں داخل ہوجاتا ان دو (۲) سالوں میں اسلام میں اتنے لوگ داخل ہوئے جس قدر اس سے قبل پوری مدت میں داخل ہوئے تھے درحقیقت صلح حدیبیہ فتح عظیم تھی۔

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے۔

(۱۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی میرے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فُلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ بن حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوجعفر بغدادی نے ان کو محمد بن عمرو بن خالد نے ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ سے وہ سب کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے واپس آئے تو اصحاب رسول ﷺ میں سے کچھ آدمیوں نے کہا یہ تو فتح وہ کامیابی نہیں ہے ہم لوگ بیت اللہ سے روک دیئے گئے ہیں۔ اور ہماری قربانیوں کے جانور جو کعبے کی طرف رواں دواں تھے وہ روک دیئے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں رُک گئے۔ (یعنی حرم میں نہیں جا سکے) اور رسول اللہ ﷺ نے دو مسلمان آدمیوں کو واپس بھیج دیا جو نکل آئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنے بعض اصحاب کی یہ بات پہنچی کہ یہ جو کچھ ہو یہ تو فتح نہیں ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بُری بات ہے۔ یہ سب سے بڑی فتح ہے۔ مشرکین تو بس اسی بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ انہوں نے آپ لوگوں کو اپنے شہروں سے واپس کر دیا ہے۔ اور انہوں نے تم سے فیصلہ اور صلح طلب کر لی ہے۔ اور امان حاصل کرنے کے لئے تمہاری طرف جھکے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ تم سے وہ مناظر اور وہ زخم دیکھ چکے ہیں جنہیں وہ ناپسند کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ان کے خلاف کامیاب کر چکا ہے اور تمہیں اس نے سلامتی کے ساتھ اور غنیمتوں کے ساتھ اور اجر و ثواب کے ساتھ لوٹایا ہے۔

یہ اعظم الفتوح ہے۔ کیا تم لوگ اُحد کا دن بھول گئے ہو جب تم پہاڑ پر خوف کے مارے چڑھتے جا رہے تھے اور کسی کی طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھ رہے تھے اور میں تمہیں تمہارے پیچھے سے بلا رہا تھا۔ کیا تم لوگ یوم احزاب بھول گئے ہو۔ جب دشمن تمہاری بالائی سمت سے تمہارے سروں پر آ گئے تھے اور نیچے کی سمت سے بھی۔ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب آنکھیں غلطی کر رہی تھی اور کلیجے منہ کو آ رہے تھے۔ اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے میں نامناسب گمان کرنے لگ گئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے جب یہ خطاب فرمایا تو مسلمانوں نے کہا اللہ اور اللہ کا رسول سچ فرماتے ہیں واقعی یہ عظیم فتح ہے۔ اللہ کی قسم اے اللہ کے نبی ﷺ ہم نے ایسے نہیں سوچا تھا جیسے آپ نے سوچا ہے۔ واقعی آپ اللہ تعالیٰ کے معاملے کو بہتر جانتے ہیں اور تمام امور کو بھی ہم سے زیادہ جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ فتح نازل کی :

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِيۡنًا ۔ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۔ (سورۃ فتح : آیت ۵)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بشارت دی اپنی طرف سے مغفرت کی اور نعمت پوری کرنے کی۔ اور اطاعت کے بارے میں جس نے اطاعت کی۔ اور منافقت کرنے اس کے جس نے منافقت کی۔

اس کے بعد اس کا ذکر کیا جو کچھ منافق اس کا عذر اور وجہ بیان کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبر دے دی کہ وہ لوگ اپنی زبانوں کے ساتھ وہ کچھ کہہ رہے ہیں جو کچھ ان کے دل میں نہیں ہے۔ اور یہ کہ منافقین نے لوگوں کو منع کیا تھا جہاد کے لئے مسلمانوں کے ساتھ نکلنے سے اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ گمان قائم کر لیا تھا کہ اب کے بار مسلمان بھی اور رسول اللہ ﷺ بھی واپس لوٹ کر اپنے گھروں میں کبھی نہیں آئیں گے۔ (بلکہ یہ ختم کر دیئے جائیں گے) اور انہوں نے بُرا گمان کیا تھا۔

اس کو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں اس طرح ذکر کیا ہے کہ مسلمان جب غنیمتوں کے حصول کے لئے نکلیں گے تو منافقین ان کے ساتھ نکلنے کی ضرور درخواست کریں گے دنیوی غرض کے لئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے کہ مسلمان سخت قوت اور سخت خطرے والی قوم کے ساتھ مقابلے کی طرف بلائے جائیں گے۔ ان سے قتال کریں یا ان سے صلح کریں، ان کی آزمائش ہوگی۔ اگر وہ اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو اطاعت کرنے پر ثواب عطا کرے گا۔ اگر منافقت پر جائیں گے پہلی بار کی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو دردناک عذاب دے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ان لوگوں کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے درخت تلے بیعت کی تھی۔ اس کے بعد وہ ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اجر عطا کیا تھا فتح کی صورت میں اور کثیر غنیمتوں کی صورت میں۔

نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے کثیر غنیمتوں کو جلدی عنایت کیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر اپنی خاص نعمت کا ذکر کیا ہے جو اس وقت بایں صورت بیان فرمائی تھی کہ دشمن کا ہاتھ ان سے روک دیا تھا۔ (اور وہ ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکے تھے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو مکے کے بارے میں خبر دی کہ اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کا احاطہ کر لیا ہے۔ اس کے بعد یہ ذکر فرمایا کہ۔

ولو قاتلکم الذین کفروا لو لوالا دبارثم لایجدون وَلیًّا وَلَا نصیرا ۔

کہ اگر کفار مسلمانوں سے لڑ پڑے تو وہ خود ہی توبہ کر کے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد وہ نہ کوئی اپنی درست سرپرست پاتے نہ ہی کوئی مددگار پاتے۔ بلکہ میں تمہیں ضرور بالضرور نصرت اور کامیابی عطا کرتا ان کے خلاف۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کا ذکر فرمایا اور یہ ذکر فرمایا کہ کفار نے ان کو بیت الحرم سے روک لیا۔ قربانیوں روک دینے کا ذکر کیا کہ وہ اپنی قربان گاہ تک نہ پہنچ سکیں۔ اور یہ خبر دی کہ

لَوْلَا رجال مؤمنون وَنِسَآءٌ مُؤمِنَاتٌ لم تعلموھم ان تَطَئُوْ ھُمْ فتُصِیبکم منھم معرَّة بغیر علم

کہ وہاں پر کئی ایک مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتیں ہیں جن کا تم لوگوں کو علم بھی نہیں ہے اگر خدانخواستہ جنگ ہو جاتی تو تمہارے ہاتھوں سے وہ بھی مارے جاتے جس سے نادانی کے سبب غلطی کرنے سے پریشانی بڑھ جاتی۔ تم پر خرابی آتی۔

اس کے بعد فرمایا۔

لَوْ تَزَیَّلُوا لعذبنا الذین کفروا منھم عذابا الیما۔ (سورۃ فتح : آیت ۲۵)

اگر وہ (نامعلوم گم نام مسلمان) ایک طرف ہو جاتے تو ہم کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حمیت وغیرت کا ذکر کیا ہے جسے اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کر رکھا ہے۔ جس وقت انہوں نے انکار کیا کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اقرار کریں اس کے نام کے ساتھ اور رسول کا اقرار کریں اس کے نام کے ساتھ۔ نیز اللہ تبارک تعالیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے جو اس نے اُتارا تھا اپنے رسول پر اور مؤمنوں پر سکینہ جس کی وجہ سے مسلمان اس طرح گرم نہ ہوتے قتال کرنے کے لئے جیسے مشرکین پر غصہ کھائے بیٹھے تھے کیونکہ اگر قتال واقع ہو جاتا تو اسی میں تباہی ہوتی۔ اس کے بعد اللہ نے اس سورۃ میں وہ خواب ذکر فرمایا جو اس نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا کہ۔

لتدخلن المسجد الحرام ان شآء اللّٰہ اٰمنین محلّقین رُءُ وُسکم و مقصرین ۔

کہ البتہ تم لوگ ضرور ضرور مسجد الحرام میں ان شاء اللہ داخل ہو گے امن کی حالت میں سر منڈواتے اور کترواتے ہو۔ تم کسی خیر کا خوف نہیں کرو گے اللہ تعالیٰ وہ امور جانتا ہے جو تم نہیں جانتے اس کے پیچھے فتح قریب بنادی ہے۔ یہ الفاظ ابوالاسود کی حدیث کے ہیں عروہ سے۔ جب کہ حدیث موسیٰ بن عقبہ بھی اسی مفہوم میں ہے۔

فتح قریب سے مراد حدیبیہ۔ یا خیبر۔ یا فتح مکہ مراد ہے اور صلح دس سال کی ہوئی تھی

فرماتے ہیں کہ فتح قریب۔ وہ ہے جو اللہ نے اپنے رسول کو کامیابی عطا فرمائی تھی ان کے دشمن کے خلاف اس قصہ اور فیصلے میں جو انہوں نے حدیبیہ والے دن ان کے ساتھ فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ حضور اکرم ﷺ آئندہ سال شہر الحرام میں واپس لوٹ کر آئیں گے۔ امن کی حالت میں جس سے روکے گئے تھے۔ وہ اپنے اصحاب کے ساتھ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ فتح قریب سے مراد فتح خیبر اور اس میں جو مذکور ہے وہی مراد ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فتح خیبر کو اس سے پہلے ایک اور آیت میں ذکر فرما دیا ہے ارشاد فرمایا :

فانزل السکینة علیھم و اثابھم فتحا قریبًا ۔ (سورۃ فتح : آیت ۱۸)

کہ اللہ نے ان پر اطمینان اتارا اور ان کو فتح عطا کی ۔ اور صلح رسول اللہ ﷺ کے اور قریش کے درمیان دو سال تک تھی ۔ وہ ایک دوسرے سے امن میں تھے یہ الفاظ ہیں حدیث موسیٰ بن عقبہ کے ۔ حدیث عروہ اسی کے مفہوم میں ہے ۔ (نیز دونوں راویوں کا یہ قول) کہ دو سال تھی اس سے ان کی مراد ہے اس کی بقاء دو سال تک تھی حتیٰ کہ مشرکین نے اپنے عہد کو توڑ دیا تھا ۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ ان کی طرف نکلے تھے فتح مکہ کے لئے باقی رہی وہ مدت جس پر عقد صلح واقع ہوا تھا مناسب یہ ہے کہ محفوظ ہو وہ ۔ جس کو محمد بن اسحٰق بن یسار نے روایت کیا ہے وہ دس سال ہے ۔ واللہ اعلم

(۱۳) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو ابومنصور نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو خالد بن عبداللہ نے مغیرہ سے اس سے عامر شعبی سے کہ اللہ کا یہ فرمان ۔ انا فتحنا لك فتحاً مبینا وہ کہتے ہیں کہ یہ اُتری تھی حدیبیہ والے دن ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے پچھلے ذنب معاف فرما دیے اور مسلمانوں نے بیعت کی بیعۃ رضوان ۔ اور خیبر کی کھجوروں کا رزق کھلائے گئے ۔ اور رومی فارس پر غالب آ گئے (جس کی پیش گوئی قرآن میں اتر چکی تھی) لہٰذا مؤمن مسلمان کتاب اللہ قرآن کی تصدیق سامنے آنے کی وجہ خوش ہو گئے ۔ اور اہل کتاب کے مجوس پر غلبے کی وجہ سے بھی خوش ہوئے ۔ (احمد بن نجدہ) کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ھشیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے مغیرہ نے شعبی سے اللہ کے اس قول کے بارے میں انا فتحنا لك فتحا مبینا ۔ کہا کہ یہ فتح حدیبیہ ہے ۔ اور حضور اکرم ﷺ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے گئے تھے ۔ اور خیبر کی کھجوروں کے پھل عطا کیے گئے تھے ۔ اور مؤمن اللہ کی مدد کے ساتھ خوش ہو گئے تھے جو مجوس کے خلاف اہل کتاب کی نصرت فرمائی تھی ۔ (تفسیر قرطبی ۱۶ : ۲۶۹)

(۱۴) ہمیں خبر دی ابوسعید بن عمرو نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو حسن بن علی بن عفان نے ان کو یحییٰ بن آدم نے ان کو عبدالسلام بن حرب نے شعبہ سے اس نے حکم سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں وَاَثَابَهُمْ فَتحاً قریباً انہوں نے کہا کہ اس سے مراد خیبر ہے اور فرمایا ۔ وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ۔ فرمایا کہ اس سے مراد فارس اور روم ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یحییٰ بن ابوزائدہ نے شعبہ سے اس نے سماک حنفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابن عباس سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کا یہ فرمان لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ۔ فرمایا کہ وہ وہ جس کو تم اس کے بعد پہنچے تھے ۔

(۱۵) ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے ان کو ابوالعباس نے ان کو حسن نے ان کو یحییٰ نے ان کو ابوبکر بن عباس کلبی سے اس نے ابوصالح سے اس نے ابن عباس سے کہ اللہ کا یہ فرمان ۔ قد احاط اللہ بھا انھا ستکون لکم ۔ بیشک وہ عنقریب لیے ہوگا بمنزلہ اس قول کے ۔ (قد احاط اللہ بھا عِلماً انھا لکم) تحقیق اللہ نے ان کو احاطہ کر لیا ہے کہ عنقریب وہ ہوگی تمہارے لئے بمنزلہ اس قول کے ہے کہ تحقیق اللہ نے اس کو گھیر لیا ہے بطور علم کے عنقریب ہو گی وہ تمہارے لئے ۔

(۱۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبدالرحمٰن بن حسن قاضی نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم بن ابوایاس نے ان کو ورقاء نے ابن ابونجیح سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دکھایا گیا حالانکہ وہ اس وقت حدیبیہ میں تھے کہ وہ مکے میں داخل ہو رہے ہیں امن کی حالت میں اپنے سر منڈواتے اور سر کتراتے ہوئے چنانچہ آپ کے اصحاب نے اس وقت یہ کہا جب انہوں نے نحر کیا حدیبیہ میں یا رسول اللہ ﷺ آپ کا خواب کہا گیا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ۔

لقد صدق اللہ رسوله الرؤیا بالحق لتد خلن المسجد الحرام ان شاء اللہ امنین محلقین رء و سکم و مقصرین لا تخافون فعلم مالم تعلموا فجعل من دون ذلك فتحا قریبا ۔ (سورۃ فتح : آیت ۲۷)

البتہ تحقیق سچا بنایا ہے اللہ نے اپنے رسول کا خواب حقیقت کے مطابق کہ تم لوگ ضرور ضرور مسجد الحرام میں داخل ہو گے امن والے سروں کو منڈوانے والے اور کترانے والے ۔ تم کوئی خوف نہیں کرو گے اللہ تعالیٰ وہ امور جانتا ہے جو تم نہیں جانتے اس نے اس کے قریب ہی فتح و کامیابی بنائی ہے ۔

اس سے مراد لی ہے حدیبیہ میں نحر کرنا۔ اس کے سر واپس لوٹے اور انہوں نے خیبر کو فتح کیا اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کیا اور خواب رسول کی تعبیر آنے والے سال ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا۔ سیقول لك المخلفون من الاعراب شغلتنا اموالنا۔ عنقریب پیچھے رہ جانے والے دیہاتی لوگ یہ عذر کریں گے کہ ہمارے مال متاع نے ہمیں مصروف رکھا (اور ہم حاضر نہیں ہو سکے) اس سے حدیبیہ کے اعراب مثلاً قبیلہ جہینہ اور مدینہ کے لوگ مراد لئے ہیں۔ یہ بات بایں صورت ہوئی کہ

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان اعراب کو بعد میں مکے جانے کے لئے کہا تو وہ کہنے لگے کیا اس کے ساتھ ایسی قوم کے پاس جائیں جنہوں نے محمد ﷺ کے پاس آ کر اس کے اصحاب کو قتل کیا تھا اب یہ وہاں جا کر ان کو ان کے گھروں میں قتل کرے گا لہٰذا انہوں نے مصروفیت کا عذر پیش کیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ عمرہ کرنے کے لئے آئے آپ کے اصحاب نے اہل حرم کے کچھ افراد کو بے دھیانی میں پکڑ لیا نبی کریم ﷺ نے ان کو چھوڑ دیا یہ بطن مکہ میں کامیابی ہوئی جو اس ارشاد باری میں مذکور ہے۔ ببطن مکه من بعدان اظفر علیهم ۔ نبی کریم واپس لوٹے تو اللہ نے ان کو کثیر غنیمتوں کا وعدہ دیا تھا۔ اور جلدی سے ان کو خیبر کی فتح بھی دی۔

حضور اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے والوں نے کہا۔ ہمیں چھوڑ دیں ہم تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ اور یہ غنیمتیں وہ ہیں جن کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ اذا انطلقتم الی مغانم کثیرة لتأ خذوها ذرونا نتبعکم ۔ جب تم کثیر غنیمتوں کی طرف چلے تھے تاکہ تم انہیں حاصل کر سکو (تو اعراب نے یوں کہا) ہمیں چھوڑیئے ہم تمہارے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں بہر حال غنائم کثیرہ جن کا وعدہ دیے گئے تھے وہ اس دن تک حاصل نہ کر سکے تھے۔ نیز اللہ کا یہ قول اُولی بأس شدید ۔ کہا کہ اس سے مراد روم و فارس مراد ہیں۔

(۱۷) ہمیں خبر دی ابو نصر قتادہ نے ان کو خبر دی ابو منصور نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے ان کو منصور نے ان کو حسن نے وہ فرماتے ہیں کہ (اولی بأس شدید) سے مراد فارس اور روم ہیں (احمد بن نجدہ) نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سعید نے ان کو سفیان نے عمرو سے اس نے عطاء سے وہ بھی کہتے ہیں کہ فارس مراد ہیں یہی بات مروی ہے ابن عباس سے۔

(۱۸) ہمیں خبر دی ابو زکریا بن ابو اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو الحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں حدیث بیان کی عبان بن سعید نے ان کو عبد اللہ بن صالح نے معاویہ بن صالح سے اس نے علی بن ابو طلحہ سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے اس قول کے بارے میں۔ اُولی بأس شدید سے مراد فارس ہیں۔

(۱۹) اس بارے میں وہ روایت بھی ہے جو ہمیں خبر دی ہے ابو نصر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے ابو منصور نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے کلبی سے وہ کہتے ہیں کہ۔ اولی بأس شدید سے مراد بنو حنیفہ مراد ہیں جنگ عامہ والے دن۔

(۲۰) کہا ہے سعید نے کہ ھشیم کلبی سے کہا گیا اس تحقیق سے مروی ہے جس نے کہا تھا کہ ہر وہ روایت جو میں کہوں وہ ابو صالح سے بواسطہ ابن عباس ہوئی۔ اس بنیاد پر اس کی تصدیق پاتا ہوں ایاس بن بکر میں وہ داعی تھے جنگ مسیلمہ کی طرف اور بنو حنیفہ کی طرف اہل یمامہ سے۔ اور ابن ابو طلحہ کے قول کے مطابق ابن عباس سے۔ اور قول عطاء اس کی تصدیق پائی گئی تھی عبد عمرو میں وہ داعی تھے حرب کسریٰ کی طرف اور اہل فارس کی طرف۔ اور اس کے قول کے مطابق جس نے کہا ہے کہ فارس اور روم مراد ہیں بیشک انہوں نے ارادہ کیا ہے۔ مراد لیا ہے اھل روم کا ارض شام سے علیحدہ ہونا۔ اور اس کے اوائل آغاز کی تصدیق پائی گئی تھی عہد ابو بکر میں۔ پھر تکمیل ہوئی تھی عہد عمر فاروق ں فارس کی فتح کے ساتھ۔

(۲۱) اور ہمیں خبر دی ابو نصر بن قتادہ نے ان کو ابو منصور نصروی نے ان کو احمد بن نجدہ نے ان کو سعید بن منصور نے ان کو ہشیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بشر نے سعید بن جبیر نے اور عکرمہ سے اس قول باری تعالیٰ کے بارے میں ستدعون الی قوم اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ عنقریب تم سخت قوت والی قوم کے ساتھ جہاد کے لئے بلائے جاؤ گے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے مراد جنگ حنین میں قوم ہوازن مراد ہے پس اسی پر پائی گئی تھی اس کی تصدیق عہد رسول میں بعد فتح مکہ کے۔

(۲۲) تحقیق ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی بندار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ہشیم سے اس نے ابوبشر سے اس نے سعید بن جبیر سے اور عکرمہ سے اللہ کے اس قول کے بارے میں ستدعون الی قوم اولی بأس شدید ۔ کہا کہ اس سے قبیلہ ہوازن کے لوگ مراد ہیں اور بنو حنیفہ پس اس پر پائی گئی دونوں میں سے ایک کی تصدیق حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اور دوسرے کی تصدیق ابوبکر صدیق کے زمانے میں۔

(۲۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر شافعی نے ان کو اسحٰق بن حسن نے ان کو ابوحذیفہ نے ان کو سفیان نے سلمہ بن کھیل سے اس نے ابوالاحوص سے اس نے حضرت علی ؓ سے کہ هو الذی انزل السکینة فی قلوب المؤمنین ۔ (سورۃ الفتح : آیت ۴)

فرمایا کہ سکینہ (جو اللہ نے نازل کیا) اس کا چہرہ ہے مثل انسان کے چہرے کے۔ پھر وہ بعد میں سنسناہٹ کرتی تیز ہوا ہے۔

(۲۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو عبدالرحمٰن بن حسن نے ان کو ابراہیم بن حسین نے ان کو آدم نے ان کو ورقاء نے ابن نجیح سے اس نے مجاہد سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے سکینہ جو تھا وہ ہوا کی مانند تھا اس کا سر تھا مثل بلی کے سر کے اور دو پر تھے۔

(۲۵) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق نے ان کو ابوالحسن طرائفی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عثمان بن سعید نے ان کو عبداللہ بن صالح نے اس نے معاویہ بن صالح سے اس نے علی بن ابوطلحہ سے اس نے ابن عباس سے اللہ کے قول کے بارے میں انزل السکینة فی قلوب المؤمنین اللہ نے اہل ایمان کے دلوں میں سکینہ نازل کیا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ سکینہ سے مراد رحمت ہے۔

(۲۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق نے ان کو معاویہ بن عمرو نے ان کو ابواسحٰق نے شریک سے اس نے منصور سے اس نے مجاہد سے کہ القارعة ۔ سے مراد السرایا ہے۔ اَوْ تَحُلُّ قَرِيباً مِنْ دَارِهِمْ ۔ فرمایا کہ حدیبیہ اور اس کی مثل مراد ہے اور حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ کہا کہ فتح مکہ مراد ہے۔

(۲۷) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید نے ان کو محمد بن عباس مؤدب سے ان کو عاصم بن علی نے ان کو مسعودی نے قتادہ سے اس نے سعید بن جبیر سے اس نے ابن عباس سے فرمایا کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

وَلَایَزَالُ الذین کفروا تُصِیبُهُمْ بما صَنَعُوْ قَارِعَةٌ ۔ (سورۃ الرعد : آیت ۳۱)

ہمیشہ رہیں گے کافر ان کے عمل کے سبب ان کو پہنچنے کی قارعہ (خطرے والی چیز)۔

فرمایا کہ قارعہ سے مراد سَریۃ ہے۔

اَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ دَارِهِمْ ۔ (ترجمہ: یا اُتریں آپ ان کے دار کے قریب)

فرمایا کہ محمد ﷺ مراد ہیں۔

حَتّٰی یَاْتِیَ وَعْدُ اللّٰہِ ۔ (ترجمہ: یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے)

فرمایا کہ اس سے فتح مکہ مراد ہے۔

☆☆☆

باب ۱۰۲

اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط کا مسلمان ہونا اور زمانۂ صلح میں اس کا رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے اور لیث نے عقیل سے اس نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے قریش مشرکین کے ساتھ فیصلہ طے فرمایا تھا ایک خاص مدت پر جو حدیبیہ والے دن حضور اکرم ﷺ کے اور ان لوگوں کے درمیان مقرر کی گئی تھی۔ اللہ عزوجل نے قرآن نازل فرمایا تھا اس بارے میں جو کچھ آپ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا تھا۔

مجھے خبر دی ہے عروہ بن زبیر نے کہ اس نے سنا مروان بن حکم سے اور مسور بن مخرمہ سے وہ دونوں خبر دے رہے تھے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمر کو معاہدہ لکھ کر دیا تھا۔ سہیل نے جو شرائط دی تھیں ان میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ ہم لوگوں (مشرکین) میں سے اگر کوئی تمہارے پاس چلا جائے گا تو آپ ان کو واپس ہمارے حوالے کر دیں گے اگر چہ وہ تمہارے دین پر بھی ہو جائے۔ اس شرط کو اہل ایمان نے ناپسند کیا۔ مگر سہیل نے اس کے سوا معاہدہ ماننے سے انکار کر دیا۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ شرط مان کر لکھدی۔ (اور اس پر اسی دن عمل کرتے ہوئے) سہیل بن عمرو کے بیٹے کو جو مسلمان ہو کر مسلمانوں میں آ کر شامل ہو گیا تھا ابو جندل نام تھا آپ نے معاہدہ کی پہلی شرط کے مطابق اس کو اس کے باپ سہیل کے حوالے کر دیا۔ آپ نے صرف ابو جندل کو ہی واپس نہیں کیا تھا بلکہ اس مدت کے درمیان جو بھی مرد آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو واپس کر دیا خواہ مسلمان بھی تھا۔

اسی دن اہل ایمان عورتیں آئیں ان میں سے ایک خاتون اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط تھی جو رسول اللہ ﷺ کی طرف ھجرت کر آئی تھیں وہ اس دن عاتق تھی اس کے گھر والے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ آپ اس کو واپس ہمارے حوالے کر دیں۔

مگر حضور اکرم ﷺ نے اُم کلثوم کو واپس ان کے حوالے نہ کیا کیونکہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہو چکی تھی۔

یاایہا النبی اذا جائك المؤمنات مهاجرات فامتحنوهن الله اعلم بایمانهنَّ فان علمتموهن مؤمنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولاهم یحلون لهُنَّ ۔ (سورۃ ممتحنہ : آیت ۱۰)

اے نبی ! جس وقت ایمان والی عورتیں تیرے پاس ہجرت کر آئیں آپ لوگ ان کی آزمائش اور امتحان کر لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے بارے میں خوب جانتا ہے اگر تم ان کو مؤمن جانو تو بس انہیں کفار کی طرف واپس نہ کرو یہ مسلمان عورتیں ان کافروں کے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ ہی وہ کافر مردان ایمان والی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

عروہ کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے رسول اللہ ﷺ اس آیت کے ساتھ ان کا امتحان کرتے تھے۔

یاایهاالنبی اذاجائك المؤمنات یبایعنك علی ان لایشرکن بالله شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادهن ولا یأتین ببُهتان یفترین بایدهن وارجلهن ولا یعصینك فی معروف فبایعهن واستغفر لهن الله ان الله غفور رحیم ۔ (سورۃ ممتحنہ: آیت ۱۲)

اے نبی ! جب تیرے پاس ایمان والی عورتیں تم سے بیعت کرنے کے لئے آئیں تو آپ (ان شرائطوں پر) بیعت لے لو کہ وہ اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھرائیں گی ۔ چوری نہ کریں گی زنا (بدکاری) نہیں کریں گی ۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی (زندہ در گور وغیرہ) دیدہ دانستہ تہمت وبهتان نہیں باندھیں گی اور نیک کاموں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی ۔

تو پھر ان شرائط پر ان کی بیعت قبول کرلیں ۔ اور اس کے لئے اللہ سے استغفار کریں بیشک اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے حضرت عروہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ نے رضی اللہ عنہا فرمایا تھا کہ جس جس نے بھی ان شرائط کا اقرار کیا ان میں سے رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا کہ میں نے تیری بیعت لے لی ہے بطور کلام کے جو اس کے ساتھ کلام کرتے تھے ۔

(یعنی زبانی کلامی بیعت لیتے تھے) اللہ قسم نہیں چھوا تھا حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ نے ہرگز کسی (غیر محرم) عورت کے ہاتھ کو باھم بیعت کرنے کے دوران نہیں بیعت کی تھی حضور اکرم ﷺ نے ان کی مگر صرف اپنے قول کے ساتھ ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحیٰ بن بکیر سے ۔

باب ۱۰۳

ابو جَندَل اور ابو بُصَیر ثقفی اور اس کے ساتھیوں کی کہانی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب عبدی نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ان کو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے موسیٰ بن عقبہ سے (ح) ۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے اور یہ الفاظ میں حدیث قطان کے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ کی طرف واپس لوٹے (حدیبیہ سے) اھل اسلام میں سے ایک آدمی حضور اکرم ﷺ کی طرف لوٹا قبیلہ ثقیف سے تعلق تھا نام ابو بُصیر بن اُسید بن ماریہ ثقفی تھا یہ شخص مشرکین میں سے تھا ۔ مسلمان ہوکر ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آگیا تھا ۔ اخنس بن شریق نے اس کے پیچھے بنی منذر کے دو آدمیوں کو بھیجا ۔ خیال ہے کہ ایک غلام تھا اور دوسرا خود انہی لوگوں میں سے تھا ۔ اس کا نام عامر بن ح جحش تھا ۔

وہ مشرکین میں صاحب رائے اور مضبوط شخص تھا ۔ اخنس بن شریق نے ان دونوں کے لئے ابوبصیر کی تلاش میں انعام مقرر کیا تھا وہ دونوں نمائندے رسول اللہ کے پاس پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے ابوبصیر کو (معاہدے کی پاسداری کرتے ہوئے) ان دونوں کے حوالے کر دیا وہ اسے ساتھ لے کر واپس چلے گئے جب وہ مقام ذی الحلیفہ پہنچے تو وہاں پر جحش نے اپنی تلوار نیام سے باہر نکالی پھر اس کو لہرایا اور تلوار لہراتے ہوئے کہنے لگا البتہ ضرور ضرور میں اپنی یہ تلوار ایک دن قبیلہ اوس اور خزرج میں سارا دن رات تک ماروں گا ۔

ابوبصیر نے یہ سن کر اس سے کہا کہ کیا واقعی آپ کی یہ تلوار صارم مقاطع ہے وہ بولا جی ہاں ابوبصیر نے کہا کہ آپ دیکھائیں ذرا میں اس کو دیکھوں اس نے تلوار اس کو پکڑوا دی جونہی اس تلوار قبضے میں لی فوراً کس کے اس کو ماری اور اس کو ٹھنڈا کر دیا ۔ اور یہ کہا جاتا ہے کہ بلکہ ابوبصیر نے منقزی کی تلوار اپنے منہ سے اُٹھالی تھی وہ سو رہا تھا اس نے اس کے ساتھ اپنی رسی کاٹ ڈالی تھی پھر تلوار مار کر اس کو مار دیا تھا اور دوسرے کی تلاش میں بھا گا

وہ خوف کے مارے بھاگتا ہوا مسجد نبوی میں جا پہنچا اس وقت رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ کوئی خطرناک نظارہ دیکھ کر آرہا ہے آگے آیا اس نے رسول اللہ ﷺ سے فریاد کی اور ابو بصیر بھی اس کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا اس نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہتے یا رسول اللہ ﷺ آپ کی ذمہ داری پوری ہوگئی تھی آپ نے مجھے اس کے حوالے کر دیا تھا اور میں سمجھ رہا تھا کہ یہ لوگ لے جا کر مجھے عذاب ہی دیں گے اور مجھے میرے دین سے بھی فتنے میں ڈالدیں گے۔ لہٰذا میں نے منقذی کو قتل کر دیا ہے اور یہ مجھ سے بھاگ کر آ گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی ماں مرے یہ جنگ کی آگ بھڑکانے والا ہے اگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا اور ابو بصیر مقتول کا سامان بھی لوٹ کر حضور کے پاس لایا تھا۔ کہنے لگا رسول اللہ ﷺ آپ اس مال میں سے اپنا خمس (پانچواں حصہ) لے لیجئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب میں اس میں سے خمس لے لوں گا تو تو میں ان لوگوں کے ساتھ وہ عہد پورا نہیں کروں گا جس پر میں نے ان سے معاہدہ کر رکھا ہے (یہ بے وفائی اور عہد شکنی ہوگی) لیکن تم اپنے مقتول کا چھینا ہوا مال خود ہی رکھو (گویا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے)۔ اب جہاں مرضی آئے تم یہاں سے چلے جاؤ چنانچہ ابو بصیر مدینے سے نکل گیا اس کے ساتھ دیگر پانچ افراد بھی تھے جو اس کے ساتھ مکے سے آئے تھے مسلمان ہو کر۔ جب آئے تھے وہ یہاں رہ گئے تھے کیونکہ ان کو کسی نے واپس نہیں مانگا تھا اور قریش نے ان کے بارے میں کسی کو نہیں بھیجا تھا جیسے ابو بصیر کے لئے آدمی بھیجے تھے۔

حتی یہ لوگ مقام عیص اور مقام ذالمروہ کے درمیان ارض جُہینہ پر قریش کے قافلوں کی جائے آمد و رفت اور راستے پر جا کر ٹھہرے مقام سیف البحر کے متصل مقام پر جو بھی قریش کا قافلہ ان کے ہتھے چڑھتا اس کا مال لوٹ لیتے اور قافلے والوں کو قتل کر دیتے۔

ابو بصیر کثرت سے یہ شعر کہا کرتا تھا۔

اللّٰہ ربی العلّی الاکبر   من ینصر اللّٰہ فسوف یُنصَرَ

ویقع الامر علی ما یُقدَرُ

اللہ میرا رب ہے وہ بلندی والا ہے سب سے بڑا ہے۔ جو شخص اللہ کے دین کی مدد کرے گا۔ بہت جلدی اس کی بھی مدد کی جائے گی ہر معاملہ اسی ڈھب پر واقع ہوتا ہے جو مقدر کیا جاتا ہے۔

ابو جندل ابن سُہیل بن عمر ستر شتر سواروں سمیت جو مسلمان ہو چکے تھے اور ہجرت کر چکے تھے وہ بھی ابو بصیر کے ساتھ لاحق ہو گئے اور انہوں نے مشرکین کے ساتھ صلح کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کو ناپسند کیا اور انہوں اپنی قوم کے درمیان رہنے کو بھی ناپسند کیا۔ چنانچہ وہ ابو بصیر کے ساتھ جا اترے ایسی منزل پر جو قریش کے لئے ناپسند تھی۔ ان لوگوں نے شام کی طرف آنے جانے والا راستہ کاٹ دیا یہ خیال کیا ہے کہ ابو بصیر اپنی جگہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتا تھا۔ جب ابو جندل اس کے پاس پہنچ گیا تو پھر وہی اس کی امامت کرنے لگا۔ اور بنو عقاد کے لوگوں نے جب ابو جندل کی آمد کا سنا تو وہ بھی اسی کے ساتھ اکٹھے ہو گئے۔ اور بنو اسلم۔ اور قبیلہ جہینہ کے لوگ بھی اور دیگر لوگوں کے کچھ گروہ بھی حتی کہ یہ تین سو جنگجو جمع ہو گئے جو کہ مسلمان تھے۔ کہتے ہیں یہ سارے لوگ ابو جندل اور ابو بصیر کے ساتھ مقیم ہو گئے۔

قریش کا جو بھی قافلہ ان کے پاس سے گذرتا وہ اس کو پکڑ لیتے اور ان کو قتل کر دیتے۔ ان واقعات کے پیش نظر۔ قریش نے ابو سفیان بن حرب کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج کر مطالبہ کیا اور عاجزی اور التجا کی آپ ابو بصیر اور ابو جندل بن سہیل کے پاس اور جو لوگ ان کے ساتھ جمع ہیں آدمی بھیجیں۔ یہ نمائندگان قریش حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔ اور انہوں نے آکر بتایا کہ۔ جو شخص ہم لوگوں (کفار و مشرکین مکہ) میں سے آپ کی طرف نکل کر آجائے آپ اس کو اپنے پاس روک لیا کریں آپ اس بارے میں کوئی حرج نہ سمجھیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے اور قافلوں نے ایسے معاملات کا ہمارے اوپر دروازہ کھول دیا ہے۔ جن کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ جب قریش کی طرف یہ معاملہ ہوا ان لوگوں کے بارے میں جن کے بارے میں کبھی قریش نے رسول اللہ ﷺ کو اصرار کر کے کہا تھا کہ ابو جندل کو واپس کر دیا جائے اس معاہدہ کے باوجود جو انہوں نے یہ محسوس کیا کہ

طاعت رسول اللہ ﷺ کے ان کے حق میں بہتر ہے ہر معاملے میں خواہ وہ اس کو پسند کریں یا ناپسند کریں تو یہ سوچ پیدا ہو جانا رسول اللہ ﷺ کی افضل مدد اور شرف جس کے اللہ نے اپنے رسول کو مختصر فرمایا۔

ابوجندل اور ابوبصیر اور ان دونوں کے اصحاب واحباب جو ان کی طرف جمع ہو گئے تھے ہمیشہ وہیں رہے اس وقت تک کہ جب ابوالعاص بن ربیع ان کے پاس سے گذرے جن کے نکاح میں زینب بنت رسول اللہ تھی وہ شام کے ملک سے قریش کے ایک گروہ کے ساتھ آ رہے تھے ابوجندل اور ابوبصیر نے ان کو گرفتار کر لیا اور ان کا سامان بھی چھین لیا جو کچھ وہ کما کر لا رہے تھے۔ اور انہیں قید کر دیا مگر ان میں سے کسی کو انہوں نے قتل نہیں کیا۔ ابوالعاص کے داماد رسول ہونے کی وجہ سے حالانکہ ابوالعاص اس وقت تک مشرک تھے اور وہ سیدہ خدیجہ بنت خولید کے ان کی ماں اور باپ دونوں کی طرف سے بھانجے ہوتے تھے۔

لہٰذا ابوجندل وغیرہ نے ابوالعاص بن ربیع کو چھوڑ دیا تھا وہ مدینے چلے آئے تھے اپنی بیوی زینب بنت رسول کے پاس وہ اس وقت مدینے میں تھیں اپنے والد کے پاس۔ اور ابوالعاص جب شام کی طرف جانے لگے تھے تو ان کو اجازت دے گئے تھے کہ وہ اپنے والد کے پاس چلی جائیں اور ان کے پاس رہتی رہیں۔ ابوالعاص جب سیدہ زینب کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس سے سیدہ سے اپنے ان ساتھیوں کے بارے میں بات کی جن کو ابوجندل اور ابوبصیر نے قید کر رکھا تھا اور ان کا جو سامان چھین لیا تھا چنانچہ سیدہ زینب نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں بات کی۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم لوگوں نے کچھ لوگوں سے مصاہرت کا رشتہ کیا تھا اور ہم نے ابوالعاص کو بھی داماد بنایا تھا۔ ہم نے اس رشتہ دامادی کو اچھا اور بہتر پایا ہے۔ بات اس طرح ہے کہ یہ ملک شام سے اپنے بعض قریشی ساتھیوں کے ساتھ آ رہے تھے کہ ابوجندل اور ابوبصیر نے ان کو پکڑ کر قید کر لیا تھا اور اس کے پاس جو کچھ سامان تھا وہ بھی چھین لیا تھا اور ان میں سے کسی کو انہوں نے قتل نہیں کیا اب زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے گذارش کی ہے کہ میں ان لوگوں کو چھڑا دوں کیا تم لوگ ان کو چھڑاؤ گے یعنی ابوالعاص کو اور اس کے ساتھیوں کو؟ اصحاب رسول نے عرض کی جی ہاں جب رسول اللہ ﷺ کی یہ بات ابوجندل اور اس کے ساتھیوں تک پہنچی ابوالعاص کے اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں جو اس کے پاس قیدی تھے تو اس نے ان کو چھوڑ دیا اور ان کا مقبوضہ مال بھی پورا پورا ان کو واپس کر دیا حتی کہ اُونٹ کے پیر کی رسی بھی واپس کر دی۔

رسول اللہ ﷺ نے ابوجندل اور ابوبصیر کو خط لکھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ جائیں اور وہ مسلمان جو ان دونوں کی پیروی کر رہے تھے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنے شہروں اور اپنے گھروں کی طرف چلے جائیں اور قریش یا ان کے قافلے جو ان کے پاس سے گذریں ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی تعرض نہ کریں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وہ خط ابوجندل کے اور ابوبصیر کے پاس پہنچا اس وقت ابوبصیر کا انتقال ہو رہا تھا وہ عین اس وقت انتقال کر گیا جب رسول اللہ ﷺ کا نامہ مبارک اس کے ہاتھ میں تھا اور وہ اس کو پڑھ رہا تھا۔ ابوجندل نے اس کو تو اسی مقام پر دفن کر دیا۔ اور اس نے اس کی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دی۔ اور ابوجندل رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے اور اس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی تھے وہ سارے کے سارے اپنے اپنے گھر والوں کی طرف چلے گئے تھے اور اس طرح قریش کے قافلے مأمُون و محفوظ ہو گئے تھے۔ اور ابوجندل ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہے اور اس کے بعد انہوں نے جتنے جہاد اور معرکے پائے ان سب میں حاضر ہوتے رہے اور فتح مکہ میں بھی موجود تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس مدینے آ گئے تھے اور وہ ہمیشہ مدینے میں رہے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ اور سہیل بن عمرو (ابوجندل کے والد جو کے مسلمان ہو گئے تھے) وہ مدینے میں عمر بن خطاب کی خلافت کے آغاز میں آ گئے تھے وہ ایک ماہ تک مدینے میں رہے اس کے بعد وہ مجاہد بن کر اپنے اہل کے اور مال کے ساتھ شام کی طرف نکل گئے تھے۔ ان کے ساتھ حارث بن ہشام بھی تھے یہ سب ساتھی اور دوست بن گئے تھے۔ اس وقت ابوجندل بھی اپنے والد کے ساتھ شام کی طرف نکل گئے تھے یہ لوگ شام میں مجاہدین کی حیثیت سے رہے حتی کہ

سب انتقال کر گئے۔ حارث بن ہشام (جوان کے ساتھ) وہ بھی انتقال کر گئے۔ ان کی اولاد میں سے صرف عبدالرحمٰن بن حارث باقی رہے تھے۔ عبدالرحمٰن نے فاختہ بنت عتبہ کے ساتھ شادی کی تھی اس سے ان کا بیٹا پیدا ہوا تھا ابو بن عبدالرحمٰن یہ اس کے بیٹوں میں سے بڑا بیٹا تھا۔ یہ ہے ابوجندل اور ابوبصیر کی کہانی)۔ (الدررلابن عبدالبر۔ البدایۃ والنہایۃ ۴/ ۱۷۶۔ سیرۃ شامیہ ۵/ ۹۸۔۱۰۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر بغدادی نے ان کو ابوعلاثہ نے ان کو ہمارے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن لھیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروۃ سے وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ واپس مدینے میں لوٹ آئے (حدیبیہ سے) اس کے بعد بنوثقیف کا آدمی آیا اس کو ابوبصیر کہتے تھے وہ اس وقت آیا تھا جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں آگئے تھے۔ اس کو دو آدمی طلب کرنے آئے تھے بنومنقذ بن عبد معیص سے رسول اللہ ﷺ نے اسے ان دونوں کے حوالے کر دیا تھا انہوں نے اس کو جکڑ لیا اور ساتھ لے گئے تھے جب وہ بعض راستے میں پہنچ تو تھک کر سو گئے تھے اس نے اپنے منہ سے تلوار اٹھالی اور اپنے باندھنے والی رسی پر پھیر کر اس کو کاٹ دیا اس کے بعد اس نے دونوں میں سے ایک کو قتل کر دیا اور دوسرے کے پیچھے بھاگے مگر وہ بھاگ کر اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔

اس کے بعد ابوبصیر مدینے سے چلا گیا اور مقام ذالمروہ میں جا کر اترا قریش کے قافلوں کے راستے پر۔ ادھر سے ابوجندل بن سہیل ستر سواروں کے ساتھ جا کر اس کے ساتھ مل گئے جو کہ مسلمان ہو گئے تھے وہ ابوبصیر کے ساتھ لاحق ہو گئے انہوں نے مشرکین کے رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کی مدت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جانا پسند نہ کیا اور مشرکین کے سامنے رہنا بھی پسند نہ کیا۔ لہٰذا انہوں نے ایسی منزل پر رہنا پسند کیا جہاں انہوں نے قریش کے شام سے آنے والے قافلوں کا راستہ کاٹ دیا۔ ادھر سے قریش نے ابوسفیان بن حرب کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا اور عاجزی کے ساتھ التجا کی کہ آپ ابوجندل بن سہیل بن عمرو اور ان کے ساتھیوں کے پاس پیغام بھیج کر (ان کو روک دیں کہ وہ قریش کے قافلوں کو نہ لوٹیں اور یا ان کو اپنے پاس بلالیں)۔ نیز انہوں نے کہا جو شخص ہم لوگوں میں سے نکل کر آپ کے پاس آجائے آپ اس کو اپنے پاس رکھ لیں وہ آپ کے لیے حلال ہے بغیر کسی حرج و تکلیف سے رکھ لیں یعنی ان ستر سواروں نے ہمارے اوپر دروازہ کھول دیا ہے ہم نہیں پسند کرتے کہ ان لوگوں کی دیکھا دیکھی یہ سنت بن جائے کہ لوگ ہمارے راستے کاٹا کریں اور ڈاکے ڈالا کریں ہمارے خلاف۔

جب قریش نے یہ کام کیا اور رسول اللہ ﷺ کی طرف خط لکھا۔ تو وہ لوگ جنہوں نے حدیبیہ میں فیصلہ لکھا جانے کے بعد حضور اکرم ﷺ سے تقاضا کیا تھا کہ ابوجندل کو ان کے حوالے کر دیں۔ آج بات ان کی سمجھ میں آگئی تھی کہ ان کے ناپسند کرنے کے باوجود (ابوجندل و دیگر مسلمان ہونے والوں کا) حضور اکرم ﷺ کی اطاعت میں رہنا بہتر ہے (یعنی اگر وہ دیگر مسلمانوں کی طرح حضور کے پاس مدینے میں رہتے تو یہ عذاب تو نہ ہوتا ہمارے قافلے نہ قتل ہوتے نہ ہی لٹتے) اب وہ جان چکے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آج ایک قوت ہے۔ جس کے ساتھ اللہ نے ان کو شرف اور عزت بخشی ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ابوجندل اور ان کے احباب کے پاس پیغام بھیجا اور وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس مدینے میں پہنچ گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یوں بددعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰی مُضَرَ مِثْلَ سِنِیْ یُوْسُفَ

اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے یوسف علیہ السلام کے برسوں کے قحط کی طرح۔

راوی کہتے ہیں کہ اس بددعا کے بعد وہ لوگ انتہائی مشقت میں واقع ہو گئے (قحط اور بھوک کی وجہ سے) اونٹوں کے بال خون میں لتھڑ کر آگ میں بھون کر کھانے پر مجبور ہو گئے تھے۔ اس وقت ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ جو لوگ ہمارے پاس غلہ و خوراک کا سامان لا کر لاتے تھے یا تو وہ مارے گئے ہیں اور جو موجود نہیں وہ یا خوف زدہ ہیں۔ اس قدر کی آپ کی قوم قریش بھوک سے مر رہی ہے۔ آپ لوگوں کو امان دیں تاکہ امن کی حالت میں قافلے بار برداری کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو امان دی اور لوگ تجارتی نقل و حمل کرنے لگے۔

(۳) ہمیں خبر دی علی بن محمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبد صفار نے ان کو ہشام بن علی نے ان کو عبداللہ بن رجاء نے ان کو حرب یحییٰ سے ان کو ابوسلمہ نے یہ کہ ابوہریرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب عشاء کی نماز پڑھتے تھے تو آخری رکعت میں رکوع کے بعد یوں دعا کرتے تھے۔ اللھم نجّ الولید بن الولید الخ۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔ اے اللہ سلمہ بن ہشام کو نجات دے۔ اے اللہ عیاش بن ابوربیعہ کو نجات دے۔ اے اللہ کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما۔ اے اللہ ان کے برسوں کو یوسف علیہ السلام کے دور کے قحط والے سالوں کی طرح قحط زدہ فرما۔ آپ ﷺ مسلسل اسی طرح دعا کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ نے ان کو نجات دی اس کے بعد ان کے لئے دعا کرنا چھوڑ دی تھی۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ حدیث ۴۵۸۔ فتح الباری ۸/۲۲۶۔ مسلم۔ کتاب المساجد۔ حدیث ۲۹۵۔ ابوداؤد۔ باب صلوۃ الوتر۔ حدیث ۱۴۴۲۔ ص ۲/۶۸)

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو نصر بن علی نے ان کو عبدالعزیز بن عبدالصمد نے ان کو عباد بن منصور نے ان کو قاسم بن محمد نے ابوہریرہ سے اس نے نبی کریم ﷺ سے پھر انہوں نے کمزوروں کے لئے دعا کرنے کا ذکر کیا پھر فرماتے تھے اے اللہ اپنی پکڑ سخت فرما مُضر پر اور پکڑ ان کو قحط سالی کے ساتھ یوسف علیہ السلام کے دور کے قحط کی طرح۔ لہٰذا انہوں نے اُونٹوں کی پشم خون آلود کر کے آگ میں جلا کر کھائے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے کہا کہ اس سے مراد ہے خون اور اُونٹوں کے بال۔

باب ۱۰۴

غزوہ ذِی قُردُ [1]

یہ اس وقت ہوا تھا جب ذی قرد کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اُونٹنیوں کو جو چر رہی تھیں عُیینہ بن حصن فزاری یا اس کا بیٹا چند آدمیوں کے ساتھ مل کر بھگا کر لے گئے تھے گھڑ سواروں کی جماعت میں یہ مقام غابہ یعنی درختوں کے جھنڈ کے پاس ہوا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعمر محمد بن عبداللہ بسطامی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی قتیبہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابوعبید سے وہ کہتے ہیں میں نے سنا سلمہ سے وہ کہتے ہیں میں پہلی اذان سے بھی پہلے

---

[1] اس غزوہ کے لئے دیکھئے طبقات ابن سعد ۲/۸۰۔ سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۳۹۔ بخاری ۵/۱۳۰۔ مسلم۔ بشرح اللنووی ۱۲/۱۷۳۔ مغازی للواقدی ۲/۵۳۷۔ انساب الاشراف ۱/۶۷۱۔ تاریخ طبری ۵۹۶۔ ابن حزم ۱/۲۰۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۴/۱۰۵۔ نہایۃ الارب ۱۷/۲۰۱۔ شرح المواہب ۲/۱۱۳۔ عیون الاثر ۲/۱۱۳۔ سیرۃ حلبیہ ۳/۴۔ سیرۃ شامیہ ۵/۱۴۹۔

(صبح ہی صبح منہ اندھیرے) (مقام غابہ کی طرف) نکلا جب کہ رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اُونٹنیاں ذی قُرد کے (چشمہ کی طرف) چر رہی تھیں مجھے راستے میں عبدالرحمٰن بن عوف کا غلام ملا اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کی دودھیل اُونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں، میں نے پوچھا کہ کس نے پکڑ لی ہیں؟ اس نے بتایا کے بنوغطفان کے لوگوں نے پکڑ لی ہیں۔

چنانچہ یہ سنتے ہی میں نے تین بار زور سے چیخ کر آواز لگا یاصَبَاحَاہُ (عرب علی الصیم خطرہ ہوجانے پر یہ آواز لگاتے تھے) (اس قدر زور سے چیخا کہ) میں نے مدینے کے دونوں کناروں تک اپنی آواز پہنچادی اس کے بعد میں نے ان کا تعاقب کیا حتی کہ میں نے ان کو پالیا وہ اُونٹنیوں کو پانی پلانا چاہ رہے تھے میں نے ان کو تیر مارنا شروع کیے۔ اور میں تو ٹھیک ٹھاک تیر انداز آدمی تھا میں یہ رجزیہ شعر پڑھتا جاتا تھا اور تیر برساتا جاتا تھا۔

انا ان الاکوع　　والیوم یوم الرُّضَّع

میں سلمہ بن اکوع ہوں آج کے دن کمینوں کی ہلاکت ہے

میں رجز پڑھتا جارہا تھا حتی کہ میں نے اس سے دودھیل اُونٹنیاں چھڑالیں۔ اور میں نے ان سے تیس چادریں چھین لیں۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بھی اتنے میں لوگوں کو ساتھ لے کر آن پہنچے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ان لیٹروں کو تیر مار مار کر بھگا دیا ہے پانی پینے کے لئے چشمے پر نہیں رکنے دیا وہ پیاسے ہیں اسی وقت آپ ان کے تعاقب میں مجاہدین روانہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے جب مال آپ کے قبضے میں آ گیا ہے تو بس اب نرمی کیجئے اس کے بعد ہم لوگ واپس مدینے اس طرح لوٹ آئے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے اُونٹنی پر سوار کرلیا تھا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے۔

(بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۹۴۔ فتح الباری ۷/۴۶۰۔ مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۱۳۱ ص ۱۴۳۲)

(۲)　ہمیں خبر دی ابونصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے وہ کہتے ہیں خبر دی ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ نے ان کو ابوعاصم نبیل نے یزید بن ابوعبید سے اس نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے سے باہر نکلا غابہ کی طرف جانے کا ارادہ تھا میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کے غلام کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دودھیل اُونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کس نے پکڑ لی ہیں؟ اس نے بتایا کہ غطفان اور فزارہ کے قبیلے کے کچھ لوگوں نے پکڑ لی ہیں۔ (بس یہ سنتے ہی) میں پہاڑی پر چڑھ گیا اور چیخ کر آواز لگائی یاصباحاہ۔ (گویا کہ میں نے اہل مدینہ کو خطرے سے آگاہ کر دیا) اس کے بعد میں چوروں کے تعاقب میں دوڑ پڑا یہاں تک کہ میں نے ان سے اُونٹنیاں چھڑالیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ بھی اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ چور لوگ پیاسے ہیں ہم اس سے پہلے ان کو پکڑ لیں کہ وہ اپنے لبوں سے پانی لگائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابن الاکوع تم نے اپنے قبضے میں مال لے لیا ہے بس اب نرمی کیجئے۔ بیشک وہ لوگ اب غطفان میں جا کر ہی کھانا کھائیں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوعاصم سے۔ (بخاری۔ کتاب الجہاد۔ فتح الباری ۶/۱۶۴)

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن جعفر نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے (ح)۔ ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعمرو بن ابوجعفر نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو ابوبکر بن شیبہ نے ان دونوں کو ہاشم بن قاسم نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا تھا حدیبیہ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نکلا اور رباح غلام۔ یعنی طلحہ کے گھوڑے کے ساتھ میں اس کو اُونٹوں کے ساتھ پانی کے گھاٹ پر لاتا تھا وقفے وقفے سے جب اندھیرا ہوگیا تو عبدالرحمٰن بن عیینہ نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں پر لوٹ ڈالی اس نے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو بھگا کر لے گیا اور اس کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی ساتھ تھے

جو کہ گھوڑوں پر سوار تھے۔ میں نے کہا اے رباح تم اس گھوڑے پر بیٹھو۔ اور فوراً جاؤ طلحہ کے پاس اور رسول اللہ ﷺ کو جا کر خبر دے کہ ان کہ جانور لوٹ لیے گئے ہیں اور میں خود اونچی جگہ پر کھڑا ہو گیا میں نے اپنا رخ مدینے کی طرف کر کے تین بار زور سے چیخا یا صباحاہ۔ اس کے بعد میں اپنی تلوار اور تیروں سمیت لوٹنے والوں کے پیچھے بھاگا۔ میں ان کو تیر مارتا اور ان کی کونچیں زخمی کر دیتا تھا۔

یہ اس وقت جب درخت زیادہ آ گئے۔ جب میری طرف کوگھڑ سوار آنے لگتا تو میں اس کی تاک میں کسی درخت کی آڑ میں ہو جاتا پھر میں اس کو تیر مارتا جونہی کوئی سوار آتا میں اس کے گھوڑے کی کونچیں زخمی کر دیتا میں تیر مارتا جاتا یہ رجز کہتا جاتا تھا میں ابن اکوع ہوں جان لو آج کے دن میں کمینوں کو سبق سکھادوں گا یاد رکھو۔ میں ایسے آدمی سے ملا جس کو میں نے تیر مارا اور وہ اپنے سامان میں بیٹھا تھا میں تیر اس کے سامان میں جا پڑا پھر میں نے تیر مار کر اس کے کندھے کو پرو دیا میں نے کہا لیجئے اس کو میں ابن اکوع ہوں آج کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ جب میں درختوں میں ہوتا تو بھالے کے ساتھ ان کو جلا دیتا تھا جب گھاٹیاں ختم ہو گئیں تو میں پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا اور میں نے ان کو پتھر مار مار کر پسپا کیا مسلسل میری اور ان کی یہی حالت رہی میں رجز پڑھتا ان کا تعاقب کرتا رہا۔

حتی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے سارے جانور اپنے پیچھے چھوڑ دیے اپنے پیٹھ کے پیچھے اس طرح ان کا کامیاب تعاقب کر کے میں نے سارے جانوران کے ہاتھ سے چھڑا لیے۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں مسلسل ان کو تیر مارتا رہا حتی کہ انہوں نے تیس سے زیادہ نیزے پھینک دیئے۔ اور تیس سے زیادہ چادر پھینک گئے وہ اس طرح اپنا بوجھ ہلکا کرنا چاہتے تھے وہ جو بھی چیز پھینک کر بھاگتے میں ان کو پتھر اٹھا کر اس پر نشانی کے طور پر رکھدیتا تھا پھر میں نے اس سارے سامان کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کے راستے پر جمع کر دیا جب چاشت کا وقت لمبا ہو گیا تو اس کے پاس عیینہ بن بدر ضراری آیا ان کی مدد کے لئے جب کہ وہ لوگ اس وقت ایک تنگ گھاٹی (تنگ پہاڑی راستے میں تھے) میں پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا تھا۔ عیینہ نے کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں انہوں نے اس کو بتایا کہ یہ بڑی سختی ہے جس نے ہمیں سحر کے وقت سے تا حال تقسیم کر کے رکھدیا ہے۔

اور ہمارے ہاتھ میں جو کچھ تھا سب کچھ چھین لیا ہے۔ اور اسے اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہے یہ سن کر عیینہ نے کہا کہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے پیچھے کمک ہے اگر یہ دیکھتا کہ اس کے پیچھے کوئی نہیں ہے تو یہ نہیں چھوڑ جاتا اتنی دیر تعاقب نہ کرنا۔ اس نے کہا کہ تم میں سے ایک گروہ اس کے پاس جائے چنانچہ ان میں سے چار افراد کا گروہ پہاڑ پر چڑھ کر میری طرف آیا جب میں نے ان کی آواز سنی تو میں نے ان سے کہا کہ کیا تم لوگ مجھے پہچانتے ہو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ میں سلمہ بن اکوع ہوں قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کے چہرہ انور کو عزت بخشی ہے تم میں سے جو بھی شخص میری طلب میں آگے بڑھے گا اور وہ مجھے پالے گا اور میں بھی اس کو طلب کروں گا پھر وہ مجھ سے بچ کر نہیں جائے گا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ یعنی وہ واپس چلے گئے میں ابھی اسی جگہ سے نہیں ہٹا تھا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو درختوں کو چیرتے ہوئے آ رہے تھے ان میں پہلا شخص اخرم اسدی تھا۔ اس کے پیچھے ابو قتادہ فارس رسول اللہ ﷺ ابو قتادہ کے پیچھے مقداد کیندی تھے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ مشرکین نے دیکھا تو وہ مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ میں پہاڑ سے اُتر آیا۔ اور اخرم کے سامنے آ کر اس کے گھوڑے کی باگ تھام لی۔ میں نے کہا اے اخرم اب ذرا ان مشرکین کو ڈرائیں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ آپ کو کاٹ نہ ڈالیں اس نے ذرا سا توقف کیا حتی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب بھی پیچھے سے پہنچ گئے۔ اخرم اسد مجھ سے کہنے لگا اے سلمہ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور یوم آخرت پر بھی اور تم جانتے ہو کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے تو تم میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہ رہو۔ ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ سنتے ہی ان کے گھوڑے کی باگ چھوڑ دی اخرم عبد الرحمٰن بن عیینہ سے جا ٹکرائے اس نے پلٹ کر حملہ کیا اور اخرم کو قتل کر دیا اور عبد الرحمٰن اخرم کے گھوڑے پر بیٹھ گیا مگر ابو قتادہ نے اس پر حملہ کیا دونوں نیزہ بازی کرتے رہے اس نے ابو قتادہ کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دیں اور ابو قتادہ نے خود اسی کو قتل کر دیا اب ابو قتادہ اخرم کے گھوڑے پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد میں نے دوڑ دوڑ کر پیچھے گیا کہ (میں اپنے دیگر ساتھیوں کو لے کر آؤں)۔

حتی کہ مجھے اصحاب رسول کے گھوڑوں کا غبار نظر آ گیا۔ جو کہ سورج کے غروب سے قبل اس گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے تھے جس میں پانی تھا اس کو ذوقراد کہتے تھے انہوں نے وہاں سے پانی پینے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ انہوں نے مجھے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا لہٰذا وہ پانی سے ہٹ آئے انہوں ذی شر کی گھاٹی کی طرف پیٹھ کر دی۔ اتنے میں سورج غروب ہو گیا اتنے میں میں ایک آدمی سے ٹکرایا جس کو میں نے تیر مارتے ہوئے کہا کہ لیجئے اس کو بھی میں ابن اکوع ہوں اور آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے وہ کہنے لگا تیری ماں تجھے کم پائے صبح سویرے سے ابھی تک تو اکوع ہی ہے میں نے کہا جی ہاں اے اپنی جان کا دشمن۔ اور وہ بھی وہی تھا جس کو میں نے تیر مارا تھا میں مسلسل ایک کے بعد دوسرے تیر سے اس کا پیچھا کرتا رہا تھا۔ باقی ان کے پاس دو تیر رہ گئے تھے اور وہ دو گھوڑے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے جنہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا کر لے آیا جب حضور اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے ان لوگوں کو بھگایا تھا یعنی ذی قُرد سے۔

میں نے دیکھا تو حضور پانچ سو افراد کو ساتھ لے کر پہنچے ہوئے تھے اور اس وقت بلال بعض اونٹنیاں ذبح کر چکے تھے ان میں سے جن کو میں چھڑا کر پیچھے چھوڑ گیا تھا۔ اور وہ حضور اکرم ﷺ کے لئے ان کی کلیجی اور کوہان بھون رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اجازت دیجئے میں آپ کے اصحاب میں سے ایک سو آدمی منتخب کرتا ہوں میں کفار پر جھپٹتا ہوں عشاء کے ٹائم ان میں سے کسی شراب پینے والے کو میں نہیں چھوڑوں گا سب کو قتل کر دوں گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا واقعی اے سلمہ تم ایسا کرو گے؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں کروں گا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کے روئے مبارک کو عزت بخشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ خوشی سے ہنس پڑے حتی کہ میں نے آپ کی آخری داڑھیں بھی دیکھ لیں جیسے دن کی روشنی میں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ اس وقت ارض غطفان پر مہمانی دیئے جا رہے ہیں۔ پھر ایک آدمی آیا غطفان سے۔ اس آدمی نے کہا کہ فلاں غطفانی کی طرف چلو اس نے مذکورہ بھاگنے والوں کے لئے اُنٹ ذبح کیا ہے جب وہ لوگ اس کی کھال اُتار رہے تھے تو انہوں نے (حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کی آمد کا) غبار اڑتا ہوا دیکھا تو (گھبرا کر) بھاگ گئے اور ذبح کیا ہوا اُونٹ وہیں چھوڑ گئے۔ ہم نے جب صبح کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمارے بہترین سوار ابوقتادہ ہے اور بہترین پیدل مجاہد سلمہ بن اکوع ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے سوار اور پیدل کا اکٹھا حصہ دیا۔ اور پھر حضور اکرم ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی عضباء پر اپنے پیچھے سوار کیا مدینہ واپس لوٹتے ہوئے جب ہم مدینہ کے ضمرہ کے قریب پہنچے تو انصار کا ایک آدمی ایسا تھا احباب میں سے جس سے آگے کوئی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے آواز لگائی کیا کوئی آگے جانے والا ہے جو مدینہ آگے پہنچ کر دکھائے اس نے بار بار آگے سواروں نے نکلنے کی کوشش کی جب کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا کیا بات ہے کیا تم کسی عزت دار کی عزت نہیں کر سکتے ہو اور نہ ہی کسی شریف آدمی کی شرافت کا لحاظ کرتے ہو! اس نے کہا کہ میں کرتا ہوں۔

سوائے رسول اللہ ﷺ کے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان۔ آپ چھوڑیں مجھے میں اس آدمی سے سبقت کر کے دکھاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری مرضی میں نے کہا کہ میں جاتا ہوں اس کے پاس چنانچہ وہ اپنی سواری سے کود گیا میں نے اپنا پیر دُہرا کیا میں بھی اُونٹنی سے کود گیا یعنی اپنے آپ کو آگے کرنے کی پوری کوشش کی اس کے بعد میں نے دوڑ لگائی حتی کہ میں اس کے ساتھ مل گیا اور میں نے اس کے کندھوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے تھپڑ مارا اور میں نے کہا میں آگے بڑھ رہا ہوں تجھ سے اللہ کی قسم کہتے ہی کہ وہ ہنس پڑے اور کہا کہ میں بھی یہی گمان کرتا ہوں۔ حتی کہ ہم لوگ مدینے میں آ گئے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر ص ۱۴۳۵)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو ابوعامر عقدی نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ریاس بن سلمہ نے ان کے والد سے اس نے اسی حدیث کا معنیٰ مفہوم ذکر کیا ہے اور انہوں نے کہا کہ میں مدینے تک ان سے آگے آگے رہا کہا کہ مدینے جا کر ہم لوگ صرف تین دن ہی ٹھہرے تھے کہ پھر ہم لوگ خیبر کی طرف نکل گئے تھے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے۔ اسحٰق بن ابراہیم سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر ص ۱۴۳۵)

محمد بن اسحٰق بن یسار کا خیال

محمد بن اسحٰق بن یسار نے خیال کیا ہے کہ یہ غزوہ (غزوہ ذی قرد) غزوہ بنولحیان کے بعد ہوا تھا اور وہ لوگ بعض مویشیوں کو لائے تھے۔ یہاں تک کہ ایک عورت جس کو ان ڈاکوؤں نے قید کرلیا تھا وہ بھی آن پہنچی۔ وہ عورت (ڈاکوؤں کے بھاگ جانے کے بعد) اس پر سوار ہوکر اس کو لے آئی تھی۔ یہ واقعہ اس روایت میں ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ نے مغازی میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو محمد بن اسحٰق نے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ ابوبکر بن حزم نے اور دیگر نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ بنولحیان سے واپس آئے تھے تو آپ نے آنے کے بعد صرف چند راتیں ہی قیام کیا تھا کہ بنوفزارہ نے یعنی عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر فزاری نے بنوفزار کے کچھ افراد کے ساتھ مل کر رسول اللہ ﷺ کی دودھ والی اُونٹنیوں پر ڈاکہ ڈالا تھا یہ اونٹنیاں مقام غابہ میں تھیں ان اُونٹنیوں میں بنوغفار کا ایک آدمی (چرواہا) اور اس کی بیوی بھی اس کے ساتھ تھے ان غارت گری نے غفاری آدمی (چرواہے) کو قتل کر دیا اور اس کی عورت کو اُٹھا کر لے گئے تھے اور رسول اللہ کی دودھیل اُونٹنیاں بھی ہانک کر لے گئے۔

بس پہلا شخص جو ان سے ٹکرایا تھا وہ حضرت سلمہ بن عمر بن اکوع سلمی تھے۔ وہ اس حال میں دوڑے تھے کہ ان کی کمان بھی ان کے پاس تھی۔ وہ اس دن غابہ کی طرف جارہے تھے جب وہ وداع کی گھاٹی پر چڑھے تو انہوں نے گھڑ سوار دیکھے جو اونٹنیوں میں پھر رہے تھے اور ان کا پیچھا کر رہے تھے وہ ایک چٹان پر چڑھ گئے اور انہوں نے چیخ ماری واصباحاہ۔ الفزع۔ الفزع۔ خطرہ خطرہ یہ آواز رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی اور آپ ﷺ نے مدینے میں اعلان کردیا یا خیل اللہ ارکبُو رائے خدائی شاہسوارو فوراً سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ پہلا سوار جو تیار ہوکر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا وہ مقداد بن عمرو بہرانی حلیف بنوزھرہ تھا اس کے بعد مسلسل آپ کے پاس سوار آنا شروع ہو گئے تھے۔

حتی کہ آٹھ سو گھڑ سوار پہنچ گئے۔ ان میں سعد بن زید بنوعبدالاشہل کا بھائی بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو گھڑ سواروں کا امیر مقرر فرمایا اور ان کو ہدایات دی کہ تم لوگ ڈاکوؤں کی تلاش اور تعاقب میں نکلو میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے آنا چاہتا ہوں سوار چل پڑے اور ڈاکوؤں تک پہنچ گئے۔ ابوقتادہ نے جو بنوسلمہ کے بھائی تھے حبیب بن قتیبہ کو قتل کر دیا۔ اور عکاشہ بن محصن بن عمرو نے اوبار کو اور اس کے باپ کو پالیا وہ دونوں ایک ہی اُونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے عکاشہ نے ایک ہی نیزے سے دونوں کو پرو دیا اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا۔ اور تحقیق بنواسد میں سے ایک گھڑ سوار جس کا نام اخرم اسدی تھا وہ پہلے ڈاکوؤں تک پہنچ گیا تھا وہ بہترین گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے ڈاکوؤں سے کہا ٹھہرو ٹھہرو اے کمینوں کی اولاد تمہارے اوپر مہاجرین وانصار میں سے تمہارے مالک آجائیں۔ اس پر ایک ڈاکو نے حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا تھا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے سوا اور کوئی بھی قتل نہیں ہوا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۳۹-۲۴۱)

ابن اسحٰق کہتے ہیں

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عاصم بن عمر بن قتادہ نے کہ وہ محمود بن مسلمہ کے گھوڑے پر سوار تھا اس کو ذولمہ۔ زلفوں والا کہتے تھے۔ جب آدمی قتل ہوگیا تو گھوڑا گھومتا رہا اس پر قادر نہ ہوسکا تو واپس اصطبل میں آگیا بنوعبدالاشہل میں۔ کہتے ہیں سلمہ بن اکوع اپنی تیراندازی کے ساتھ ان کے سامنے نہ آیا۔ وہ اپنے قدموں پر جما ہوا تھا اور وہ کہہ رہا تھا لیجئے یہ تیر میں ابن اکوع ہوں آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے۔ جب ان پر کوئی گھڑ سوار حملہ کرتا تو وہ اس سے بھاگ جاتے اور وہ اس سے اپنے تیر کے ساتھ دفاع کرتے پھر ان کے مقابلے پر آجاتے یہاں تک کہ مجاہدین پہنچ گئے اور بعض جانور بھی ساتھ لے آئے۔ لوگ پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ ذی قرد کے پہاڑ کے ساتھ اُتر گئے تھے سلمہ بن اکوع نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک سو آدمی دے کر چھوڑ دیں میں ڈاکوؤں کو گردنوں سے پکڑ کر لے آتا ہوں۔

حضورا کرم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک ان کو اس وقت غطفان میں شام کے وقت کی شراب پلائی جارہی ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ اس مقام پر ایک دن یا دو دن ٹھہرے رہے اور اپنے اصحاب کے درمیان اونٹ تقسیم کئے اور سو آدمی کے لئے ایک ذبح کرنے کے لئے ایک اونٹ دیا انہوں نے اس دن ان کو کھایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس لوٹ کر آ گئے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲۴۲/۳)

ابن اسحٰق کہتے ہیں

ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے بعض اصحاب نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں تھا احزم مگر ایک ایسے گھوڑے پر جو تھا عکاشہ بن محصن کا تھا اس کو الجناح کہتے تھے۔ احزم اس دن قتل ہو گیا اور ایک قبیلہ غفاری کی عورت رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر سوار ہو کر آئی تھی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے مال یا اُونٹوں میں تھی۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی۔ اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے منت مانی تھی اللہ واسطے کی کہ اگر اللہ نے مجھے اسی پر نجات دے دی تو میں ان کو اللہ واسطے ذبح کر دوں گی۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس پڑے اور فرمایا۔ آپ نے اس کو بہت بُری جزا اور بدلہ دینے کا ارادہ کیا ہے ایک تو اللہ نے آپ کو اس پر سواری کروائی ہے دوسرے اس نے تجھے اسی کے ذریعے سے نجات دی ہے۔ بیشک اللہ کی معصیت و نافرمانی میں کوئی نذر و منت واجب نہیں ہوتی۔ اور اس میں بھی نذر واجب نہیں ہوتی جو چیز تیری ملکیت میں نہ ہو اور جب کہ حقیقت کچھ اس طرح ہے کہ یہ اونٹنی میری ہے آپ اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جائیں۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲۴۲/۳-۲۴۳)

میں کہتا ہوں کہ عمران بن حصین کا کہنا ہے یہی اُونٹنی عُضبآء تھی (یعنی رسول اللہ کی مشہور سواری)۔

(۵) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ صفار نے ان کو خبر دی اسماعیل بن اسحٰق قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب اور عام بن فضل نے (ح)۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عمرو حیری نے اور الفاظ اس کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی یُعلیٰ نے ان کو ابو ربیع نے ان کو حماد نے ایوب سے اس نے ابو قلابہ سے اس نے ابو المہلب سے اس نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ عُضبآء اُونٹنی بنو عُقیل کے ایک آدمی کی تھی (تیز رفتار) حجاج کی سواریوں سے سبقت کرنے والی تھی۔ آدمی قید کر کے لایا گیا اور عُضبآء بھی پکڑ کر لائی گئی۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس سے گذرے تو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قیدی بنا کر باندھا ہوا تھا ایک گدھے کے اوپر جس پر ایک ایک کپڑے کا چیتھڑا ڈالا ہوا تھا۔ اس آدمی نے پوچھا اے محمد! کس بات پر تم لوگوں نے مجھے اور حاجیوں سے سبقت کرنے والی کو پکڑ لیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تجھے تو ہم نے گرفتار کیا ہے تیرے بنو ثقیف کے حلیفوں کی جسارت کی وجہ سے۔

کہتے ہیں کہ بنو ثقیف نے اصحاب رسول میں سے دو آدمیوں کو قیدی بنا لیا تھا۔ پوچھا کہ کس چیز کی شہادت دیتا ہے اس آدمی نے کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش کہ تو یہ بات اس وقت کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک و مختار تھا تو تو مکمل فلاح پایا جاتا۔ (یعنی اگر تو کلمہ اسلام) اس وقت کہتا قیدی بننے سے پہلے جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو تو مکمل نجات پا جاتا۔ کیونکہ اگر قیدی ہونے سے پہلے مسلمان ہو جاتا تو تجھے قید کرنا جائز نہ ہوتا۔ لہٰذا تو اسلام اور سلامتی از قید سے کامیاب ہو جاتا اور مال کو غنیمت بنوانے سے بچا لیتا۔ اب جب قیدی ہونے کے بعد تم مسلمان ہو رہے ہو تو اب تیرے قتل کرنے کا اختیار ساقط ہو گیا ہے۔ حضورا کرم ﷺ یہ بات کر کے جانے لگے تو اس نے کہا اے محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیے۔ اور میں پیاسا بھی ہوں مجھے پانی بھی پلوائیے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تیری حاجت و ضرورت ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو دو آدمیوں کے فدیے اور بدلے کے ساتھ چھوڑ دیا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے عضبآء اُونٹنی کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا تھا۔ پھر جب مشرکین نے مدینے کے مال پر غارت ڈالی تو وہ دیگر جانوروں کے ساتھ عضبآء کو بھی لے گئے تھے ان لوگوں نے مسلمانوں کی ایک عورت کو بھی قیدی بنا لیا تھا وہ لوگ رات کو ان جانوروں کو اپنے صحنوں میں کر لیتے تھے کہتے ہیں کہ ایک رات کو وہ مسلمان عورت اس وقت جب وہ ڈاکو سو رہے تھے اُٹھی جب وہ کسی اونٹ کے پاس جاتی اور اس پر ہاتھ رکھتی یا پیر رکھتی

وہ آواز کرنے لگتا حتی کہ وہ غضباء اُونٹنی کے پاس آئی یہ کمزور اونٹنی تھی اس کے گلے میں گھنٹی بھی تھی وہ عورت اس پر سوار ہو بیٹھی اور اس کو واپس مدینے کی طرف متوجہ کرلیا اور نذر مان لی کہ اگر اللہ نے اس کو نجات دے دی تو وہ اس اُونٹنی کو اللہ واسطے ذبح کردے گی جب مدینے میں آ گئی تو اونٹنی پہچان لی گئی کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی اُونٹنی ہے حضور اکرم ﷺ کو عورت کی نذر کی خبر دی گئی خود بھی اس نے یہی خبر دی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آپ اس کو برا بدلہ دے رہی ہیں اللہ نے آپ کو اسی کے اوپر نجات دی ہے کیا اسی لیے کہ اس کو ذبح کردو نہیں نہیں اللہ کی نافرمانی میں کسی نذر کا پورا کرنا لازمی نہیں ہے نہ ہی اس چیز میں نذر کو پورا کرنا لازم ہوتا ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو ربیع زہری سے۔ (مسلم۔کتاب النذور۔حدیث ۸ ص ۳/۱۲۶۲۔۱۲۶۳)

شاہسواران رسول نے اس موقع پر شدید قتال کیا

موسیٰ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ عیینہ بن بدر فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے مویشیوں پر لوٹ ڈالی تھی حالانکہ اھل مدینہ غابات میں تھے یا اس سے قریب تھے اور کہا جاتا ہے کہ مسعدہ فزاری ان کی قوم کا سردار تھا (یعنی ڈاکوؤں کا) رسول اللہ ﷺ مدینے سے نکلے ان کی تلاش میں آپ کے ساتھ مسلمان بھی تھے ان میں سے آدمیوں کے گروہ نے جلدی کی آگے چلے گئے ان کے امیر سعد بن زید بنو عبدالاشھل کے بھائی تھے انہوں نے ان ڈاکوؤں کو پالیا۔ ابوقتادہ نے مسعدہ کو جھپی میں لے کر پکڑ لیا اور اللہ نے اس کو ابوقتادہ کے ہاتھوں قتل کرادیا۔ اور ابوقتادہ نے اپنی سرخ رنگ کی چادر لی اور مقتول کے اوپر ڈال دی قتل کرنے کے بعد۔

اس کے بعد وہ مویشیوں کے پیروں کے نشانات کے پیچھے پیچھے دوڑ پڑے جب پیچھے سے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھ جو مسلمان تھے وہ پہنچے تو ابوقتادہ کی چادر دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ابوقتادہ قتل ہو گئے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ ابوقتادہ نے اس کو قتل کر کے اپنی چادر اس پر ڈال دی ہے تاکہ آپ لوگ یہ جان سکو کہ ابوقتادہ نے ہی اس کو قتل کیا ہے چنانچہ انہوں نے اس مقتول کو بھی چھوڑ دیا اور اس کے سامان کو بھی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سواروں نے دشمنوں کو پھر پالیا اور مال مویشیوں کو بھی انہوں نے سخت قتال کیا اور مویشی چھڑا لیے۔ اور اللہ نے دشمنوں کو شکست دی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ نے مسعدہ کی عورت فرقہ نامی کو بھی قتل کر دیا تھا اس دن مسلمانوں میں سے اجدع مُحرز بن نضلہ قتل ہو گئے تھے ان کو اوبار نے قتل کیا تھا۔ اس کے بعد عکاشہ بن محصن نے حملہ کیا انہوں نے اوبار کو اس کے بیٹے عمر سمیت قتل کردیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ باپ بیٹا دونوں آگے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھے ہوئے تھے (انہوں نے ایسا تیر مارا کہ وہ دونوں کے پار ہو گیا تھا)۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل قطان نے ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ جوہری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔ اسی کے مفہوم کو ذکر کیا ہے ابوالاسود نے عروہ سے ابو قتادہ کے بارے میں اور ان کے مسعدہ کو قتل کرنے کے بارے میں۔ اور احزم کو قتل کیا تھا اور بار نے یعنی محرز بن نضلہ احدع کو اور پھر عکاشہ بن محصن نے قتل کیا تھا او بار کو اور اس کے بیٹے کو۔

(۷) ہمیں اس کی خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر بغدادی نے ان کو ابوعلاثہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ سے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اور نہیں ذکر کیا سعد بن زید کو۔

(۸) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابواحمد علی بن محمد بن عبداللہ بن حبیب ازوقی نے مقام قزومیں ان کو سیف بن قیس بن ریحان مروزی نے ان کو عکرمہ بن قتادہ بن عبداللہ بن عکرمہ بن عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری نے ان کو ان کے والد نے اپنے والد سے اس نے عبداللہ بن ابوقتادہ سے یہ کہ ابوقتادہ نے اپنا گھوڑا خریدا تھا ان مویشیوں میں سے جو مدینے میں داخل ہوئے تھے چنانچہ ان کو مسعدہ فزاری ملا تھا اور کہنے لگا اے ابوقتادہ یہ کیسا گھوڑا ہے یعنی کس لئے ہے ابوقتادہ نے کہا کہ یہ اس لئے ہے تاکہ میں اس کو رسول اللہ ﷺ کی مدد کے لئے تیار رکھوں۔

مسعدہ نے کہا تھا کس قدر تمہارا قتل ہونا آسان ہے اور تم کس قدر اپنے قتل ہونے کے لئے تیار رہتے ہو۔ ابوقتادہ نے یہ سن کر کہا خبردار میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں اسی پر سوار ہو کر تم سے لڑ کر تمہیں قتل کروں اس نے کہا تھا۔ آمین

ایک دن ابوقتادہ اپنی چادر کے دامن میں کھجوریں ڈال کر اپنے گھوڑے کو کھلا رہے تھے کہ یکا یک اپنا سر اُوپر اُٹھایا اور کان کھڑے کیے ابوقتادہ نے کہا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے گھوڑے کی بو محسوس کی ہے۔ مگر ان کی والدہ نے کہا اے بیٹے جاھلیت کے دور میں ہماری طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھتا تھا اب جب کہ محمد ﷺ آگئے ہیں اب کوئی ہماری طرف کیسے آئے گا اتنے میں گھوڑے نے پھر اپنا سرُ اٹھایا اور کان کھڑے کیے ابوقتادہ نے کہا اللہ کی قسم اس نے کسی دشمن کے گھوڑے کی بو محسوس کی ہے۔ اس نے اس کی زین اس پر کسی اسے تیار کیا اپنے ہتھیار زیب تن کیے پھر اٹھا حتی کہ اس مقام پر آیا جس کو زوراء کہتے تھے وہاں پر اس کو صحابہ کرام میں سے ایک آدمی ملا اس نے کہا اے ابوقتادہ اپنے گھوڑے کو تیز کر نبی کریم کی دودھیل اُونٹنیاں پکڑ لی گئی ہیں نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام ان کی تلاش میں جارہے ہیں ابوقتادہ نے پوچھا کہ وہ کہاں ہیں اس صحابی نے ثنیہ کی طرف ارشارہ کیا اس نے گھوڑے بھگایا جا کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ مقام ذباب پر صحابہ کی جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اس نے اپنے گھوڑے کو آزاد کیا اور چھوڑ دیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چلتے رہو ابوقتادہ اللہ آپ کا ساتھی ہو ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں (حضور اکرم کے کہنے پر) روانہ ہو گیا۔

اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انسان ہمارا راستہ روک رہا ہے بس ہم نے جلدی سے لشکر پر حملہ کر دیا۔ انس نے مجھ سے کہا اے ابوقتادہ آپ کہتے ہیں۔ بہر حال یہ قوم ایسی ہے کہ ہمیں ان کے ساتھ لڑنے کی باقت نہیں ہے ابوقتادہ نے کہا کہ تم یہ کہتے ہو کہ میں بیٹھا ہوا ہوں حتی کہ نبی کریم ﷺ آجائیں میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ تم ایک کونے میں جکڑے پڑے ہو اور میں دوسرے کونے میں۔ یہ کہتے ہوئے ابوقتادہ کود کر اٹھ کر کھڑے ہوئے اور قوم کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے اور انہیں تیر مار کر گرا دیا۔ جوان کی پیشانی پر لگا۔ ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا بھالا کھینچا میں گمان کرتا ہوں کہ میں نے کوئی لوہا کھینچا ہے اور میں اپنے رُخ پر روانہ ہو گیا۔ میں زیادہ دیر نہیں ٹھرا تھا کہ میرے سامنے ایک گھڑ سوار نمودار ہوا جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار تھا اور بھاری ہتھیار سے لیس تھا سر پر خوذ تھا اس نے مجھے پہچان لیا میں نے اس کو نہیں پہچانا اس نے کہا کہ اللہ نے تجھے مجھ سے ملوا دیا ہے اے ابوقتادہ اتنے میں اس نے اپنا چہرہ کھولا تو وہ مسعدہ فزاری تھا (ڈاکوؤں کا سردار) اس نے مجھ سے کہا کہ میں کیا کروں تیرے ساتھ ہم آپس میں تلوار کے ساتھ مقابلہ کریں۔ یا نیزہ بازی کریں یا باہم کشتی کریں۔

کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ اللہ کے سپرد ہے اور تیری مرضی پر ہے جب تم چاہو کہتے ہیں مسعدہ نے کہا کہ بلکہ جسمانی مقابلہ ہوگا کہتے ہیں کہ اس نے اپنی سواری سے چھلانگ ماردی میں نے اپنی سواری پر سے چھلانگ مارلی میں اپنی سواری اور ہتھیار کسی شیٔ کے ساتھ اٹکا دیئے اس نے بھی اٹکا دیئے اس کے بعد ہم نے مقابلہ شروع کر دیا زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ اللہ نے مجھے کامیابی دی اس کے اوپر۔ کہ میں اس کے سینے پر سوار ہو گیا۔

اللہ کی قسم میں اہم ترین آدمی تھا اس کو اپنی بغل میں دبانے والا میں نے اس کو دبائے ہوئے یہ سوچا کہ اگر میں اپنی تلوار لینے کے لئے اُٹھتا ہوں تو یہ اپنی تلوار لینے کے لئے بھی اٹھے گا میں دو لشکروں کے مابین تھا میں خطرے میں تھا کہ کوئی مجھ پر ٹوٹ پڑے گا۔ اچانک میں نے محسوس کیا کہ میرے سر پر کوئی چیز آن لگی ہے اس وقت ہم دونوں گتھم گتھا ہو رہے تھے۔ لڑتے لڑتے ہم لوگ مسعدہ کے ہتھیار کے پاس جا پہنچے میں نے اپنا ہاتھ اس کی تلوار پر مارا جب اس نے دیکھا کہ تلوار میرے ہاتھ میں آگئی ہے تو اس نے کہا اے ابوقتادہ اب مجھے زندہ رہنے دیجئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم کیا جہنم کے طبقہ (ہاویہ) میں تیری ماں جائے گی اس نے کہا اے ابوقتادہ میرے بچے کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا کہ جہنم میں۔

ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو قتل کر دیا اور میں نے اس کو اپنی چادر میں لپیٹا اور اس کے کپڑے چھین کر خود پہنے اور اس کے ہتھیار خود لیے اور اس کے گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ جب ہم لوگ باہم لڑ رہے تھے تو اس وقت میرا گھوڑا کہیں گم ہو گیا اور چلا گیا تھا۔ میں لشکر کی طرف لوٹا تو دیکھا کہ ان لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالی تھیں۔ کہتے ہیں کہ پھر میں سیدھے چلا گیا تھوڑی دیر میں نے مسعدہ کے بھتیجے کو دیکھا وہ شرہ گھڑ سواروں کے بیچ میں آرہا تھا۔

میں نے ان کو روکنے کا اصرار کیا چنانچہ وہ رک گئے جب میں ان کے قریب ہوا تو میں نے ان پر اچانک حملہ کر دیا میں نے مسعدہ کے بھتیجے کو نشانہ مارا جس سے میں نے اس کی کمر توڑ دی جس سے اس کے ساتھی بھاگ گئے اور میں نے اپنے نیزے سے اونٹنیاں ہانک کر لے آیا۔

ابوقتادہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور جو صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مخالف لشکر نے جب دیکھا تو بھاگ گئے ابوقتادہ کہتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ لشکر کی جگہ پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ ابوقتادہ کے گھوڑے کی کونچیں کٹی پڑی ہیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ اس کے پاس رک گئے۔ ابوقتادہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام آئے جب اس مقام پر پہنچے جہاں ہم لوگ لڑتے رہے تھے تو ظاہری طور پر انہوں نے دیکھا کہ ابوقتادہ اپنے کپڑے میں ڈھکا ہوا ہے کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ابوقتادہ شہید کر دیا گیا ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ابوقتادہ پر رحم فرمائے وہ دشمن کے تعاقب میں ہے اور رجز پڑھ بڑھ رہا ہے۔ پس ان میں شیطان میں داخل ہو گیا با ایں صورت کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ابوقتادہ کا گھوڑا زخمی پڑا ہے اور ابوقتادہ کی چادر اس کے اوپر ڈھکا ہوا ہے۔ (فوراً ان کو یقین ہو گیا کہ ابوقتادہ ہی قتل ہوا پڑا ہے) کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب اور ابوبکر صدیق دوڑے انہوں نے لاش کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ مسعدہ فزاری کی لاش ہے۔ اللہ کی قسم میں نے منظر دیکھا تو خود ہی سے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا کہ اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

یارسول اللہ ﷺ یہ مسعدی کی لاش ہے۔ لوگوں نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا۔ کچھ زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ ابوقتادہ ہمارے سامنے اُونٹنیوں کو ہانکتے ہوئے نمودار ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس موقع پر دعا دیتے ہوئے فرمایا تیرا چہرہ فلاح وکامیابی سے ہم کنار ہوا اے ابوقتادہ۔ ابوقتادہ گھڑ سواروں کا سردار ہے اللہ تیرے اندر برکت عطا کرے اے ابوقتادہ اور تیرے بیٹوں میں اور تیرے پوتوں میں۔ میرا گمان ہے کہ کہا تھا تیرے بیٹوں میں اور تیرے پوتوں میں۔ یہ کیا ہوا تیرے چہرے پر اے ابوقتادہ؟ کہتے ہیں کہ میں نے بتایا میرے ماں باپ آپ کے اوپر قربان یہ مجھے تیر لگا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے اس کو عزت عطا کی ہے، جسقدر بھی عطا کی ہے میں نے یہ گمان کیا تھا کہ میں نے اس کو کھینچ لیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب آیئے اے ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے قریب ہوا آپ ﷺ نے نہایت ہی آرام سے اس پھل کو نکال لیا رسول اللہ ﷺ نے اسی پر اپنا لعاب دہن لگایا اور زخم کے اُوپر اپنی ہتھیلی رکھ دی۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو عزت بخشی ہے نبوت کے ساتھ ایسے لگا جیسے نہ تو مجھے کبھی چوٹ لگی تھی اور نہ ہی مجھ پر کوئی زخم ہوا تھا۔

مجموعہ ابواب غزوۂ خیبر ۱۰۵

غزوۂ خیبر کی تاریخ [۱]

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن عتاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی کمال قاسم جوہری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں آئے حدیبیہ سے تو وہاں پر صرف بیس راتیں یا اس کے قریب قریب ہی ٹھہرے تھے اس کے بعد وہ وہاں سے خیبر کی طرف جہاد کے لئے چلے گئے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو خیبر کے فتح ہونے کا وعدہ دیا تھا حالانکہ آپ ابھی تک حدیبیہ میں ہی تھے۔ (الدرر لابن عبدالبر ۱۹۶۔ البدایة والنہایة ۴/۱۸۱۔

[۱] اس غزوہ کے لئے دیکھئے طبقات ابن سعد ۲/۱۰۲۔ سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۳۔ مغازی للواقدی ۲/۶۳۳۔ بخاری ۵/۱۳۰۔ مسلم۔ بشرح النووی ۱۲/۱۶۳۔ تاریخ طبری ۳/۵۔ انساب الاشراف ۱/۱۷۶۔ ابن حزم ۱/۱۶۹۔ عیون الاثر ۲/۱۶۸۔ البدایة والنہایة ۴/۱۸۱۔ شرح المواہب ۲/۲۱۷۔ عیون الاثر ۲/۱۱۳۔ سیرۃ شامیہ ۵/۱۸۰۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یعقوب بن سفیان نے ان کو عثمان بن صالح نے ابن لہیعہ سے ان کو حدیث بیان کی ابوالاسود نے عروہ سے ان کو حدیث بیان کی یعقوب نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے۔ کہ یہ ذکر ہے نبی کریم ﷺ کی مغازی (جنگوں) کا وہ جن میں آپ نے قتال کیا تھا (ابن شہاب) نے ان کو ذکر کیا ہے اور کہا کہ ان سب میں آپ ﷺ نے قتال کیا۔ اس کے بعد حضوا کرم ﷺ نے قتال کیا خیبر والے دن سنہ چھ میں۔ (ابن شہاب نے) اپنی اسناد کے ساتھ کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن ربیع نے ان کو ابن ادریس نے ابن اسحٰق سے ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کا آغاز محرم کے عقب میں ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ صفر کے آخر میں آئے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۳)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے زہری نے عروہ سے اس نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے، ان دونوں سے اس کو حدیث بیان کی ہے اکھٹے کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ والے سال واپس لوٹے تو ان پر سورۃ فتح نازل ہوئی تھی مکے اور مدینے کے درمیان اللہ عزوجل نے حضور اکرم ﷺ کو اس میں یہ (پیشن گوئی) عطا فرمائی تھی۔

وعدکم اللہ مغانم کثیرۃً تأخذونہا فعجل لکم ھذہ

اللہ نے تم لوگوں کو وعدہ دیا ہے کثیر غنیموں کا جنہیں تم حاصل کرو گے بس اس نے تمہارے لیے جلدی کی ہے اسکی۔

یہ خیبر ہی مراد تھی۔

رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تھے ذی الحجہ میں حضور اکرم ﷺ کچھ دن مدینہ میں رہے اس کے بعد محرم میں خیبر کی طرف چلے گئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ مقام رجیع میں جا اترے تھے یہ ایک وادی تھی خیبر و عطفان کے درمیان۔ آپ ﷺ نے یہ خطرہ محسوس کیا کہ کہیں غطفانی ان پر حملہ نہ کردیں آپ ﷺ نے رات اس وادی میں گذاری صبح ہوگئی تو آپ ان کے پاس گئے۔ میں کہتا ہوں کہ اسی مفہوم میں اس کو واقدی نے روایت کیا ہے اپنے شیوخ سے سن سات ہجری کے اول کے بارے میں آپ کے حزروج کے بارے میں۔ (مغازی للواقدی ۲/۶۳۳)

باب ۱۰۶

رسول اللہ ﷺ کا خیبر کی طرف روانہ ہوتے وقت

مدینہ پر سباع بن عُرفطہ کا نائب بنانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو سلیمان بن حرب نے ان کو وہیب نے ان کو خثیم بن عراک نے اپنے والد سے اس نے بنو غفار کے ایک گروہ سے انہوں نے کہا کہ جب حضرت ابوھریرہ مدینے میں آئے حالانکہ اس وقت نبی کریم ﷺ مدینے سے خیبر کی طرف جاچکے تھے اور آپ نے مدینے پر بنوغفار کے ایک آدمی کو خلیفہ بنادیا تھا اس کا نام سباع بن عُرفطہ تھا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو صبح کی نماز میں آکر پایا تھا اس نے پہلی رکعت میں کھیعص پڑھی تھی اور دوسری رکعت میں ویل للمطففین پڑھی تھی۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا (دل میں) میری نماز میں (سورۃ ویل) پڑھی گئی ہے فلاں آدمی کے لئے تو واقعی

ہلاکت ہے کہ اس کے پاس تو واقعی دُہرا پیمانہ رکھا ہوا ہے وہ جب کسی سے ماپ کرلیتا ہے تو پورے پیمانے کے ساتھ لیتا ہے اور جب وہ کسی کو ماپ کر دیتا ہے تو ناقص پیمانے کے ساتھ دیتا ہے۔

جب ہم اپنی نماز سے فارغ ہوگئے تو ہم سباع بن عرفطہ کے پاس آئے انہوں نے ہمارے لیے سفر میں جانے کے لئے کچھ سامان تیار کر کے دیا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے حالانکہ خیبر اس وقت فتح ہو چکا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں سے (اس بارے میں) بات کی اور انہوں نے ہم لوگوں کو اپنے اپنے حصص میں شریک کرلیا۔

باب ۱۰۷

حضور اکرم ﷺ کی خیبر کی طرف روانگی۔ اور خیبر تک رسائی

اور رسول اللہ ﷺ کا اس کی فتح سے قبل اپنے اصحاب کو فتح کا وعدہ دینا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوبکر احمد بن اسحٰق فقیہ نے ان کو محمد بن غالب نے ان کو عبداللہ نے مالک سے اس نے یحییٰ بن سعید سے اس نے بشیر بن یسار سے یہ کہ سوید بن نعمان سے اس کو خبر دی ہے کہ وہ خیبر والے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ وہ جب مقام صہباء پر پہنچے تھے۔ وہ مقام خیبر کے قریب تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تھی پھر آپ نے کھانے پینے کا سامان منگوایا۔ مگر ستو کے سوا کچھ بھی نہ لایا گیا آپ نے حکم دیا اسے گھولا گیا رسول اللہ ﷺ نے کھایا اور ہم لوگوں نے بھی کھایا اس کے بعد آپ ﷺ نماز مغرب ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوگئے حضور اکرم ﷺ نے کلی کی ہم لوگوں نے بھی کلیاں کیں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے نماز ادا کی مگر وضو نہیں کیا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا صحیح میں عبداللہ بن سلمہ قعنبی سے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۹۵۔ فتح الباری ۷/۴۶۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعمر و محمد بن عبداللہ ادیب نے ان کو ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے ان کو ابویعلی نے وہ کہتے ہیں ان کو محمد بن عباد نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے یزید ابوعبید مولیٰ سلمہ سے اس نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تھے ہم لوگ رات کو چلے تھے قوم میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع سے کہا تھا کہ کیا آپ ہمیں اپنی کچھ ضمنیاں (کہی ہوئی باتیں) نہیں سنوائیں گے مطلب یہ تھا کہ وہ شاعر آدمی تھے۔ لہٰذا وہ اُترے اور وہ لوگوں کو جوش دلایا اور کہا۔

اَللّٰھُم لَوْلَا اَنتَ مَا ھْتَدَیْنَا   وَلَا تَصَدَّقنا وَلَا صَلَّینا
فاحفر فذالك ما اقتفینا   وثبت الاقدام اِن لاقینا
والقین سکینة علینا   انا اذا صیح بنا اتینا

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاسکتے نہ ہی ہم صدقہ کرتے اور نہ ہم نماز پڑھتے۔ بس تو ہی ہمیں پناہ دے ہم تیرے لیے قربان ہو جائیں گے مگر پیچھے نہیں ہٹیں گے اور ہمارے قدموں کو جمائے رکھنا اگر ہم دشمنوں سے ٹکرائیں اور مقابلہ کریں اور ہمارے اوپر سکینہ واطمینان قلب ڈال دینا۔ بیشک ہم وہ ہیں کہ جب بھی ہمیں پکارا جائے گا ہم ضرور آئیں گے۔ پکارنے کے ساتھ ساتھ ہماری مدد کو آجاؤ (لوگو)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے یہ آگے آگے جانے والا صحابہ نے بتایا کہ یہ عامر ہے حضور اکرم ﷺ نے دعا دی اللہ اس پر رحم فرمائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ واجب ہوگئی ہے کاش کہ آپ ہمیں بھی اس دعا سے نواز دیتے۔ کہتے ہیں کہ پھر ہم لوگ خیبر میں آئے ہم لوگوں نے اھل خیبر کا محاصرہ کیا اس وقت ہمیں شدید بھوک لگی۔ اس کے بعد اللہ نے خیبر کو مسلمانوں پر فتح کر دیا جب اسی دن شام کا وقت ہوگیا جس دن ان پر فتح ہوئی تھی۔ لوگوں نے بہت ساری آگ جلادی۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیسی آگ ہے یعنی کس بات پر تم لوگوں نے آگ جلائی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ گوشت کے لئے آپ نے پوچھا کہ کیسے گوشت کے لئے یا کس چیز کے گوشت کے لئے لوگوں نے بتایا یہ گھریلو گدھوں کا گوشت ہے (کیونکہ اس وقت لوگ کھایا کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس گوشت کی ہانڈیاں اُلٹ دو یعنی گوشت گرادو اور ان کو توڑ دو۔ ایک آدمی نے کہا کیا اس کو اُلٹ دیں؟ گوشت گرا کر برتن دھولیں؟ کیا یہ بھی کریں گے؟ یا یوں مطلب ہے کہ۔ یا ایسے ہی کرلیں۔

کہتے ہیں کہ۔

جب لوگوں نے صف بندی کی (جنگ کے لئے) عامر کی تلوار میں چھوٹا پن تھا (یا گھاؤ تھے) انہوں نے اس کو پکڑ وایا مساق یہودی کو تا کہ اس کو مارے ان کی تلوار کی نوک عامر کے گھٹنے کی ہڈی پر لگی جس سے ان کی موت واقع ہوئی جب واپس لوٹ آئے۔ سلمہ کہتے ہیں کہ وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے گھسیٹے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان لوگوں نے گمان کرلیا ہے کہ عامر کے عمل تباہ ہوگئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بارے میں یہ بات کس نے کہی ہے میں نے کہا کہ فلاں نے اور اُسید بن حضیر انصاری نے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ اور غلط کہا ہے جس نے ایسے کہا ہے۔ بلکہ اس کے لئے دُہرا اجر ہے اور حضور اکرم ﷺ نے یہ کہتے ہوئے دونوں اُنگلیوں کو بھی اکٹھا کرلیا تھا (فرمایا) کہ بیشک کہ وہ سخت کوشش ومحنت کرنے والا مجاہد تھا۔ عربوں میں کم لوگ اس کی مثال گذرے ہیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عباد سے۔ (مسلم۔ کتاب الصید۔ حدیث ۳۳ ص ۱۵۴۰)

اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن مسلمہ حاتم سے۔ (بخاری کتاب المغازی۔ فتح الباری ۷/۴۶۳۔۴۶۴)

(۳) ہمیں خبر دی ابو طاہر محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو عبدوس بن حسین بن منصور نسیاپوری نے ان کو ابو حاتم رازی نے ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے۔ بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۹۷۔ فتح الباری ۷/۴۶۷)

ان کو حمید طویل نے انس بن مالک سے وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ خیبر میں پہنچے جب ہم نے صبح کی اور ہم نے صبح کی نماز پڑھ لی پھر نبی کریم ﷺ سوار ہوئے ہم لوگ بھی سوار ہوئے ادھر سے حضور نکلے اور ادھر سے صبح کے وقت اہل خیبر نکلے اپنے بیلچے اور کدال لے کر جیسے وہ حسب معمول نکلتے تھے اپنی زمینوں میں (کام کرنے کے لئے کھیتی باڑی کے اوزار لے کر) اچانک انہوں نے جب نبی کریم ﷺ کے لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے اللہ کی قسم محمد آگیا ہے اور لشکر آگیا ہے۔ لہٰذا وہ واپس اپنے شہر کی طرف بھاگے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا ہے اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا ہے۔ ہم لوگ جس کسی قوم کی سرزمین پر اُترتے ہیں تو بری ہوتی ہے وہ صبح ڈرائے ہوئے اور انتباہ کئے ہوئے لوگوں کی حضرت انس فرماتے ہیں کہ سواری پر ابوطلحہ کے ساتھ میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرے قدم برابر کی سواری پر بیٹھے رسول اللہ ﷺ کے قدموں کو لگ رہے تھے۔ ابو حاتم کہتے ہیں کہ میں نے انصاری صحابی سے پوچھا کہ یہودیوں نے کہا تھا محمد آگیا ہے اور خمیس آگیا ہے اس کا کیا مطلب ہے اس نے بتایا کہ جُند اور جیش یعنی لشکر مراد ہے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابواحمد ابومحمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابوبکر نے ان کو مالک نے حمید طویل سے ان کو انس بن مالک یہ کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر کی طرف نکلے تھے تو وہاں رات کو پہنچے تھے اور آپ جب رات کو کسی قوم پر پہنچتے تھے تو رات کو ان پر غارت نہیں ڈالتے تھے بلکہ صبح ہونے دیتے تھے حضور اکرم ﷺ نے جب صبح کی تو یہودی اپنے بیلچے اور کدالیں لے کر (اپنی زمینوں کی طرف) نکلے انہوں نے جب حضور اکرم ﷺ کو صحابہ کو دیکھا تو بولے محمد آ گیا ہے اور لشکر آ گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا ہے (یعنی ابھی ہوجاتا ہے) ہم لوگ جب کسی قوم کی سرزمین پر اترتے ہیں تو وہ بری صبح ہوتی ہے ڈرائی ہوئی اور انتباہ کی ہوئی قوم کے لئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبداللہ بن یوسف سے اس نے مالک سے۔

(بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۹۷۔ فتح الباری ۷/ ۴۶۷)

مسلم دونوں نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عبدالعزیز بن صہیب وغیرہ سے اس نے انس سے۔ کتاب الجہاد ی۔ تاریخ ابن کثیر ۴/۱۸۳)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ابراہیم بن اسماعیل بن محمد انصاری سے اس نے صالح بن کسان سے اس نے ابومروان اسلمی سے اس نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ جب ہم قریب پہنچے اور ہم نے اس کو سامنے دیکھ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو فرمایا ٹھہر جاؤ لوگ ٹھہر گئے۔

حضور اکرم ﷺ نے دعا کی :

اللھم رب السموات السبع وما اظللنا ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن فانا نسألك خیر ھذہ القربه وخیر اھلھا وخیر مافیھا ونعوذبك من شرھذہ القریة وشر اھلھا و شرمافیھا۔

اَقْدِ مو ا موذ بِسْمِ اللّٰہ

(سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۴۔ تاریخ ابن کثیر ۴/۱۸۳)

اے اللہ ساتوں آسمانوں کے رب اور ان تمام چیزوں کے جو ہم پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔ اے ساتوں زمینوں کے رب اور ان چیزوں کے جو ان سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور جنوں اور شیاطین کے رب اور جو کچھ وہ گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک ہم تم سے اس بستی کی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اور اس کے رہنے والوں کی خیر و بھلائی کا اور ان چیزوں کی خیر کا جو کچھ اس میں ہے۔ اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اس بستی کے شر سے اور اس کے رہنے والوں کے شر سے اور ان چیزوں کے شر سے جو کچھ اس میں ہے۔ آگے بڑھو بسم اللہ۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حاجب بن احمد طوسی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حماد ابیوردی نے ان کو محمد بن فضل نے مسلم اعور ملائی سے اس نے انس بن مالک سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار کی مزاج پرسی کرتے تھے۔ دفن کے لئے جنازے کے پیچھے پیچھے جاتے تھے غلاموں کی دعوت اور بلانے پر چلے جاتے تھے۔ گدھے پر سواری کر لیتے تھے۔ بنوقریظہ اور بنونظیر سے ٹکراؤ والے دن آپ گدھے پر سواری کر رہے تھے جنگ خیبر والے دن میں گدھے پر سوار تھے جس کو کھجور کی چھال کی رسی کی نکیل ڈالی ہوئی تھی اور آپ کے نیچے کھجور کی چھال سے بنا ہوا پالان تھا۔ (تاریخ ابن کثیر ۴/۱۸۴)

☆☆☆

باب ۱۰۸

۱۔ خیبر کے قلعوں کی طرف سرایا کا بھیجا جانا۔
۲۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ان کے فتح ہونے کی خبر دینا۔
۳۔ حضور اکرم ﷺ کا ان کے لئے دعا فرمانا اور اس بارے میں آثار نبوت اور دلائل صدق کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ محمد بن عبداللہ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن نعیم نے ان کو قتیبہ بن سعید نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن اسکندرانی نے ان کو ابو حازم نے ان کو خبر دی سہیل بن سعید نے یہ کہ رسول اللہ نے خیبر والے دن فرمایا تھا کہ میں کل صبح ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں ضرور جھنڈا دوں گا اللہ تعالیٰ جس کے ہاتھ پر فتح دے دے گا وہ اللہ اور رسول اللہ سے محبت کرتا ہے اور اللہ و رسول بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے رات پھر یہ سوچتے گذاری کہ ان میں پتہ نہیں کس کو جھنڈا عطا کیا جائے گا۔

جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے یہ امید دل میں لے کر کہ شاید ان میں سے کسی کو مل جائے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ علی بن ابو طالب کہاں ہے؟ کسی نے بتایا کہ یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے بندہ بھیج کر ان کو بلایا اور آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے دعا بھی فرمائی لہٰذا وہ تندرست ہو گئے ایسے جیسے کہ ان کو درد ہوا ہی نہیں تھا حضور اکرم ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ لڑتا رہوں گا حتی کہ وہ ہماری طرح یعنی مسلمان ہو جائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ابھی آپ اپنی جگہ رہیں حتی کہ آپ ان کے صحن میں پہنچ جائیں۔ پھر آپ ان کو اسلام کی دعوت دیجئے۔ اور ان کو خبر دیجئے اللہ کے اس حق کی جو اسلام کے اندر ان پر لازم ہوتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی ایک آدمی کو ہدایت عطا کر دے تو یہ عمل تیرے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہو گا اگر تجھے وہ مل جائیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے بھی صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۳۲ ص ۱۸۷۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے ان کو خبر دی ابو محمد حاجب بن احمد طوسی نے ان کو عبدالرحیم بن منیب نے ان کو جریر بن عبدالحمید نے ان کو سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد سے اس نے ابو ہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں کل صبح ضرور ایک آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس پر فتح کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کبھی امیر بننے کو پسند نہیں یہاں تک کہ اسی دن (ان کی خواہش کی تھی) پھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی کو بلا کر بھیجا۔ اور فرمایا کہ جاؤ تم جا کر جہاد کرو حتی کہ اللہ تعالیٰ تجھے فتح عطا کرے گا واپس پلٹ کر نہیں دیکھنا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ میں کس بات پر لوگوں سے قتال کروں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم ان سے قتال کرتے رہو حتی کہ وہ یہی کہیں لا اللہ وان محمد اعبدہ ورسولہ ۔ جب وہ ایسا کریں تو تو انہوں نے تم سے بچا لئے اپنے خون بھی اپنے مال بھی مگر ان کے حق کے ساتھ (خون اور مال لئے جا سکتے ہیں) اور ان کا حساب و کتاب اللہ کے ذمے ہو گا۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے سہیل بن ابو صالح سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۳۳ ص ۱۸۷۱)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو حسن بن سفیان نے ان کو قتیبہ نے ان کو حاتم بن اسماعیل نے یزید بن ابوعبید سے اس نے سلمہ بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ خیبر میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے وہ آشوب چشم کی تکلیف میں مبتلا تھے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا چنانچہ حضرت علی ؓ روانہ ہو کر حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچ گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے فتح عطا کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صبح میں ضرور جھنڈا دوں گا۔ یا کہا تھا کہ ضرور جھنڈا لے گا۔ ایک ایسا آدمی جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور اس کا رسول بھی۔ یا فرمایا تھا کہ اللہ اس پر فتح کرے گا۔ پھر اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ علی تھے ہم ان کے بارے توقع نہیں کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا یہ تو علی ہیں۔ بس رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔

بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔ (بخاری۔ غزوہ خیبر۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۳۵ ص ۱۸۷۲)

(۴) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالحسن محمد بن عبداللہ جوہری نے اور ابوعمرو محمد بن احمد نے ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے ان کو ابوموسیٰ محمد بن مثنی نے ان کو عبدالملک بن عمرو نے، ان کو عکرمہ بن عمار یمامی نے ایاس بن سلمہ سے، اس نے ان کے والد سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالفضل بن ابراہیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن سلمہ نے ان کو محمد بن یحییٰ نے ان کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ بن اکوع نے ان کو ان کے والد نے انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے اس میں اس نے ان لوگوں کا غزوۂ بنوفزارہ سے واپس آنا بھی ذکر کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نہیں ٹھہرے تھے مگر صرف تین راتیں پھر ہم لوگ خیبر کی طرف نکل گئے تھے عامر یہ شعر کہتے ہوئے۔

تاللہ لولا اللہ مااھتدینا		ولا تصدقنا ولا صلینا
ونحن من فضلك مااستغنینا		فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ھدایت نہ پاسکتے نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے اے اللہ ہم تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں ہمارے اوپر سکینہ نازل فرما اور اگر ہم دشمن سے ٹکرا لیں تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کون شعر کہہ رہا ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ عامر ہے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے کہتے ہیں انہیں تو مومن کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو اس طرح مگر وہ شہید ہوگیا۔ لہٰذا حضرت عمر ؓ نے کہا وہ اپنے اونٹ پر سوار تھے کاش کہ عامر کی جگہ ہم ہوتے (اور یہ دعا ہمیں مل جاتی) کہتے ہیں کہ ہم خیبر میں آئے چنانچہ میں جب نکلا (یہودی) اور وہ اپنی تلوار اوپر نیچے کر رہا تھا وہ بھی از راہ تکبر یہ شعر کہہ رہا تھا۔

وَلَقَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنّي مَرْحَبُ		شاكي السَّلاح بَطَلُ مُجَرّبُ
اذا الحروب اَقبلت تلهّبُ

قسم ہے کہ خیبر کی یہ جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے لدا ہوا تجربہ کار بہادر ہوں۔ جب جنگیں شعلے بلند کرتی ہوئی آتی ہیں۔

چنانچہ عامر ان کے مقابلے کے لئے آئے اور وہ کہہ رہے تھے :

قد علمت خیبرِ انی عامر		شاکی السلاح بطل مغامر

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں ہتھیاروں سے لیس ہوں جنگ کی شدائد و سختیوں میں گھس جانے والا ہوں۔

چنانچہ عامر اور مرحب کے مابین تلوار کے ساتھ مقابلہ ہوا جس کے نتیجے میں مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی۔ عامر نیچے چلا گیا (یعنی کو اس کو نیچے سے مارنے کے لئے) اس دوران ان کی اپنی تلوار پلٹ کر لگ گئی جس سے ان کی رگ اکحل کٹ گئی جس سے ان کی شہادت واقع ہوگئی۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو کچھ لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ کہہ رہے تھے کہ عامر کا عمل باطل ہوگیا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے (یعنی خود کشی کر لی ہے) کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جب کہ میں رو رہا تھا حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ بیشک عامر کے یہ عمل برباد ہوگئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات کس نے کہی ہے؟ میں نے بتایا کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک گروہ نے آپ نے فرمایا کہ غلط کہا ہے جس نے یہ کہا ہے۔ بلکہ اس کے لیے دہرا اجر ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کے پاس بندہ بھیج کر ان کو بلایا حالانکہ ان کی آنکھیں شدید طریقے سے دُکھنے آئی ہوئی تھیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کہ میں ضرور جھنڈا اس آدمی کو دوں گا آج جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں حضرت علی کو ہاتھ پکڑ کر آگے لے کر آیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا لہٰذا وہ تندرست ہوگیا حضور اکرم ﷺ نے اس کو جھنڈا دیا کہتے ہیں کہ جب مرحب مقابلے کے لئے سامنے آیا اور اُتر کر شعر کہہ رہا تھا۔

قد علمت خیبرانی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

اذا الحروب اقبلت تَلَهَّبُ

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں۔ ہتھیاروں سے آراستہ تجربہ کار بہادر ہوں جس وقت جنگیں شعلے بھڑکاتی ہیں

کہتے ہیں حضرت علی مرحب کے مقابلے پر نکلے وہ یہ رجز کہہ رہے تھے۔

انا الذی سمتنی امی حیدرة کلیث غابات کریہ المنظرة

اوفیھم باالصاع کیل السندرة

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا تھا میں جنگل کی گھاٹیوں کے شیر کی مانند ہوں جو خوفناک صورت پر ہو۔ (یعنی جرأت و بہادری میں حملہ کرنے میں طاقت میں)۔ میں دشمنوں کو وسیع پیمانے پر قتل کرتا ہوں (یا جلدی قتل کرتا ہوں)

حضرت علی نے مرحب کو تلوار مار کر اس کے سر کو دو ٹکڑے کر کے اسے قتل کر دیا اور فتح ہوگئی۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسحٰق بن ابراہیم سے اس نے ابو عامر سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد ص ۱۴۳۹۔۱۴۴۱)

(۵) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحٰق سے ان کو بریدہ بن سفیان بن فروہ اسلمی نے اپنے والد سے اس نے سلمہ بن عمرو بن اکوع سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیبر کے بعض قلعوں کی طرف بھیجا تھا انہوں نے قتال کیا پھر وہ لوٹ آئے مگر فتح نہ ہوسکی انہوں نے سخت کوشش کی تھی۔ اس کے بعد اگلی صبح کو انہوں نے حضرت عمر کو بھیجا ان کو دیکھ کر اللہ یاد آتا تھا انہوں نے قتال کیا وہ بھی واپس لوٹ آئے مگر فتح نہ ہوئی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں آئندہ کل ضرور ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے اور وہ بھی اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اس کے ہاتھ پر فتح ہوگی وہ بھاگنے والا نہیں ہے۔

حضرت سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو بلایا وہ اس دن آشوب چشم کی شدید تکلیف میں مبتلا تھے حضور اکرم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دھن ڈالا اور فرمایا کہ اس جھنڈے کو پکڑیئے اور اس کو لے کر جایئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرے ہاتھ پر فتح کرے گا

وہ اس کو لے کر نکلے اللہ کی قسم بس وہ تکلیف کی وجہ سے بوجھل تھے کہتے ہیں کہ وہ بھاگ رہے تھے اور ہم ان کے پیچھے پیچھے ان کے قدموں کے نشان پر چل رہے تھے۔ حتی کہ انہوں نے قلعے کے نیچے ایک سخت پتھر میں جھنڈا گاڑ دیا ایک یہودی نے قلعے کے اوپر سے جھانکا ان کی طرف۔ اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ علی بن ابو طالب۔ چنانچہ اس یہودی نے کہا کہ تیرے لوگ جانتے ہیں جو کچھ موسیٰ علیہ السلام پر اُترا ہے۔ حضرت واپس نہ لوٹے اس وقت تک جب تک کہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح نہ کر دی۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۹-۲۹۰۔ تاریخ ابن کثیر ۴/۱۸۶)

(۶) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابو العباس نے ان کو احمد بن عبد الجبار نے ان کو یونس نے حسین بن واقد مروزی سے اس نے عبد اللہ بن بریدہ سے ان کو ان کے والد نے وہ کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی ابو بکر صدیق نے جھنڈا لیا وہ واپس لوٹ آئے مگر فتح نہ ہو سکی ان کے لئے جب دوسری صبح ہوئی تو حضرت عمر نے اس کو لیا وہ بھی واپس لوٹ آئے مگر فتح نہ ہو سکی۔ اور محمود بن مسلمہ بھی قتل ہو گئے۔ اور لوگ بھی واپس لوٹ آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں ضرور کل ایک آدمی کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے گا اور اللہ اور رسول بھی اس سے محبت کریں گے وہ واپس نہیں آئے گا حتی کہ اس کے لیے فتح ہو جائے گی۔ ہم لوگوں نے خوشی خوشی وہ رات گذاری کہ صبح فتح ہو گی حضور اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد جھنڈا منگوایا اور آپ سیدھے کھڑے ہو گئے۔ ہم میں سے ہر آدمی جس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی خاص تعلق تھا اس کو یہی امید تھی کہ وہ فتح والا آدمی وہی ہو گا۔ حتی کہ لوگوں کا انتظار طویل ہو گیا میں نے اچانک اُوپر اُٹھا کر دیکھا کیونکہ مجھے بھی آپ سے قرب تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے علی بن ابو طالب کو بلایا ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا اس کے بعد جھنڈا ان کو دیا جس کے بعد فتح ہو گئی میں نے سنا عبد اللہ بن بریدہ سے وہ کہہ رہے تھے مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے۔ کہ حضرت علی ہی صاحب مرحب نے (یعنی جنہوں نے اس کو قتل کیا تھا) یونس کہتے ہیں کہ ابن اسحق نے کہا فتح کے اعتبار سے پہلا قلعہ خیبر کے قلعوں میں سے قلعہ ناعم تھا اس کے پاس محمود بن سلمہ قتل ہو گئے تھے ان کے اُوپر چکی گرگئی تھی جس سے وہ قتل ہو گئے تھے۔

(۷) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن بشران عدل نے بغداد میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو جعفر محمد بن عمرو ازاز نے ان کو حدیث بیان کی ہے احمد بن عبد الجبار نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے یونس بن بکیر نے حبیب بن مسلم ازدی سے ان کو عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ بسا اوقات نبی کریم ﷺ کو درد شقیقہ (درد سر جو ایک جانب یا سامنے کے حصہ میں وہاں ہو جاتا تھا۔ اور آپ ایک دن یا دو دن باہر نہیں آئے تھے جب آپ ﷺ خیبر میں اترے تو ان کو درد شقیقہ نے گھیر لیا لہٰذا آپ لوگوں کے پاس باہر نہ آ سکے اور ابو بکر صدیق نے رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا اٹھا لیا پھرا تھے اور انہوں نے سخت لڑائی لڑی پھر واپس لوٹ آئے پھر اس کو عمر ؓ نے لے لیا انہوں نے بھی شدید لڑائی لڑی پہلی سے بھی زیادہ سخت پھر وہ بھی واپس لوٹ آئے حضور اکرم ﷺ کو یہ خبر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کل صبح ضرور یہ جھنڈا ایسے بندے کو دوں گا جو اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول سے بھی اس سے محبت کرتے ہیں وہ شخص اس کو قوت کے ساتھ لے گا (یا یہ وہ فضیلت ہے کہ وہ خیبر کو غلبہ کے ساتھ زبردستی لے لے گا) وہاں پر حضرت علی موجود نہیں تھے قریش نے اس بات کے لئے لمبی امیدیں قائم کیں اور ہر شخص نے ان میں سے اسی بات کی امید قائم کی کہ وہ جھنڈا بردار ہو گا صبح ہوئی تو حضرت علی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آ گئے قریب ہی اونٹ کو بیٹھایا وہ آنکھوں کی تکلف میں مبتلا تھے انہوں نے فطری چادر کی دھجی کی پٹی آنکھوں پر کس رکھی تھی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے بتایا کہ آپ کے پیچھے میں آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا میرے قریب آ ئیے آپ نے اس کی آنکھوں میں اپنی تھوک ڈالی وہیں درد ختم ہو گیا اور وہ جہاد کے لئے چلے گئے آپ نے ان کو جھنڈا پکڑوایا وہ جھنڈا لے کر اُٹھے تو ان پر سرخ ارغوان جبہ تھا اس کے اوپر زواں نکلا ہوا تھا۔ خیبر کی بستی پر آئے اور صاحب قلعہ مرحب آیا اس پر یمانی خود تھا اور ایک پتھر جس کا سراخ انڈے کی مثل تھا وہ اس کے سر پر رکھا ہوا تھا اور وہ رجز گا رہا تھا۔ جس کا مفہوم تھا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے مسلح ہوں بہادر تجربہ کار ہوں جب شیر جوش مارتے ہوئے آتے ہیں اور غلبہ کرنے والے کے حملے کو پسپا کر دیتے ہیں۔

مرحب کے جواب میں حضرت علی نے فرمایا تھا میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر (شیر بہادر) رکھا تھا شدید طاقت والا جیسے بیلے کا شیر ہوتا ہے میں دشمنوں کو انتہائی کشادگی کے ساتھ قتل کرتا ہوں۔اس کے بعد دونوں میں تلوار کے ساتھ مقابلہ ہوا علی نے اس کے مارنے سے پہلے اس پر تلوار کی وار کر کے پتھر اور خود کو سمیت اس کے سر کو چیر ڈالا تلوار اس کی داڑھوں تک اتر گئی اور اسطرح انہوں نے خیبر کا قلعہ فتح کر لیا اور واضح رہے کہ اس قلعے کی فتح میں تمام صحابہ کرام خصوصاً ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی محنت اور قربانی بھی شامل تھی بلا شبہ اس روایت میں حضرت علی کی فضلیت ثابت ہے لیکن دیگر عظیم صحابہ کی فضلیت کو یہاں پر نظر انداز کرنا اور صرف حضرت علی کو افضل بتانا یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ کو بھی نظر انداز کر دینا علی کو فاتح خیبر کہنا جب کہ فاتح کمانڈر ہی ہوتا ہے صرف سپاہی نہیں جب کہ اس جنگ کے کمانڈر خود رسول اللہ ﷺ تھے تو فاتح کا کریڈٹ بھی حضور اکرم ﷺ کو ملنا چاہیے یہی حق وانصاف کا تقاضا ہے۔(از مترجم)

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے۔ان کو ابن اسحٰق نے اپنے بعض اھل سے اس نے ابورافع مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ نکلے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جھنڈا دے کر بھیجا تھا جب وہ قلعے کے قریب آئے۔تو قلعے والے نکل کر ان کے پاس آئے تھے انہوں نے ان سے قتال کیا ایک یہودی نے ان پر وار کیا تو ان کے پاس سے ڈھال گر گئی لہٰذا علیؓ نے قلعے کا دروازہ اٹھا لیا اور اس کو ڈھال بنا کر اپنی حفاظت کی وہ ہمیشہ ان کے ہاتھ میں رہا اور وہ لڑتے رہے حتی کہ اللہ نے ان کو فتح دے دی اس کے بعد انہوں نے اس دروازے کو پھینک دیا۔میں نے اپنے آپ کو سات افراد میں دیکھا میں ان میں آٹھواں تھا ہم سخت مشقت اور کوشش کرتے رہے کہ ہم اس دروازے کو پلٹ ڈالیں مگر ہم اس کو نہ پلٹ سکے۔(سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۹۰۔ابن کثیر ۴/۱۸۹)

اس میں بے جا مبالغہ ہے (مترجم) ابن کثیر کہتے ہیں کہ اس میں واضح انقطاع اور جہالت ہے۔

(۹) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعلی حسین بن علی حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ہیثم بن خلف دوری نے ان کو اسماعیل بن موسیٰ سُدی نے ان کو مطلب بن زیاد نے لیث بن ابوسلیم سے ابوجعفر سے وہ محمد بن علی ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس داخل ہوا انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے جابر بن عبداللہ نے کہ حضرت علی نے خیبر والے دروازہ اُٹھا لیا تھا۔حتی کہ مسلمان اس قلعے کے اوپر چڑھ گئے تھے اور اس کو فتح کر لیا تھا اور بیشک حال یہ ہے کہ اس کے بعد اس دروازے کو اٹھایا گیا اور چالیس آدمی اس دروازے کو نہیں اٹھا سکے تھے۔فضل بن عبدالوہاب منصب بن فریاد سے اس روایت کا تابع لائے ہیں۔نیز ایک اور ضعیف طریق سے جابر سے روایت ہے کہ اس کے بعد اس پر ستر آدمی جمع ہو کر اس کو وہاں سے ہٹانے کے لئے سخت کوشش کرتے رہے۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے اس نے فہال بن عمرو سے اور حکم نے عبدالرحمٰن ابو لیلیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی گرمی اور سردی میں عبا پہنتے تھے گرمی کا خیال نہیں کرتے تھے۔میرے پاس میرے احباب آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے امیر المؤمنین سے ایک چیز موٹی دیکھی کیا آپ نے بھی نوٹ کی ہے؟ میں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ شدید گرمی میں ہمارے پاس آتے ہیں اس حالت میں کہ انہوں نے موٹی عبا زیب تن کر رکھی ہوئی ہے وہ گرمی کی پرواہ نہیں کرتے۔اور شدید سردی میں ہمارے پاس آتے ہیں بلکہ دو کپڑوں میں سردی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔آپ نے اس بارے میں کوئی چیز سنی ہے؟ میں نے بتایا کہ نہیں۔انہوں نے کہا کہ آپ ہمارے لیے اپنے والد سے اس بارے میں پوچھ کر بتایئے وہ ان کے ساتھ رات کو بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہیں۔میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا۔انہوں نے بھی کہا کہ مَیں اس بارے میں کوئی چیز نہیں سنی۔

لہٰذا وہ حضرت علی کے پاس گئے رات کو ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے اس کے بعد انہوں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا۔انہوں نے فرمایا کیا آپ ہمارے ہی ساتھ خیبر میں موجود نہیں تھے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں ہم حاضر تھے۔انہوں نے فرمایا کہ آپ نے کیا دیکھا تھا

رسول اللہ ﷺ کو جب انہوں نے ابوبکر کو بلایا تھا اور ان کے لیے جھنڈا باندھا تھا اور ان کو قوم کے پاس بھیجا تھا وہ گئے تھے اور قوم سے مقابلہ کر کے آئے تھے کچھ لوگوں کے ساتھ مگر وہ شکست کھا گئے تھے انہوں نے کہا کہ صحیح ہے۔ پھر کہا کہ اس کے بعد انہوں نے عمر کو بلایا اور اس کے لیے جھنڈا باندھا اور ان کو قوم کے پاس بھیجا وہ گئے انہوں نے مقابلہ کیا ان سے قتال کی مگر شکست خوردہ لوٹ آئے اب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کو اللہ اور رسول پسند کرے گا اور وہ اللہ اور رسول سے محبت کرتا ہے اللہ اس پر فتح کرے گا اور وہ فرار ہونے والا نہیں ہے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے مجھے بلایا اور جھنڈا دیا پھر فرمایا۔ اللھم اکفہ الحرو البود ۔اے اللہ اس کو گرمی اور سردی سے تو کافی ہو جائے اس کے بعد سے نہ مجھے گرمی گرمی لگتی ہے نہ سردی لگتی ہے۔ (مجمع الزوائد ۱۲۲/۹)

(۱۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر محمد بن حسن بن فورک نے (ح)۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے اصفہانی نے ان کو یونس بن حبیب نے ان کو ابو داؤد طیالسی نے ان کو ابوعورنہ نے ان کو مغیرہ ضبی نے اُم موسیٰ سے وہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت علی سے سنا فرماتے تھے کہ جب سے رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن مجھے جھنڈا عطا فرمایا تھا اس کے بعد سے نہ کبھی میرے سر میں درد ہوا نہ مجھے کبھی آنکھوں میں تکلیف ہوئی۔ (الزوائد للہیثمی ۱۲۲/۹)

باب ۱۰۹

۱۔ اہل مغازی وغیرہ میں سے جس نے یہ گمان کیا ہے کہ مرحب یہودی کو حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل کیا تھا۔

۲۔ اس کے علاوہ خیبر کے یہود میں سے جو مقابلے پر آئے ان کے قتل کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوجعفر بغدادی نے ان کو ابوعُلاثہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم جوہری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ سے۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ خیبر والے دن کھڑے ہوئے آپ نے وعظ فرمایا آپ اپنے وعظ کرنے سے فارغ ہوئے تو آپ نے علی بن ابوطالب کو بلایا وہ آنکھوں میں شدید تکلیف میں بتلا تھے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لیے شفا کی دعا فرمائی۔

اس کے بعد ان کو جھنڈا دیا اور مسلمان ان کے پیچھے پیچھے چلے اور ان کے پیچھے نبی کریم ﷺ کی دعا تھی انہوں نے اپنے نفسوں کو صبر کرنے پر جمائے رکھا جب مسلمان قلعے کے دروازے کے قریب پہنچے تو یہود ان کی طرف اپنی غادیہ کے ساتھ نکلے صاحب غادیہ قتل ہو گیا لہٰذا وہ منقطع ہو گئے اور حضرت محمد بن مسلمہ نے جو بنو عبدالاشہل کے بھائی تھے مرحب یہودی کو قتل کر دیا۔ یہ الفاظ حدیث محمد بن فلیح کے ہیں۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس نے ابن اسحٰق سے ان کو حدیث بیان کی عبداللہ بن سہل نے جو بنو حارثہ میں سے ایک تھے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ مرحب یہودی خیبر کے قلعے سے نکلا

اس نے اپنے ہتھیار جمع کر رکھے تھے اور وہ رجز کہہ رہا تھا۔ اس نے مقابلے کے لئے للکارا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون جاتا ہے اس کے ساتھ مقابلے کے لئے؟ لہٰذا محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جاتا ہوں میں ایک اچھا تیر انداز ہوں۔ ان لوگوں نے کل میرے بھائی کو قتل بھی کر دیا ہے آپ نے اجازت دی اور دعا فرمائی اے اللہ اس کی مدد فرما ان کے خلاف جب دونوں آدمی سامنے آئے تو دونوں کے درمیان ایک درخت یا اس کا پرانا جھاڑ آ گیا دونوں میں سے پھر ایک دوسرے سے بچنے کے لئے جھاڑ کے ساتھ پناہ لیتا جب ایک پناہ لیتا تو دوسرا اس کی سائے کی ٹہنیاں کاٹ دیتا حتی کہ دوسرا سامنے ہو جاتا اس طرح کرتے کرتے صرف درخت کا تنا بچ گیا جیسے کہ کوئی آدمی بیچ میں کھڑا ہے اس کی کوئی شاخ باقی نہیں تھی۔

مرحب نے محمد پر حملہ کیا مگر اس نے ڈھال کے ساتھ اپنا دفاع کر لیا تلوار اس پر لگی اور اس میں پھنس کر رہ گئی۔ اتنے میں محمد بن مسلمہ نے حملہ کیا اور مرحب کو قتل کر دیا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محمد نے جب اس کو تلوار ماری تو یہ اجز پڑھتا۔ خیبر جانتا ہے کہ میں جب چاہو بیٹھا ہوتا ہی ہے اور جب مقابلے پر نکلوں تو میں زہر قاتل ہوتا ہوں اور مرحب نے یہ رجز کہا تھا۔ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیاروں سے مسلح ہوں اور تجربہ کار مانا ہوا بہادر ہوں جیسے کہ جب شیر غضبناک ہو کر آتے ہیں اور اپنی کو بھار سے نکل کر حملہ کرتے ہیں کبھی نیزہ بازی کرتا ہوں تو کبھی تلوار مارتا ہوں بیشک کوئی بہادر میرے مقابلے کی تاب نہیں لاسکتا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۹)

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابو عبداللہ اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم نے ان کو حسین بن فرج نے ان کو محمد بن عمر نے ان کو محمد بن فضل نے ابن عبداللہ بن رافع نے بن حدیج نے اپنے والد سے اس نے جابر سے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی ہے زکریا بن زید نے عبداللہ بن ابوسفیان سے اس نے اپنے والد سے اس نے سلمی بن سلامہ سے اور محمد بن یعقوب سے اس نے اپنے والد سے اس نے مجمع بن جاریہ سے سب نے کہا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۸۔ للواقدی ۲/۶۵۵)

حضرت محمد بن مسلمہ نے ہی مرحب یہودی کو قتل کیا تھا۔ (مغازی الواقدی ۲/۲۵۷)

کہتے ہیں کہ محمد بن عمر واقدی نے حدیث نقل کی ہے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے اس نے اپنے والد سے یہ کہ علی بن ابو طالب نے مرحب پر حملہ کیا تھا اور ان کو دروازے کے پاس زخمی کر ڈالا تھا اور علیؓ نے دوسرا دروازہ کھول دیا تھا قلعہ کے دو دروازے تھے۔

واقدی کہتے ہیں کہ۔ اور کہا گیا ہے کہ محمد بن مسلمہ نے مرحب کی ٹانگوں پر تلوار ماری اور ان کو کاٹ دیا مرحب نے کہا اے محمد بن مسلمہ مجھے جان سے مار دے محمد بن مسلمہ نے کہا تھا چکھ چکھ تو موت کا مزہ چکھ جیسے میرے بھائی محمود نے چکھا تھا (اس کو بھی یہود نے قتل کیا تھا) محمد بن مسلمہ مرحب کی ٹانگیں کاٹ کر اس کو زندہ چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ پیچھے سے حضرت علی آئے انہوں نے اس کی گردن الگ کر دی۔ اس کا سامان چھینا ہوا بھی علی نے لے لیا کیونکہ جو قتل کرتا ہے (مقتول کا مسلوبہ سامان بھی وہی لیتا ہے) محمد بن مسلمہ نے اعتراض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کے پیر کاٹ کر زندہ اس لیے چھوڑ دیا تھا تاکہ وہ موت کی اذیت پاتا رہے۔ میں حالانکہ اس کو پورا پورا قتل کر سکتا تھا۔

حضرت علی نے مان لیا کہ انہوں نے اس کی گردن کاٹی ہے اور اس کے بعد کاٹی ہے جب کہ محمد نے اس کی ٹانگیں کاٹ ڈالی تھیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے مرحب کا مطلوبہ سامان محمد بن مسلمہ کو دیا تھا اس کی تلوار اس کا نیزہ اور خود اور بضیہ۔ محمد کے پاس مرحب کی تلوار تھی اس پر کچھ لکھا ہوا تھا سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہے لہٰذا تیماء یہودیوں نے پڑھ کر بتایا تھا کہ یہ لکھا تھا یہ مرحب کی تلوار ہے جو اس کا مزہ چکھے گا بچے گا نہیں بلکہ ہلاک ہو جائے گا۔ واقدی نے کہا ہے کہ مجھے حدیث بیان کی ہے اسامہ بن زید نے ان کو جعفر بن محمود نے کہ پہلا شخص جو خیبر کے محلات سے مقابلے پر نکلا تھا وہ مرحب کا بھائی حارث تاہ اپنی غادیہ (اپنے گروہ میں) میں اس کو حضرت علی نے قتل کر دیا تھا اور اس کے ساتھی واپس قلعے میں گھس گئے تھے۔ (مغازی للواقدی ۲/۶۵۵۔۶۵۶)

واقدی کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن فضل بن عبداللہ بن رافع بن جدیج نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ عامر مقابلے پر نکلا تھا وہ لمبا تڑنگا آدمی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب وہ مقابلے پر آیا کہ عامر نمودار ہوا ہے اور چڑھ آیا ہے کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو کہ وہ

پانچ ہاتھ لمبا ہے وہ مقابلے کے لئے للکار رہا تھا۔ علی بن ابوطالب نے اس کے مقابلے پر آئے آپ نے تلوار سے اس پر کئی وار کیے مگر سارے وار خطا ہو گئے چنانچہ انہوں نے اس کی نیزہ پر وار کر کے اس کو گرا دیا پھر اس پر ٹوٹ پڑے قتل کر کے اس کے ہتھیار لے لئے۔ (مغازی ۲/۶۵۷)

(۴) ۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس نے ابن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ پھر یاسر نکلا وہ یہ کہہ رہا تھا۔ خیبر جانتا ہے کہ میں یاسر ہوں ہتھیاروں سے لیس غارت ڈالنے والا بہادر ہوں جس کے شر گھاٹی سے نکل کر مقابلے پر آتے ہیں تو وہ ایک دوسرے سے جلدی کرتے ہیں اور دبک کر آنے والا حملہ اپنے سے رہ جاتا ہے۔ میرے حملوں میں موت حاضر ہوتی ہے۔ بی بی صفیہ نے کہا تھا جب زبیر ان کی طرف نکلے تھے یا رسول اللہ کیا یاسر میرے بیٹے کو قتل کر دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تیرا بیٹا اس کو قتل کرے گا انشاء اللہ چنانچہ زبیر نکلے وہ یہ کہہ رہے تھے۔ خیبر جانتا ہے کہ میں آ رہا ہوں زبردست ہوں ایسی قوم کے ساتھ آیا ہوں جو نہ تو فرار ہونے والی ہے اور نہ ہی روندھی جانے والی ہے۔ میں شرافت و نجات کے محافظوں کا برگزیدہ لوگوں کا بیٹا ہوں اے یاسر تجھے کفار کی جمع ہونا دھوکہ میں نہ ڈالدے اس لیے کہ ان کی جمعیت چلتے شراب کی مانند ہے۔ اس کے بعد وہ باہم حملہ آور ہوئے اور زبیر نے اس کو قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ حضرت علی ہی تھے جنہوں نے یاسر کو قتل کیا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۹)

باب ۱۱۰

۱۔ عَبْد اَسوَد کا قصہ[۱]۔ جو خیبر والے دن مسلمان ہوا باب خیبر پر اور مصطفیٰ ﷺ نے اس کی مغفرت کی شہادت دی۔

۲۔ اور اس مہاجر کا قصہ جو طلب شہادت میں مسلمان ہوا اور اس نے خیبر میں شہادت کو پا لیا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوجعفر محمد بن عبداللہ بغدادی نے ان کو ابو علاثہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے اس نے عروہ سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم جوہر نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے ان دونوں نے کہا۔ اور یہ الفاظ حدیث موسیٰ کے ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے خیبر کی طرف خروج کا ذکر کیا ہے۔ کہا کہ اس کے بعد یہودی قلعے میں داخل ہوئے جو انتہائی محفوظ قلعہ سمجھا جاتا تھا اس کو قلعہ قموص کہتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کا تقریباً بیس روز تک محاصرہ کئے رکھا۔ خیبر بے موافق شدید گرمی والی سرزمین تھی مسلمانوں کو وہاں سخت مشقت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ مسلمانوں کے ہاتھ یہود کے گھریلو گدھے لگے تھے۔

(موسیٰ نے) ان کا قصہ ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مرحب یہودی کے نکلنے کا ذکر کیا۔ اور اس کا بھی جو آپ نے فرمایا تھا ایک آدمی کو جھنڈا دینے کے بارے میں کہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح ہوگا۔ انہوں نے کہا ہے ایک کالا حبشی غلام آیا تھا اہل خیبر میں سے جو اپنے سردار کی بکریوں میں تھا۔ اس نے جب اہل خیبر کو مسلح دیکھا تو پوچھا کہ کیا کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس آدمی سے

---

[۱] دیکھئے سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۹۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۴/۱۹۱۔ سیرۃ حلبیہ ۳/۴۵۔ سیرۃ شامیہ ۵/۲۰۱)

لڑنا چاہتے ہیں جو یہ کہتا ہے کہ وہ نبی ہے۔لہٰذا اس کے دل میں نبی کریم ﷺ کا ذکر واقع ہوگیا وہ اپنی بکریوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے قریب آ گیا جب آیا تو پوچھنے لگا۔آپ کیا کہتے ہو اور کس بات کی دعوت دیتے ہو؟

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اسلام کی دعوت دیتا ہوں وہ یہ کہ تم یہ شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے اور یہ کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔اور یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔غلام نے پوچھا۔مجھے کیا ملے گا اگر میں یہ شہادت دے دوں اور ایمان بھی لے آؤں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے جنت ہوگی اگر تو اسی حالت پر مرگیا چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا اس غلام نے کہا اے اللہ کے نبی یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ان کو تم ہمارے لشکر سے نکال کر لے جاؤ اور ان کو کنکر یلی زمین پر چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تیری امانت عنقریب پہنچا دے گا اس غلام نے ایسا ہی کیا چنانچہ بکریاں اپنے مالک کے پاس چلی گئیں۔وہ یہودی تھا سمجھ گیا کہ اس کا غلام مسلمان ہوگیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ نے وعظ فرمایا۔(موسیٰ نے) حدیث ذکر کی ہے حضرت علیؓ کو جھنڈا دینے کے بارے میں اور ان لوگوں نے قلعے کے قریب ہونے کے بارے میں اور قتل مرحب کے بارے میں۔کہا کہ مسلمانوں میں کالا غلام قتل ہوا تھا یہودیوں کی جماعت واپس لوٹ گئی تھی اور مسلمان کالے غلام کی میت کو اپنے لشکر میں اٹھا کر لے گئے تھے۔اس کو خیمے میں داخل کیا گیا تھا۔گمان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیمے میں جھانکا اس کے بعد اپنے اصحاب پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اللہ نے اس غلام کو عزت بخشی ہے اور اس کو خیبر کی طرف ہانک کر لایا ہے۔اسلام اس کے اس کی طرف سے سچا تھا میں نے اس کے سرہانے دو گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں دیکھی ہیں۔عروہ نے اپنی روایت میں اس قول والفاظ یا نبی اللّٰہ ھذہ الغنم عندی امانۃ کے ساتھ یہ الفاظ کہا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ان بکریوں کو لشکر گاہ سے نکال لیجئے۔پھر ان کو بلائیے اور کنکر یلی زمین پر چھوڑ دیجئے عنقریب اللہ تعالیٰ تیری امانت پہنچا دیں گے۔حضور اکرم ﷺ نے غلام کے کلمہ کو سن کر خوش ہوئے اور متعجب بھی ہوئے۔(تاریخ ابن کثیر ۱۹۰/۴۔۱۹۱۔سیرۃ شامیہ ۲۰۱/۵۔۲۹۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی احمد بن محمد عنزی نے اس کو عثمان بن سعید دارمی نے ان کو محمد بن صالح نے ان کو ابن وہب سے ان کو خبر دی حیوۃ بن شریح نے ابن ھار سے یعنی شرحبیل بن سعد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے غزوۂ خیبر میں سریہ (جہادی جماعت) نکلی انہوں نے ایک انسان کو پکڑ لیا اس کے ساتھ بکریاں تھیں جنہیں وہ چرا رہا تھا۔وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے حضور اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ ہمکلامی کی جس قدر اللہ نے چاہا۔اس چرواہے نے کہا کہ میں آپ کے ساتھ ایمان لایا ہوں اور اس کے ساتھ جو کچھ آپ لے کر آئے ہو۔یارسول اللہ ﷺ میں بکریوں کا کیا کروں یہ امانت ہیں۔یہ مختلف لوگوں کی ہیں کسی کی ایک بکری کسی کی دو کسی کی زیادہ ہیں آپ نے فرمایا کہ آپ ان کا رخ حصباء کی طرف کر دیں یہ خود بخود اپنے گھر چلی جائیں گی۔اس نے ایک مٹھی کنکریوں کی یا مٹی کی اُٹھا کر ان کے منہ پر پھینکی وہ بھاگتی بھاگتی اپنے گھر پہنچ گئیں۔

اس کے بعد وہ واپس لوٹا گرمی میں اس کو ناگہانی تیر لگا جس سے وہ شہید ہوگیا۔اس نے کبھی ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا اللہ کو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو خیمے میں داخل کر دو اس کو رسول اللہ ﷺ کے خیمے میں لایا گیا۔حضور اکرم ﷺ جب فارغ ہوئے تو اس کی میت پر آئے پھر باہر آ گئے اور فرمایا تمہارے اس ساتھی کا اسلام بہت اچھا تھا میں اس کے پاس داخل ہوا تو ان کے پاس دو حوریں بیٹھی تھیں۔(تاریخ ابن کثیر ۱۹۱/۴)

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن محمد بن محمش فقیہ نے ان کو خبر دی ابوبکر قطان نے ان کو ابولازہر نے ان کو مؤجل بن اسماعیل نے ان کو حماد نے ان کو ثابت نے انس سے یہ کہ ایک آدمی آیا نبی کریم ﷺ کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں کالے رنگ کا اور برے چہرے والا آدمی ہوں بدبودار آدمی ہوں غریب ہوں میرے پاس مال بھی نہیں ہے۔اگر میں ان لوگوں (یہودیوں) سے قتال کروں حتی کہ میں قتل کر دیا جاؤں کیا میں جنت میں جاؤں گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں بس پھر وہ آگے بڑھا اس نے قتال کی حتی کہ وہ مارا گیا نبی کریم ﷺ اس کی میت پر اس کے

قتل کے بعد تشریف لائے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے تیرا چہرہ خوبصورت کردیا ہے تیری روح کو پاک کردیا ہے تیرے مال کو زیادہ کردیا ہے کسی نے پوچھا کیا یہ بات صرف اسی شخص کے لئے ہے یا (اس جیسے سارے کالے لوگوں کے لئے ہے) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے اس کی دو بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی گوری خوبصورت حوریں دیکھی ہیں جو ثناء کررہی تھیں اس اس کے جسم سے لگے ہوئے جُبے چوغے کو لینے کے لئے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوطاہر فقیہ نے ان کو ابوطاہر محمد آبادی نے ان کو احمد بن یوسف نے ان کو عبدالرزاق نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابن جریج نے ان کو خبر دی عکرمہ بن خالد نے ابن ابوعمار سے اس نے شداد بن ھار سے کہ عرب، دیہاتیوں میں سے ایک آدمی، نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور وہ ایمان لے آیا اور حضور اکرم ﷺ کی اتباع کی اس نے کہا کہ کیا میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں حضور اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں اپنے بعض اصحاب کو حکم فرمادیا۔ جب غزوۂ خیبر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے غنیمت حاصل کی اور تقسیم کی تو اس آدمی کا حصہ بھی نکالا اور صحابہ کو اس کا حصہ دیا۔ اور وہ شخص ان کی سواری جانوروں کو چرایا کرتا تھا۔

وہ جب واپس آیا تو صحابہ نے اس کا حصہ غنیمت اس کو دیا اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ یعنی کیسا حصہ ہے؟ ان کو بتایا گیا کہ یہ غنیمت کا حصہ ہے آپ کے لئے نکالا ہے اس نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ میں نے یہ لینے کے لیے آپ کی اتباع نہیں کی تھی بلکہ میں نے تو اس لیے اتباع کی تھی کہ میں یہاں پر تیر مارا جاؤں گا اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ پھر میں مرجاؤں گا اور میں جنت میں چلا جاؤں گا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم اللہ سے سچ کہہ رہے ہو تو اللہ بھی تمہارے ساتھ سچ کردکھائے گا اس کے بعد وہ لوگ دشمن سے قتال کرنے کے لیے اُٹھے۔ کچھ دیر بعد ان کو اُٹھا کر حضور اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا اس کو اسی جگہ تیر لگا ہوا تھا جہاں پر اس نے اشارہ کیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا یہ وہی ہے؟ صحابہ نے بتایا کہ وہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ سے سچی بات کہی تھی اللہ نے بھی سچ کردکھایا یا اس کو سچا کردیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو خود کفن دیا اور اس کو آگے رکھ کر کے خود اس کا جنازہ پڑھایا تو نماز پڑھانے سے یہ دعا ظاہر ہوئی اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے یہ تیرے راستے میں مہاجر بن کر نکلا تھا قتل ہو کر شہید ہوگیا ہے میں اس پر گواہ ہوں۔ عطا کہتے ہیں کہ بیشک شان یہ ہے کہ اہل اُحد پر نماز جنازہ نہیں پڑھائی گئی تھی۔

باب ۱۱۱

نبی کریم ﷺ کا فتح خیبر کے بارے میں دعا کرنا
اور خیبر کے بعض قلعوں کے فتح کے وقت دلالت نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق نے ان کو عبداللہ ابوبکر بن حزم نے بعض ان لوگوں سے جو مسلمان ہوئے تھے یہ کہ بعض بنوسہم جو مسلمان ہوگئے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے خیبر میں اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہم انتہائی مشقت میں واقع ہوگئے ہیں۔ اور ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی باقی نہیں رہا مگر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھی کوئی شئی نہ پائی جو خبر حضور اکرم ان کو دے دیتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ تو ان کا حال اس طرح جانتا ہے ان کو آپ کوئی ہمت

وطاقت باقی نہیں رہی اور میرے ہاتھ میں بھی دینے کے لئے کوئی خبر نہیں ہے لہٰذا اے اللہ تو ہی خیبر کا بڑا قلعہ ان پر فتح کر دیتا کہ فتح ہوتے ہی ان کی پیاری ضرورتیں پوری ہو جائیں گی لوگوں نے صبح کی تو اللہ نے ان پر فتح کر دیا۔ صعب بن معاذ کا قلعہ خیبر میں کوئی قلعہ اس سے زیادہ غلہ اور چربی اور گھی اور تیل والا نہیں تھا جب حضور اکرم ﷺ کے یہود کے قلعے فتح کئے تو بھی فتح کیے اور انہوں نے اپنے مال چھوڑ کر بھاگ گئے تو وہ اپنے اپنے قلعے وطیح اور سلالم تک جا پہنچے یہ خیبر کے قلعوں میں سے آخری تھے جو فتح ہوئے تھے حضور اکرم ﷺ نے ان کو دس سے زیادہ راتیں محاصرہ کئے رکھا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۸۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو عبداللہ اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم نے ان کو حسین بن فرج نے کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی واقدی نے وہ کہتے ہیں کہ جب یہود قلعہ ناعم سے اور قلعہ صعب بن معاذ سے قلعہ کو میری طرف منتقل ہو گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو محاصرہ میں لیا تھا۔ وہ انتہائی محفوظ قلعہ تھا۔ کیونکہ وہ تمام قلعوں کے اوپر بنا ہوا تھا۔ ان کے محاصرے پر حضور اکرم ﷺ تین دن ٹھہرے رہے تھے۔ چنانچہ یہود میں سے ایک آدمی آیا تھا اس کو غزال کہتے تھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے کہا اے ابوالقاسم۔ آپ مجھے امان دیجئے اس شرط پر کہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ اہل قطاۃ سے چھٹکارا پائیں گے اور اہل شق کی نکلیں گے۔ بیشک اہل حمش تو آپ کے رعب سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو امان دے دی تھی اس کے اہل اور مال پر پس اسی یہودی نے کہا تھا۔ بیشک اگر آپ ایک ماہ تک بھی یہود کا محاصرہ کئے بیٹھے رہیں گے تو وہ پرواہ نہیں کریں گے۔ زمین کے ان کے پانی سپلائی کی نہر بنی ہوئی ہیں وہ راتوں کو نکل کر پانی پی لیں گے (اور بھر بھی لیں گے) اس کے بعد واپس قلعوں میں چلے جائیں گے اور آپ سے بچ بھی جائیں گے۔ اور اگر آپ اور پانی کو منقطع کر دیں گے تو وہ میدان میں نکلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ گئے اور ان کو ان کی ان نہروں اور نالیوں کو کاٹ ڈالا جب ان کے پانی کے راستوں کو کاٹ دیا گیا تو وہ باہر نکلے اور شدید قتال کیا اس دن مسلمانوں کا ایک گروہ شہید ہو گیا۔ اور اسی دن یہود کے دس افراد مارے گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن خیبر کو فتح کر لیا یہ اہل نطاۃ کا آخری قلعہ تھا جب حضور اکرم ﷺ اهل نطاۃ سے فارغ ہوئے تو اہل الشق کی طرف پھر گئے (اہل شق پہاڑ کے کنارے والے اور اہل نطاۃ کھجوروں کی زمین والے) اسی اسناد کے ساتھ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے واقدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن عمر حادثی نے ان کو ابو عفیر بن سہیل بن خیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ شق کی طرف پھر گئے تھے تو وہاں بھی متعدد قلعے تھے۔ تو وہاں پر پہلا قلعہ جس کے ساتھ انہوں نے ابتداء کی تھی وہ ابُیّ کا قلعہ تھا رسول اللہ ﷺ نے ایک قلعہ پر ٹھہراؤ کیا اور اس کا نام سَمُوزَن تھا اس پر بھی اہل قلعہ نے شدید قتال کیا تھا وہاں پر یہود میں سے ایک آدمی نکلا اس کا نام غزال تھا۔ اس نے مقابلے کے لیے مسلمانوں کو للکارا لہٰذا اس سے مقابلہ کرنے کے لئے حباب بن مَعذر مقابلے پر آئے اور دونوں نے تلوار سے مقابلہ کیا اس کے بعد حباب نے اس پر حملہ کیا اور اس یہودی کا دایاں ہاتھ کلائی کے بیچ سے کاٹ دیا جس کی وجہ سے تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ خالی ہاتھ رہ گیا لہٰذا وہ شکست خوردہ ہو کر واپس قلعے کی طرف بھاگا اور حباب اس کے پیچھے دوڑے انہوں نے حملہ کر کے اس کی کونچیں کاٹ دیں جس سے وہ گر گیا انہوں نے دوبارہ حملہ کر کے اس کو مار ڈالا۔ اس کے بعد دوسرا یہودی باہر آیا اس نے چیخ کر کہ کہ کون مقابلے پر آئے گا اس کے لیے چنانچہ مسلمانوں ہی میں سے ایک شخص اہل جحش میں سے۔ چنانچہ جحش قتل ہو گیا اور اس کی جگہ کھڑے ہو کر اس نے پھر مقابلے کے لئے آواز دی لہٰذا ابو جانہ مقابلے پر نکلے انہوں نے سر پر خود کے اُوپر سے سرخ پٹی باندھ رکھی تھی۔

یہودی اِتراتی ہوئی چال میں آیا ابو دجانہ نے اس کے حملے کا انتظار کیے بغیر جلدی سے حملہ کر کے یہودی کے پیر کاٹ ڈالے پھر حملہ کر کے اس کا کام تمام کر دیا ابو دجانہ نے یہودی کا سامان چھین لیا اس کی زرہ بھی اور تلوار بھی وہ اس مال کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا لہٰذا وہ لوگ مقابلے پر للکارنے سے باز آ گئے اس کے بعد مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور اس کے اندر داخل ہو گئے ابو دجانہ ان کے آگے تھے۔ انہوں نے قلعے میں عورتیں اسباب اور بکریاں اور غلہ اور اناج موجود پائے اور اس میں جتنے جنگ جو تھے وہ بھاگ گئے تھے اور وہ دیواروں میں

سراخ کر کے گھس گئے جب کہ وہ اندرونی خالی ڈھول میں تھی کہ وہ (اس طرح) بیچوں بیچ دامن کوہ میں واقع قلعہ نزار تک پہنچ گئے اور جو لوگ باقی رہ گئے تھے اھل نطاۃ میں سے وہ قلعہ میں آنا شروع ہو گئے تھے انہوں نے ان کو بعد کر کے شدید رکاوٹ کر لی تھی رسول اللہ ﷺ دھیرے دھیرے اپنے اصحاب میں ان کی طرف کھسک گئے اور ان سے قتال کیا وہ لوگ اہل شق میں مسلمانوں کو تیر مارے اور سنگ بازی کرتے ہیں انتہائی سخت تھے رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ تھے حتی کہ ایک تیر آ گر گیا اور رسول اللہ کے کپڑوں میں اُلجھ گیا آپ نے تیر اٹھا کر جمع کر لیے آپ نے کنکریوں کی مٹھی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی ان کے قلعے کو لگی جس سے قلعہ یہود سخت لرزنے لگا اس کے بعد زمین میں دھنس گیا۔

حتی کہ مسلمان آئے انہوں نے قلعہ والوں کو کھینچ کر (بچایا)۔ (مغازی للواقدی ۲/۶۶۷)

اور اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے واقدی نے اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اہل کتیبہ (لشکر والے) اور قلعہ وطیع اور قلعہ سلالم کی طرف متوجہ ہوئے اور قلعہ ابوالحقیق کی طرف جس میں یہودی موجود تھے انہوں نے اس شدید تحفظ حاصل کیا ہوا تھا۔ پھر شکست کھانے والا انہی سے آ کر مل گیا تھا جو لوگ اہل قطاۃ یا اھل شق میں سے بھاگ کر آ گئے تھے ان سب نے ایک دوسرے کے ساتھ قلعہ لموص میں تحفظ حاصل کر لیا تھا یہ محفوظ ترین قلعہ تھا وطیع اور سلالم میں۔ یہود نے اپنے آپ کو قلعوں میں اس طرح محفوظ کر لیا تھا کہ وہ اوپر بھی نہیں چڑھ رہے تھے نہ ہی قلعوں سے باہر جھانک رہے تھے۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ ان پر منجنیق (دیسی توپ جس سے پتھر کے گولے داغے جاتے تھے) نصب کرنے کا ارادہ فرمالیا۔ یہود کو جب اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے پورے چودہ دن سے ان کا محاصرہ بھی کیا ہوا تھا۔ تو اب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے صلح کی التجا کی۔

ابن ابوالحقیق نے رسول اللہ ﷺ کے پاس صلح کا پیغام بھیجا حضور نے مان لیا لہٰذا ابن حقیق قلعے سے نیچے اتر آیا رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ اس بات پر صلح کر لی جو لوگ قلعوں میں موجود ہیں ان سے مقابلہ نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کا خون معاف ہے اور محفوظ ہے اور ان کے بچوں کو بھی امان ہے وہ لوگ یہاں سے نکل جائیں اپنی سرزمین چھوڑ جائیں گے۔ بس اپنی اولادوں کو لے کر چلے جائیں گے باقی سب شئے چھوڑ جائیں گے جو کچھ بھی ان کے پاس ہے مال ہے زمین ہے سونا چاندی ہے کھیتی باڑی کے اسباب ہیں۔ بس وہ صرف انہیں کپڑوں میں نکل جائیں۔ جو ان کے جسم پر ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نے کوئی چیز مجھ سے چھپائی تو تم لوگوں سے اللہ اور رسول کا عہد اور ذمہ ختم ہو جائے گا اس شرط پر انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے صلح کر لی تھی۔ (مغازی للواقدی ۲/۶۷۰-۶۷۱)

(۳) ہمیں ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ان کو ابن اسحق نے ان کو محمد بن مسلمہ بن انصاری نے بیٹے نے اس شخص سے جس نے اس کے اھل میں سے اس کو پایا تھا اور مجھے یہ حدیث بیان کی تھی مکنف نے۔ ان دونوں نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اھل خیبر کا محاصرہ کیا تھا ان کے قلعہ وطیع اور سُلالم میں حتی کہ جب ان لوگوں کو اپنی ہلاکت کا یقین ہو گیا تو ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے التجا کی کہ آپ ہمیں نکل کر چلے جانے کے لئے محفوظ راستہ دے دیں۔ اور ان کے خون محفوظ بنا دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی بات مان لی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے (ان کے چلے جانے کے بعد) تمام مال جمع کر کے محفوظ کر لئے تھے۔ شق اور نطاۃ کے سارے کتیبہ۔ اور ان کے قلعے جمع کیے مگر جو کچھ ان دو قلعوں میں تھا۔

جب اہل فدک نے سنا کہ اھل خیبر نے حضور اکرم ﷺ سے جانے کا محفوظ راستہ مانگ لیا ہے اور اس طرح اپنے خون محفوظ کر لیا ہے۔ تو انہوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے یہی تقاضہ اور مطالبہ لیا اور کہا کہ ان کو بھی ان کے خون محفوظ کر کے ان کو بھی نکال دیں یا جانے دیں وہ لوگ اپنے مالوں کے درمیان اور حضور کے درمیان تخلیہ اور علیحدگی کر دیں گے حضور اکرم ﷺ نے ان کا مطالبہ بھی مان لیا حضور اکرم ﷺ کے اور اھل فدک کے مابین جس نے ثالثی اور پیغام رسانی کا کام کیا تھا وہ مُحَیصہ بن مسعود تھے جو کہ بنو حارثہ میں سے ایک تھے۔

جب اہل خیبر اسی شرط پر اُتر آئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے التجا کی کہ مال کا نصف کا معاملہ ان کے ساتھ کرلیں انہوں نے کہا کہ زمیندار اور کاشت کے معاملے کو ہم تم لوگوں سے بہتر جانتے ہیں۔ اور بہتر آباد کر سکتے ہیں لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نصف آمدنی لینے کی شرط کرلی۔ اور یہ بھی شرط رکھی کہ ہم مسلمان جب آپ لوگوں کو نکالنا چاہیں گے تو نکال بھی سکیں گے۔ اہل فدک سے بھی حضور اکرم ﷺ نے اسی شرط پر صلح کرلی تھی۔ لہٰذا خیبر کے مال مسلمانوں نے درمیان مال فیئ کے طور پر تقسیم کئے جاتے تھے۔ مگر مال فدک مخصوص تھا رسول اللہ ﷺ کے لئے اس لئے کہ مسلمانوں نے فدک پر نہ پیدل پر حملہ کیا تھا نہ گھوڑوں پر سوار ہوکر۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲۹۲/۳)

باب ۱۱۲

۱۔ فتح خیبر کے بعد

اس خزانے کے بارے میں کیا گیا جس کو یہودیوں نے چھپایا ہوا تھا۔

۲۔ صفیہ بنت حُیی کا انتخاب۔

۳۔ مختصر طور پر تقسیم غنیمت اور خمس کی تفصیل کتاب السنن میں وہ احادیث گزر چکی ہیں جن سے ہم نے حجت پکڑی ہے۔

۴۔ اس مذکور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے گئے اللہ کے وعدے کی تصدیق ہے

۵۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بات کی تصدیق فرمائی ہے جو آپ نے اپنی اُمت کو خبر دی تھی خیبر کے فتح ہونے کی۔ اس کے بعد جلاوطن ہونے کی جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جلاوطن کیا تھا۔

۶۔ اور اس بخار کے بارے میں ان کو پہنچا تھا جو کچھ وارد ہوا ہے۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے ان کو مسدد نے ان کو حماد بن زید نے عبدالعزیز بن صھیب اور ثابت سے اس سے انسؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی اس کے بعد سوار ہوگئے اور یہ جملہ فرمایا اللہ اکبر خیبر ویران ہوگیا۔

اللہُ اکبر خرِبَتْ خَیبَرُ اِنّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوم فَسَآء صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ۔

اللہ بہت بڑا خیبر برباد ہوگیا۔ ہم لوگ جب کسی قوم کے میدانوں میں اُترتے تو فریضۂ نذیر پر پہنچائے ہوئے لوگوں کی وہ صبح بہت بُری ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر غالب حملہ کیا آپ نے شدید قتال کیا و یملوں کو قید کیا صفیہ بنت حیی تقسیم غنیمت میں دِحیہ کلبی کے

حصے میں کوئی اس کے بعد اتفاق اور مشہور ہے رسول اللہ ﷺ کے حصے میں کر دی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایسے آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیا اور اس کا مہر اس کے عتق و آزادی کو قرار دیا تھا۔ عبدالعزیز نے ثابت سے کہ اے ابو محمد کیا آپ نے پوچھا تھا حضرت انسؓ سے کہ رسول اللہ نے صفیہ کو کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے صفیہ کا نفس اس کی ذات کی اسے مہر میں دیا تھا مسکرا کر انہوں نے یہ کہا تھا۔ (یعنی ان کا عتق و آزادی مہر بنا دیا تھا)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔ (بخاری۔ کتاب الصلوٰۃ باب مایذکر فی الفخذ)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو ربیع سے اس نے حماد سے۔ (مسلم کتاب النکاح

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو محمد بن اسحٰق قضانی سے ان کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن بن عبدان سے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو ابراہیم بن صالح شیرازی نے ان کو سعید نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوهاشم علوی نے کوفہ میں ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن رحیم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حسین بن ابوالحسین سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سعید بن منصور نے ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے عمرو بن ابوعمر سے اس نے انس بن مالک سے اس نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ سے کہا تھا جب آپ خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا تھا میرے لیے اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا تلاش کیجئے جو میری خدمت کیا کرے لہٰذا ابوطلحہ مجھے لے کر گئے میں لڑکا تھا وہ مجھے سواری پر اپنے پیچھے بیٹھا کر لے گئے تھے اس وقت میں بالغ ہونے کے قریب قریب تھا۔ حضور اکرم ﷺ جب سواری سے اترتے ہیں آپ کی خدمت کرتا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ کثرت سے یوں کہتے تھے۔

اللهم انی اعوذ بك من الهم والحزن والعجز والكسل والبخل
والجبن وضلع الدين وغلبة الرجال

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے بے بسی اور سستی سے۔
اور کنجوسی اور بزدلی سے اور قرضے کی کثرت و بوجھ سے اور لوگوں کے تسلط اور غلبے سے۔

اللہ نے جب قلعہ خیبر فتح تو آپ کے سامنے صفیہ بنت حیی کے حسن کا ذکر کیا گیا وہ دلہن تھی کہ اس کا شوہر قتل ہو گیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو اپنے لیے منتخب فرما لیا تھا۔ ہم لوگ جب مقام سدر مھبآء میں پہنچے تو حضور اکرم ﷺ نے اس کے ساتھ شب باشی کی تھی وہاں پر قیام کر کے۔ آپ نے وہاں پر ایک چھوٹے چمڑے کے دستر خوان پر حَیس (گھی خرما اور پنیر سے تیار کردہ کھانا) سب کو کھلایا تھا۔ یہی ولیمہ تھا حضور اکرم ﷺ کا۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا آپ صفیہ کے لیے دھاری دار کمبل باندھ کر سواری پر اپنے پیچھے جگہ بنا رہے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی اُونٹنی کے پاس بیٹھ جاتے تھے اپنا گھٹنا نیچے کرتے صفیہ آتی اور وہ اپنا پیر حضور اکرم ﷺ کے گھٹنے پر رکھتی اور اس طرح وہ سوار ہو جاتی اُونٹنی پر (چلتے چلتے) جب اُحد پہاڑ سامنے ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ جبل اُحد ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب حضور اکرم ﷺ نے مدینے کے در و دیوار کو دیکھا تو فرمایا۔

اللهم ان ابراهيم حَرَّمَ مكة اللهم وانی احرم لابتيها اللهم بارك لهم فی صاعهم ومدهم

اے اللہ بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنا کر (محترم قرار دیا تھا) اے اللہ اور میں مدینے کے دونوں کناروں کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اے اللہ اہل مدینہ کے صاع میں اور مُدّ (ناپ تول کے پیمانے) میں برکت عطا فرما۔

یہ الفاظ حدیث سعید بن منصور کے ہیں۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے عبدلغفار بن داؤد سے ۔(کتاب المغازی۔حدیث ۴۲۱۱۔فتح الباری ۷/۴۷۸)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے سعید سے ۔(مسلم۔کتاب المناسک۔تحفۃ الاشراف ۱/۲۹۴)

(۳) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ان کو عبید بن شریک نے ان کو ابن ابومریم نے ان کو محمد بن جعفر نے ان کو حمید نے کہ اس نے سنا انس سے انہوں نے کہا کہ حضورا کرم ﷺ نے خیبر کے اور مدینے کے درمیان تین راتیں قیام کیا تھا۔ صفیہ بنت حُیی کے ساتھ شب زمانہ گذاری اور (ولیمہ کیا) میں نے مسلمانوں کو رسول اللہ کے ولیمے پر بلایا تھا (اسی کھانے میں) نہ گوشت تھا نہ ہی روٹی تھی۔ کچھ اور نہیں تھا مگر یہی کہ حضورا کرم ﷺ نے چمڑے کا دستر خوان بچھانے کا حکم فرمایا اسے پھیلایا گیا اور اس پر کھجوریں ڈال دی گئیں اور پنیر اور گھی۔ مسلمانوں نے کہا یہ بھی اُمہات المؤمنین میں سے ایک ہوگئی ہیں یا صرف وہ ہیں جس کا مالک بن گیا ہے آپ کا دایاں ہاتھ (یعنی آپ کی مملوکہ میں) پھر مسلمانوں نے خود ہی کہا کہ اگر حضورا کرم ﷺ نے اس سے حجاب اور پردہ کروایا تو یہ اُمہات المؤمنین میں سے ایک ہوگی اور اگر اس کو پردہ نہ کروایا تو پھر یہ ایک مملوکہ ہوگی جب کوح کیا تو آپ نے اپنے پیچھے سوار پر ان کے لیے جگہ بنائی اور لوگوں کے اور اس کے درمیان پردہ دراز کیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں سعیدہ بن ابومریم سے ۔(بخاری۔کتاب المغازی۔حدیث ۴۲۱۲۔فتح الباری ۷/۴۷۹)

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری اسوئنی نے ۔وہاں پر۔انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے ان کو یوسف بن یعقوب نے ان کو عبدالواحد بن غیاث نے ان کو حماد بن سلمہ نے ان کو عبداللہ بن عمر نے اس میں جو ابوسلمہ پسند کرتے تھے۔انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ قتال کیا تھا اھل خیبر کے ساتھ حتی کہ ان کو مجبور کر دیا تھا ان کے قلع کی طرف لہٰذا آپ قبضہ کرلیا نماز میں کھیت پر کھجوروں پر لہٰذا انہوں نے حضورا کرم ﷺ کے ساتھ صلح کرلی تھی اس شرط پر کہ وہ خیبر سے جلاوطن ہوجائیں گے اور اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اوران کے لئے صرف اسی قدر سامان اٹھا کر لے جانے کی اجازت دے دیں جس قدر وہ اپنے اونٹوں پر لاد کر لے جاتے ہیں باقی سب سونا چاندی اور معلقہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کا ہے۔اور وہ اسی طرح خیبر سے نکل جاتے ہیں۔حضورا کرم ﷺ نے ان پر یہ شرط رکھی تھی کہ وہ نہ تو کوئی شئ چھپائیں گے اور نہ کوئی چیز غائب کریں گے اگر انہوں نے ایسا کیا تو نہ ان کے لئے کوئی ذمہ ہوگا نہ ہی کوئی عہد ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے ایک مشک غائب کردی جس میں قیمتی مال تھا اور زیورات تھے یہ حُیی بن اخطب یہودی کا مال تھا جس کو وہ اپنے ساتھ اٹھالایا تھا خیبر کی طرف جب بنونظیر جلاوطن کیے گئے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے حُیی کے چچا سے پوچھا کہ حُیی والی مشک کا کیا ہوا جس کو وہ بنونظیر سے اٹھالایا تھا۔اس نے جواب دیا کہ وہ تو خرچ ہوگئی ہے جنگوں میں وغیرہ اخراجات میں حضورا کرم ﷺ نے فرمایا اس کو زیادہ وقت تو نہیں گذرا اور مال بھی بہت زیادہ تھا جو اتنا جلدی خرچ نہیں ہوسکتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے وہ یہودی حضرت زبیر کے حوالے کردیا انہوں نے اس کو سزا دی تو اور حُیی اس سے قبل ویرانے میں جا چکا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے ایک انسان کا ہیولا دیکھا تھا جو ویرانے میں پھر رہا تھا ادھر اُدھر لہٰذا یہ لوگ گئے اس طرح اور پھرتے رہے لہٰذا وہ (مال اور زیوارت کی بھری ہوئی مشک) ان کو ویرانے سے مل گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے نیز اس جنگ ابن ابوحقیق کے دو بیٹوں کو قتل کردیا تھا ان میں ایک صفیہ بنت حُیی کا شوہر بھی تھا۔رسول اللہ ﷺ نے یہود کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا تھا اوران کے مال تقسیم کرڈالے تھے اس عہد شکنی کی پاداش میں جو انہوں نے عہد شکنی کی تھی اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ ان کو وہاں سے جلاوطن کردیں مگر انہوں نے کہا کہ اے محمد ہم لوگوں کو آپ اسی زمین پر رہنے دیں ہم اس کو آباد کرتے رہیں گے اور اس کی دیکھ بھال کریں گے (یہ زمین آپ کی ہے) حضورا کرم ﷺ کے پاس کوئی دیگر غلام بھی نہیں تھا نہ صحابہ کے پاس جو زمین پر کام کرتے۔صحابہ کرام فارغ نہیں تھے کہ وہ ان زمینوں کی دیکھ بھال کرسکتے۔لہٰذا حضورا کرم ﷺ نے خیبر اس کے حوالے کردیا اس شرط پر کہ اس کی آدھی آمدنی اس کو ملے گی بالخصوصہ ان کو

ملے گا۔ ہر کھیتی میں سے اور ہر کھجور میں سے اور ہر شئی میں سے جو رسول اللہ مناسب سمجھیں گے۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن رواحہ ہر سال ان کے پاس خیبر میں آتے تھے اور آ کر آمدنی کا تخمینہ لگاتے تھے پھر اس میں سے ان کا حصہ ان کو دے دیتے تھے۔ لہٰذا انہی حصوں نے ان کے لگائے ہوئے تخمینہ پر اعتراض کیا۔ انہوں نے ابن رواحہ کی رشوت دینا چاہا (تا کہ اپنی مرضی کا تخمینہ لگوائیں) انہوں نے کہا اے اللہ کے دشمنوں کیا تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو۔

اللہ کی قسم میں تمہارے پاس ایسے شخص کی طرف سے آیا ہوں جو مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اور تم لوگ میرے نزدیک بدترین لوگ بندوای اور سؤاروں کی تعداد کی طرح مگر تم لوگوں کے ساتھ میرا بعض و ناراضگی اور حضور سے میری محبت کرنا کوئی چیز مجھے تمہارے بارے میں راہ انصاف سے نہیں ہٹا سکتی (انصاف انصاف سے میں وہ کروں گا) یہودیوں نے یہ سن کر کہا کہ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہ کے چہرے پر (چوٹ کا) نشان دیکھا (جب وہ حضور کے حصہ میں آ گئی تھی) تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اے صفیہ یہ کیسی خضرت کا نشان ہے؟ اس نے بتایا میرا اسرار بن ابوالحقق کی گود میں تھا میں نیند میں تھی میں نے خواب میں دیکھا کہ (چاند) میری گود میں گر گیا ہے۔ میں نے اس کو اس بات کی خبر دے دی تھی تو اس نے مجھے کس کر ایک تھپڑ مارا تھا اور کہا تھا کہ تم یثرب کے بادشاہ کی آرزو اور تمنا دل میں رکھتی ہو کہتی ہیں کہ حالانکہ رسول اللہ ﷺ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبعوض و ناپسندیدہ تھے کیونکہ انہوں نے ہی میرے باپ کو قتل کیا تھا اور میرے شوہر کو بھی کہتی ہیں کہ حضور ہمیشہ میرے آگے اعتذار کرتے رہے اور فرماتے تھے کہ تیرے والد نے میرے خلاف عرب کو اکسایا تھا جنگ کرنے کے لئے اور ایسا کیا اور ایسا کیا یہاں تک کہ میرے دل سے یہ بات چلی گئی یعنی ختم ہوگئی اور نبی کریم ﷺ اپنی عورتوں میں سے ہر عورت کو ہر سال اَسّی وسق کھجوریں (۸۰) اور بیس وسق جو (۲۰) دیا کرتے تھے۔

(نوٹ) : ایک وسق ۶۰ (ساٹھ) صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً ساڑھے تین سیر کا۔

جب حضرت عمر کا دور حکومت آیا تو خیبر کے یہود نے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کیا اور حضرت ابن عمر کو مکان کے اوپر سے گرایا اور ان کے ہاتھ توڑ ڈالے۔ لہٰذا حضرت عمرؓ نے اعلان فرمایا کہ جس کا خیبر (کی جائداد) میں کوئی حصہ ہو وہ آ جائے تا کہ ہم اس کو حصہ داروں کے مابین تقسیم کر دیں۔ لہٰذا انہوں نے اسے (غانمین میں) تقسیم کر دیا۔ اور یہود کے سردار نے کہا آپ ہمیں یہاں سے نہ نکالیں ہم یہاں رہنے دیں ہم اس میں رہ جائیں جیسے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں برقرار رکھا تھا اور ابوبکر نے بھی حضرت عمر نے ان کے سردار سے کہا۔ کیا تم نے دیکھا اس کو کہ مجھ سے ساقط ہو گیا ہے رسول اللہ ﷺ کا قول کیا حائل ہوگا تیرا جب تیرے ساتھ تیری سواری ناچے گی (یعنی تجھے سوار کر کے زمین پر بار بار اس پر دے مارے گی یعنی سواری گی) ایک دن شام میں پہنچے گی اس کے بعد پھر ایک دن پھر ایک دن۔ اور پھر حضرت عمر نے خیبر کی جائداد کو تقسیم کر دیا ان لوگوں کے درمیان جو اہل حدیبیہ میں سے خیبرؔ میں حاضر ہوا موجود ہوا۔

بخاری نے استشہاد کیا ہے اپنی کتاب میں اور فرمایا کہ اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے۔ (حدیث ۳۰۰۶ ص ۳/۱۵۷۔۱۵۸)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوجعفر بغدادی نے ان کو ابوعلاثہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ بن زبیر سے وہ کہتے ہیں کہ پھر بیشک مسلمانوں نے یہودیوں انتہائی شدید محاصرہ کر لیا یہود نے جب یہ کیفیت دیکھی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے خون کا امان طلب کیا! اس شرط پر کہ وہ خیبر کی بستی سے اور اس کی سرزمین سے۔ نکل جائیں گے اور جتنے ان کے مال بھی وہ بھی چھوڑ جائیں گے لہٰذا آپ ﷺ نے ان کے ساتھ فیصلہ کر لیا۔ سونے چاندی (زرد اور سفید) پر مراد اس سے دینار و درھم ہیں۔ اور حلقہ پر اس سے مراد برتن ہیں۔ اور ریشم پر مگر وہ کپڑے جو انسانوں کے جسم پر ہیں یعنی باقی سب شئی چھوڑ کر نکل جائیں۔ اور تم سے اللہ کا ذمہ اور پناہ ختم ہو جائے گی اگر تم نے کوئی چیز چھپانے کی کوشش کی تو (اور اس شرط پر ان کو زمینوں پر رکھا کہ) کہ تم لوگ اپنے مانوتی پر کام کرتے رہے اور ہر سال تمہیں نصف پھل یعنی نصف پیداوار دی جائے گی۔ جب تک ہم چاہیں گے تمہیں برقرار رکھیں گے اور جب ہم تمہیں نکالنا چاہیں گے نکال دیں گے۔ لہٰذا وہ اسی شرط پر اپنی زمینوں پر رہ گئے تھے۔

اور ابن ابوالحقیق نے چاندی کے کچھ برتن چھپائے تھے اور مال کثرت۔ جو اونٹ کی کھال میں رکھا ہوا کنانہ بن ربیع بن ابوالحقق کے پاس تھا رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ (چاندی کے) برتن کہاں ہے اور وہ مال جو تم مدینے سے لے کر نکلے تھے جب ہم نے تمہیں وہاں سے نکالا تھا؟ انہوں نے کہا کہ وہ ختم ہو گیا ہے اور اس پر انہوں نے قسم بھی کھالی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ کو اطلاع کر دی اس مال کی جوان دونوں کے پاس تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں یہودیوں کو حضرت زبیر کے حوالے کر دیا اس نے ان دونوں کو سزا دی تو کنانہ کے چچا کے بیٹے نے مال کا اعتراف کر لیا اور بتا دیا کہ مال کہاں رکھا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے زبیر سے کہا انہوں نے کنانہ بن ابوالحقیق کو محمد بن مسلمہ کے حوالے کر دیا اس نے اسے قتل کر دیا۔ اور گمان کرتے ہیں کہ کنانہ نے محمود بن مسلمہ کو قتل کیا ہوا تھا (اس لیے اس کو محمد بن مسلمہ کے حوالے کیا تھا)۔ حلال قرار دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے قید کرنا صفیہ بنت حُیی بن اخطب کا اور ان کے چچا کی بیٹی کا۔

صفیہ کنانہ بن ابوالحُقیق کا نکاح میں تھی۔ صفیہ کے چچا کی بیٹی حضور اکرم ﷺ نے دحیہ کلبی کو دے دی تھی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا وعدہ دحیہ سے کر رکھا تھا۔ اور صفیہ کو خود روک لیا تھا۔ جب اس کو قیدی بنایا تھا تو اس وقت وہ نئی نویلی دلہن تھی۔ اپنے گھر میں داخل بھی نہیں ہوئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا تھا کہ وہ صفیہ کو اقامت گاہ میں لے جائے (یعنی وہاں پہنچا دے) چنانچہ بلال اس کو ساتھ لے کر مقتولین کے بیچ سے گذرے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کیفیت کو ناپسند کیا اور فرمانے لگے اے بلال کیا تیری شفقت ورحمت رخصت ہو گئی ہے۔ اس کے سامنے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو مسلمان ہو گئی۔ لہٰذا اس کو رسول اللہ نے اپنے لئے پسند فرما لیا تھا۔ اور آپ نے اس کے ساتھ (شب باشی کر لی (آزاد کر کے نکاح کر کے) مگر زیادہ لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہوا تھا۔ ہر کوئی ان میں سے یہ توقع کر رہا تھا کہ وہ اسی کو دی جائے گی۔ اس کے بعد رسول اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس سے منہ پھیر لیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کے چہرے پر چوٹ کا سبز نشانی یعنی نیل پڑا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ یہ تمہارے چہرے پر کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ ہم لوگوں پر آپ کی آمد سے قبل میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اللہ کی قسم میں وہی بات ذکر کروں گی آپ کے بارے میں جس کو میں نے اپنے شوہر کے سامنے بیان کیا تو اس نے زور سے میرے چہرے پر تھپڑ مار دیا اور کہنے لگا کہ کیا تم اس بادشاہ کی آرزو کرتی ہو جو مدینے میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے کیا خواب دیکھا تھا؟ بولی کہ میں نے دیکھا تھا کہ چاند اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے اور وہ میری گود میں آ گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس کے خواب کو سن کر حیران ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے مدینے کی طرف واپس لوٹنے کا ارادہ کیا اور جب سوار ہونے لگے تو آپ نے وہ کپڑا جو بطور چادر آپ نے لیا ہوا تھا آپ نے وہ چادر صفیہ کی پیٹھ پر اور اس کے چہرے پر ڈال دی اس کے بعد اس کا کنارہ پیچھے باندھ دیا۔ اس کے بعد صحابہ کرام چلنے میں حضور اکرم ﷺ سے قصداً پیچھے ہو گئے اور انہوں نے جان لیا کہ صفیہ آپ کی ازواج مطہرات کے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی ران آگے کی تا کہ صفیہ اس پر پیر رکھ کر اُوپر کو چڑھے مگر صفیہ نے (پیر ران کے اوپر نہ رکھا بلکہ) اپنا گھٹنا حضور کی ران پر رکھ کر (از راہ ادب) پھر سوار ہوئی۔ (جب حضور اکرم ﷺ نے خیمے میں ان سے شب باشی کی تو) حضرت ابوایوب پوری رات تلوار ہاتھ میں لے کر حضور کے خیمے کا پہرہ دیتے رہے صبح تک۔

حضور اکرم ﷺ جب صبح سویرے خیمے سے باہر آئے تو ابوایوب نے اللہ اکبر کہا رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر کہ آپ خیر سلامتی سے باہر آ گئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا ہوا ہے ابوایوب؟ عرض کی یا رسول اللہ میں رات بھر سویا نہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیوں اے ابوایوب! عرض کیا اس لئے کہ آپ اس عورت کے ساتھ رات کو شب باش میں تھے تو مجھے یہ بات یاد آ گئی تھی کہ آپ نے اس عورت کے باپ کو اور بھائی کو اور اس کے شوہر کو قتل کرا دیا ہے اور زیادہ تر اس کے خاندان کو بھی، مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں وہ آپ کے ساتھ زندگی کا دھوکہ نہ کرے رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے اور اس کے لئے اچھا جملہ کہا اور رسول اللہ ﷺ نے خیبر یہود کو خیبر کا مال دے دیا اس شرط پر کہ وہ اس پر بحیثیت ملازم کام کرتے رہیں اور ان کو نصف پیداوار ملے گی۔

(۶) موسیٰ بن عقبہ نے معازی میں ذکر کیا ہے اس قصے کو بالکل اسی مفہوم کے ساتھ جیسے ہم نے ذکر کیا ہے ہاں مگر کنز اور خزانے کے قصے میں یہ ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں کنانہ بن ربیع بن ابوالحقیق سے پوچھا تھا۔ اس کے ساتھ کنانہ حُیَیْ بن ربیع بن ابوالحقیق سے بھی پوچھا تھا ان دونوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو جنگ میں خرچ کر دیا ہے اس میں سے باقی کچھ بھی نہیں بچا اور انہوں نے اس بات پر قسم بھی کھالی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں سے اللہ اور رسول کی پناہ اور ذمہ داری ختم ہوگئی ہے۔ اگر وہ مال تمہارے پاس ہے۔ یا اسی جیسا کوئی قول کیا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ ہاں ٹھیک ہے آپ ﷺ نے ان کے خلاف اسی بات پر گواہ بھی کر دیئے۔

اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے بن دورم کو حکم دیا کہ کنانہ پر سختی کروانہوں نے اس پر سختی کی حتی کہ اس کو انہوں نے ڈرایا مگر اس نے کسی چیز کا اعتراف نہ کیا۔ اور ہمیں نہیں معلوم کہ کیا ابن حُیَیْ کو بھی سزا دی گئی یا نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اس خزانے کے بارے میں ان کے غلام سے پوچھا۔ جس کو ثعلبہ کہتے تھے وہ ضعیف جیسا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کے بارے میں کوئی خاص علم نہیں ہے صرف یہی کہ میں نے ہر صبح کنانہ کو دیکھا ہے اس ویرانے میں گھومتا ہے۔ اگر کوئی شئی ہے تو پھر وہیں ہوگی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس خزانے کی طرف بھیجا ان لوگوں نے خزانہ اس جگہ پالیا وہ اس کو لے آئے۔ موسیٰ بن عقبہ نے صفیہ کا قصہ بھی ذکر کیا ہے۔ (الدرر لا بن عبدالبر ۲۰۲۔ تاریخ بن کثیر ۴/ ۱۹۷۔ سیرۃ شامیہ ۵/ ۲۰۵)

(۷) ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب نے ان کو حدیث بیان کی قاسم جوہری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے اس نے اس قصے کو ذکر کیا ہے موسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر نے فرمایا تھا کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ ہم لوگوں کو خیبر کی بستی میں رہنے دیا جائے اس شرط پر کہ ہم لوگ ان کی فتح کی ہوئی زمینوں پر (عامل ونوکر کی حیثیت سے یا آبادکار کی حیثیت سے) کام کرتے رہیں گے نصف بطول یا نصف آمدنی ہمیں دی جائے (اور نصف بیت المال میں جمع کی جائے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم تمہیں برقرار رکھتے ہیں اسی جگہ پر اسی شرط پر مگر جب تک ہم چاہیں گے وہ لوگ اسی جگہ پر رہ رہے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر نے اپنی حکومت میں ان کو وہاں سے نکال دیا تھا۔ (سیرۃ شامیہ ۵/ ۲۰۷)

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابومحمد حسن بن محمد بن اسحٰق اسفرائنی نے ان کو موسیٰ بن ھارون نے ان کو فرار بن حمویہ ہمدانی نے ان کو محمد بن یحییٰ کتانی نے مالک سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا تھا خیبر میں مجھے معزرار کیا گیا (اس واقعہ پر) حضرت عمرؓ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے لوگوں کو اور فرمایا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے مال پر عامل بنایا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں برقرار رکھیں گے جب تک اللہ تمہیں برقرار رکھے گا۔ اب واقعہ یہ ہوگیا ہے کہ عبداللہ بن عمر وہاں پر اپنے مال کو دیکھنے گئے ہوئے تھے رات کو ان پر زیادتی کی گئی ہے ان کے ہاتھ توڑ دیے گئے ہیں۔ وہاں پر یہود کے سوا کوئی اور ہمارا دشمن بھی نہیں ہے کہ ہم جس پر تہمت رکھ سکیں۔ لہٰذا میں نے ان لوگوں کو یہاں سے نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

جب حضرت عمر نے اسی بات کا پکا ارادہ کرلیا تو ان کے پاس ابوالحقیق یہودی کے بیٹوں میں سے ایک آیا۔ اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین آپ ہمیں یہاں سے نکالنا چاہتے ہیں جب کہ ہمیں یہاں پر محمد ﷺ نے رہنے دیا تھا اور ہمیں مال پر عامل مقرر کیا تھا اور ہمارے ساتھ فلاں فلاں شرط رکھی تھی؟ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بھول گیا ہوں۔ کہ (اے عمر) کیا کیفیت ہوگی تیری جب تم خیبر سے نکالے جاؤ گے اور تیری اونٹنی تجھے لے کر دوڑے گی ایک رات کے بعد دوسری رات (مسلسل) پھر حضرت عمر نے ان کو جلاوطن کر دیا اور ان کو ان کا مال دیا کھجوروں میں سے اونٹ بھی نقدی بھی اونٹوں کے پلانی بھی تو رسیاں وغیرہ بھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابواحمد سے وہ مراد بن حَمُّوِیہ ہے۔ (فتح الباری ۵/ ۳۲۷)

(۹) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو حسین بن علی سے ان کو محمد بن فضیل نے یحییٰ بن سعید سے ان نے بشیر بن یسار مولیٰ انصار سے اس نے کئی مردوں سے اصحاب نبی میں سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ جب خیبر پر غالب آ گئے تو انہوں نے تو اس کا مال چھتیس حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ان حصوں میں سے ہر حصہ سو حصوں پر مشتمل تھا اس طرح رسول اللہ کا حصہ اور مسلمانوں کا حصہ آدھا مال تھا اور باقی نصف مال کا حصہ آپ نے الگ کر دیا تھا آنے والے وفود کے لئے اور لوگوں کی ضروریات کے لئے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الخراج۔ حدیث ۳۰۱۲ ص ۱۵۹/۳)

(۱۰) اور ہمیں خبر دی ابوعلی نے ان کو خبر دی ابوبکر نے ان کو ابوداؤد نے ان کو محمد بن مسکین کافی نے ان کو یحییٰ بن حسان نے ان کو سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس نے بشیر بن بسار سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اللہ نے خیبر بطور مال فئی دے دیا تو آپ نے اس کو چھتیس حصوں پر تقسیم کیا تھا۔ آپ نے مال جمع کر کے پھر اس میں سے نصف مال یعنی اٹھارہ حصے مسلمانوں کے لیے الگ کر دیئے تھے۔ ہر حصہ ان میں سے ایک سو حصوں پر مشتمل تھا۔ نبی کریم بھی انہی کے ساتھ شامل تھے۔ آپ کا بھی ایک حصہ تھا۔ جیسے کسی اور مسلمان کا ایک حصہ تھا اور حضور اکرم ﷺ نے مزید چھتیس حصے الگ کر لئے تھے۔ وہ آدھا مال تھا یہ مال آپ نے اپنے حوروث اور ناگاہانی ضروریات کے لئے رکھا تھا۔ جو مسلمانوں کو ضروریات پیش آئی تھیں یہ مال وطیح کتیبہ اور سلالم اور ان کے تابع بستیوں کے تھے۔ جب سارے مال و جائداد نبی کریم ﷺ کے قبضے میں اور مسلمانوں کے قبضے میں چلے گئے تو ان کے پاس ایسے کام کرنے والے اعمال اور نوکر نہیں تھے جو ان کا کام انجام دیتے۔

لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو بلا کر ان کو عامل مقرر کر دیا۔ (ابوداؤد۔ حدیث ۳۰۱۴ ص ۱۶۰/۳)

مصنف فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ (یہ مذکور) اس لئے کیا تھا کہ بعض خیبر فتح ہوا تھا غلبے کی صورت میں۔ اور بعض فتح ہوا تھا بطور صلح کے۔ تو جو علاقہ یا حصہ بطور تسلط غلبہ کے فتح ہوا تھا اس کے مال تو آپ نے اہل خمس کے اور غانمین کے درمیان تقسیم کر دیے تھے۔ اور جو حصے بطور صلح فتح ہوئے تھے ان کے مال کو حضور نے اپنی ضروریات کے لئے (یعنی عوامی اور مسلمانوں) کی عمومی ضروریات کے لئے الگ کر دیئے تھے۔ اور مسلمانوں کے درمیان حصالح اور رفاہی امور کے لئے۔ واللہ اعلم

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن داود علوی نے ان کو ابوحامد شرقی نے ان کو ابوالازھر نے اپنی اہل کتاب سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے عبیداللہ بن عمر سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے کہ نبی کریم ﷺ نے جب خیبر کو فتح کیا تو اس میں کھیت تھے کھجوریں تھیں حضور اکرم ﷺ نے ان کو ہر سال اپنی عورتوں کے لیے تقسیم کرتے تھے ہر مال ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک سو وسق خشک کھجوریں اور بیس وسق جو ہر عورت کے لئے دیتے تھے۔ ابوحامد نے کہا ہے کہ ہمیں اس کے بارے میں حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے اسی اسناد کے ساتھ مگر اس نے اس میں ابن عمر کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظؒ نے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مسلمہ نے۔ اس سے جس کو اس نے پالیا تھا اپنے اہل میں سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس کے بارے میں حدیث بیان کی ہے۔ عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے وہ کہتے ہیں کہ مقاسم اور حصے اموال خیبر سے۔ مشق۔ نطاۃ۔ اور کتیبہ پر مشتمل تھے مشق۔ اور نطاۃ کے حصے۔ شق اور نطاۃ دونوں مسلمانوں کے حصوں میں تھے۔ اور سہم کتیبہ اللہ واسطے کا خمس حصہ رسول اور حصۂ ذوالقربیٰ تھا اور یتامٰی اور مساکین کا تھا۔ اور ارواخ رسول کا طعام وازق اور ان مردوں کا ارزق تھا جو صلح میں کردار ادا کرتے رہے۔ جو رسول اللہ ﷺ کے اور اہل فدک کے درمیان کردار ادا کرتے رہے ان میں سے محیصہ بن مسعود تھے حضور اکرم ﷺ اس کو اس مال میں سے تیس وسق جو عنایت فرمائے تھے اور تیس وسق خشک کھجوریں۔

اور مال خیبر اہل حدیبیہ پر تقسیم کیا گیا تھا ان میں سے جو بھی خیبر میں حاضر ہوا یا اس سے غائب رہا اور غائب تو کوئی نہیں رہا تھا سوائے جابر بن عبداللہ انصاری کے رسول اللہ ﷺ نے اس کا بھی اسی طرح حصہ نکالا تھا جیسے ان لوگوں کا حصہ نکلا جو وہاں حاضر تھے۔ اس کی وادی۔ وادی سرُیر تھی۔ یہ ایک خاص وادی تھی۔ وہ دونوں وہی تھے جنے خیبر تقسیم کہا گیا جب کہ نطاہ اور مشق نے اٹھارہ ہیں حصے تھے۔ نطاۃ اس سے ۵ پانچ حصے تھے۔ اور شق کے تیرہ حصے رسول اللہ ﷺ نے ان کو تقسیم کیا تھا۔ ایک ہزار آٹھ سو حصوں پر۔ یہی تعداد تھی ان لوگوں کی جو جن پر خیبر کا مال تقسیم کیا گیا تھا اصحاب رسول میں سے گھڑے سواری تو پیدل بھی۔ پیدل والوں کی تعداد ایک ہزار چار سو تھی اور گھوڑے جو تھے ان پر دو سو گھڑ سوار تھے۔ لہٰذا تقسیم کی صورت یہ ہوئی تھی کہ گھڑ سوار کے لیے دو حصے ایک حصہ اس کے مالک کا تھا۔ ہر پیادے کا ایک حصہ تھا۔ ہر ایک سو حصے کے لیے الگ سردار اور بڑا مقرر کیا گیا تھا۔ سو آدمی اس کے پاس جمع ہوتے تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۳۰۴)

حدیث نے اس بارے میں ان حصہ داروں کا ذکر گیا ہے کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنے خمس کو کتیبہ کے لیے تقسیم کیا تھا۔ یہ ایک خاص حد تھی آپ کے اہل قرابت کے اور آپ کی ازواج کے درمیان۔ اور درمیان مردوں کے اور عورتوں کے مسلمانوں میں سے اس میں سے جنکو آپ نے عنایت کیا تھا۔ اس کے بعد ان کے نام ذکر کئے ہیں۔ (سیرۃ ابن ہشام ۳/۳۰۴)

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بغوی نے ان کو یعقوب بن سفیان نے ان کو احمد افی ابن عمر بن سرح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن وھب نے ان کو یحییٰ بن ایوب نے ان کو ابراہیم بن سعد بن ابراہیم نے کثر مولیٰ بنو مخزوم سے اس نے عطاء سے اس نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن کوئی دو سو گھڑ سواروں کے لئے دو دو حصے تقسیم کیے تھے۔

(۱۴) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ نے ان کو یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو طاہر احمد بن عمرو بن سرح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن وھب نے وہ کہتے ہیں کہ محمد سے کہا یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعد اور صالح بن کیسان سے یہ کہ رسول اللہ نے خیبر والے دن دو سو گھڑ سواروں کے لیے دو دو حصے تقسیم کیے تھے۔

(۱۵) اور ہمیں خبر دی ابوالحسین نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو عبداللہ نے ان کو یعقوب نے ان کو سعید بن منصور نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن سعید سے اس نے صالح بن کیسان سے وہ کہتے ہیں کہ اس دن ان کے پاس ایک سو گھوڑے تھے ہر گھوڑے کے لیے آپ نے دو حصے تقسیم کئے تھے۔

(۱۶) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن سماک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حنبل بن اسحٰق نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حمیدی نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی سفیان نے ان کو یحییٰ بن سعید نے صالح بن کیسان سے وہ کہتے ہیں کہ خیبر والے دن ایک ہزار چار سو افراد تھے اور گھوڑے دو سو تھے۔

(۱۷) ہمیں خبر دی ابوعمرو بسطامی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابو یُعلی نے اور بغوی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی زھیر ابوخیثمہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن مھدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے سلیم بن احقر نے عبداللہ سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے دن انفال میں جو مال تقسیم کیا تھا وہ گھوڑے کے لیے دو حصے اور گھوڑے والے کے لیے ایک حصہ تھا۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث زائدہ سے۔ بخاری۔ المغازی۔ باب غزوہ خیبر۔ مسلم، کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۵۷)

اس نے عبداللہ سے وہ ذکر کرتے ہیں خیبر کا یہی صحیح ہے اور یہی معروف اہل مغازی میں۔

(۱۸) ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن محمد اودباری نے ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوداؤد سجستانی نے ان کو محمد بن عیسیٰ نے ان کو مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید اقصادی نے وہ کہتے ہیں ہ میں نے سنا اپنے والد یعقوب بن مجمع نے وہ ذکر کرتے ہیں اپنے چچا عبدالرحمن بن یزید انصاری سے اس نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے وہ کہتے ہیں کہ وہ قراء میں سے ایک تھے جنہوں نے قرآن پڑھا وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں شریک تھے جب ہم وہاں واپس ہٹھے اچانک سب لوگوں نے اپنی اپنی سواریوں کو حرکت دی۔

بعض لوگوں نے بعض سے کہنا شروع کیا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس وحی آ گئی ہے۔ لہٰذا ہم لوگ دیگر لوگوں کے ساتھ نکلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے ہم نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مقام کراع الغمیم کے پاس اپنی سواری کے اُوپر رُکے ہوئے تھے جب لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے ان کے سامنے سورۃ الفتح پڑھی انافتحنالك۔ لہٰذا ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ فتح ہے؟ (یعنی حدیبیہ کا واقعہ) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے بیشک وہ فتح ہے۔ خیبر تقسیم کر دی گئی اھل حدیبیہ پر (اللہ کی تقدیر اور علم میں مستقل قریب کے اعتبار سے)۔ لہٰذا وقت آنے پر رسول اللہ ﷺ نے (کچھ ہی عرصہ بعد) مال خیبر کو تقسیم کیا تھا اٹھارہ حصوں پر اس وقت لشکر پندرہ سو پر مشتمل تھا تین سوان میں گھوڑے سوار تھے ہر گھوڑے سواری کی آپ نے دو دو حصے دیئے تھے اور ہر پیدل کو ایک حصہ دیا تھا۔

اسی طرح ان کو روایت کیا ہے مجمع بن یعقوب نے اور تحقیق بہم ذکر کیا ہے کہ اکثر حافظ راوی کہتے ہیں کہ لشکر چودہ ہزار کا تھا۔ اور ہم نے ایک جماعت سے روایت کیا ہے کہ ان میں دو سو گھوڑے تھے (مگر اس روایت میں پندرہ سو لشکر اور تین سو گھوڑے سواروں کا ذکر ہے)۔ واللہ اعلم

(۱۹) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ان کو احمد بن عبید صفار نے ان کو محمد بن قرح ازرق نے ان کو ابن زنیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوزناد نے خارصہ بن فرح بن ثابت سے اس نے زید بن ثابت سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر والے دن حضرت زبیر کو چار حصے دیئے تھے دو حصہ گھوڑے کے لیے اور ایک حصہ اس کے اپنے لیے اور ایک حصہ اس کی قرامت کے لیے امام بیہقی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ (قرابت سے مراد) ان کی ماں صفیہ بنت عبدالمطلب سے مراد ہے وہ اس دن زندہ سلامت تھیں۔

(۲۰) ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے زھری نے اس نے سعید بن حبیب سے اس نے جبیر بن مطعمہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ذوالقربیٰ کا مال خیبر ہی سے حصہ تقسیم کیا تھا بنو ہاشم پر بنو مطلب پر تو میں اور عثمان چل کر گئے تھے۔ میں نے جا کر عرض کی یا رسول اللہ! یہ لوگ آپ کے بھائی ہیں بنو ھاشم ہم ان کی مصیبت اور عظمت کا انکار نہیں کر سکتے ساتھ جو ان کا رشتہ قرابت جو اللہ نے بنایا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے ہمارے بھائیوں کے بارے میں میں جو بنو مطلب سے ہیں کہ آپ نے ان کو دیا ہے مگر ہمیں آپ نے چھوڑ دیا ہے۔ جب کہ ہم اور وہ آپ کی قرابت کے حوالے سے ایک جیسے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیشک وہ ہم سے الگ نہیں رہے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی۔ یہ حقیقت ہے کہ بنو ھاشم اور بنو مطلب ایک ہی شئے ہیں اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (ایک ہونے کا اشارہ کیا)۔

بخاری نے استشہاد کیا ہے اس روایت کے ساتھ بعد روایت عقیل اور یونس اور زہری کے۔ (کتاب المغازی۔ باب غزوۃ خیبر)

(۲۱) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے ان کو حدیث بیان کی قعنبی نے اور موسیٰ بن اسماعیل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی سلیمان نے حمید بن ھلال سے اس نے عبداللہ بن مغفل سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خیبر والے دن چربی کا ایک برتن (چمڑے کا بنا ہوا کپہ اور برتن) بتایا گیا میں اس کے پاس پہنچا میں نے جلدی سے

اس کواُٹھا کر سینے سے لگالیا کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کہا کہ میں اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا کہتے ہیں کہ میں مڑ کر دیکھا تو اچانک رسول اللہ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرار ہے تھے۔(بخاری۔کتاب الجہاد۔حدیث ۷۲ ص ۱۳۹۳)

(۲۲)　اور ہمیں خبر دی ابوسعد احمد بن محمد بن خلیل مالینی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد بن عدی حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی فضل بن حباب نے ان کو ابوالولید نے ان کو حدیث بیان کی شعبہ نے حمید بن ہلال سے اس نے عبداللہ بن مغفل سے وہ کہتے ہیں کہ خیبر والے دن مجھے چربی کا بھرا ہوا ایک کُپہ ملا کہتے ہیں کہ میں نے اس کو اپنے قبضے میں لے لیا اور میں نے کہا کہ یہ میرا ہے میں اس میں سے کسی کو کچھ بھی نہیں دوں گا میں نے جب پلٹ کے دیکھا تو نبی کریم ﷺ مسکرار ہے تھے میں حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر شرمندہ ہو گیا۔

اس کو بخاری نے مسلم نقل کیا ہے صحیح میں۔

(۲۳)　ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن علا نے ان کو ابومعاویہ نے ان کو ابواسحق شیبانی نے محمد بن ابومجالد سے اس نے عبداللہ بن ابوروفی سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غلہ وغیرہ (کھانے کے سامان میں سے) خمس دیتے تھے (یعنی پانچواں حصہ) انہوں نے فرمایا کہ خیبر والے دن ہم لوگ کو طعام یعنی غلہ وغیرہ سامان خورد و نوش) حاصل ہوا تھا تو ایک آدمی آتا اور اس میں اس قدر لے لیتا تھا جس قدر اس کو کافی ہو جائے اس کے بعد وہ ہٹ جاتا ہے۔(ابوداؤد۔کتاب الجہاد۔حدیث ۲۷۰۴ ص ۶۶/۳)

(۲۴)　ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ان کو معدان بن نصر نے ان کو ابومعاویہ نے عالم احوال سے اس نے ابوعثمان نہدی سے اس نے ابوقلابہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر میں آئے تھے۔ تو اس وقت (کھجوروں) کا پھل ہرا تھا (یعنی کچا تھا) لوگوں نے اس میں عجلت سے کام لیا میں بخار میں مبتلا ہو گئے پھر انہوں نے اس بات کی پریشانی کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا حضور نے انہیں حکم دیا کہ وہ مشکوں میں پانی ٹھنڈا کریں اور وہ پانی فجر کی اذان کے درمیان اپنے اُوپر انڈیلیں اور اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ دیں کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے ایسے ہی کیا بس وہ ایسے ہو گئے جیسے کہ پہرکی رسی سے آزاد کر دیئے گئے ہیں۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے عبدالرحمن بن رافع سے اس نے نبی کریم ﷺ سے موصول کیے روایت کے طور پر اور انہی سے روایت کیا گیا۔ دو نمازوں کے درمیان یعنی مغرب اور عشاء کے۔(البدایۃ والنہایۃ ۱۹۵/۴)

(۲۵)　ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی محمد بن بکیر نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے بشر بن معقل نے محمد بن زید وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عمیر مولیٰ اللحم سے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے سرداروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا انہوں نے میرے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات چیت کی حضور اکرم ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا مجھ سے تلوار لٹکوائی گئی۔ مگر میں اس کو کھینچ رہا تھا تو حضور اکرم ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں (یعنی تلوار زیب تن کرنے کی اس کی عادت نہیں ہے)۔ لہٰذا آپ ﷺ نے میرے بارے میں دیگر گھریلو سامان وغیرہ اٹھانے سنبھالنے کی ڈیوٹی لگادی۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد۔حدیث ۲۷۳ ص ۷۵/۳)

وھو فیما بہ اجازۃ۔ اور میری کتاب میں جو میں نے لکھے ابوعبداللہ حافظ سے۔ اور اس نے نہیں پایا کوئی نسخہ سماع۔

یہ کہ ابوعبداللہ اصفہانی نے ان کو خبر دی ہے کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حسن بن حیم نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین بن فرزح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی واقدی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالسلام بن موسیٰ بن جبیر نے اپنے والد سے اس نے ان کے دادا سے اس نے عبداللہ بن انیس سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوا تھا خیبر کی طرف اور میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی

اور وہ حالت حمل میں تھی راستے میں اچانک اسے خون جاری ہونے کی تکلیف شروع ہوگئی میں نے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف بتائی آپ ﷺ نے مجھے فرمایا اس کے لیے تازہ کھجور بھگو کر نچوڑے اس کی تیری اور نچوڑ جمع ہوگیا حکم دیا کہ اس پلا دو میں نے پلا دیا۔

لہٰذا اس کی ساری تکلیف ختم ہوگئی۔ جب ہم لوگوں نے خیبر فتح کرلیا تو عورتوں کو منع کردیا گیا ان کے لئے حصہ نہیں دیا گیا مگر میری بیوی کو عطا کیا گیا اور میرے بچے کو بھی جو پیدا ہوا تھا۔ عبدالسلام نے کہا میں نہیں جانتا کہ وہ نومولود لڑکا تھا یا لڑکی تھی۔

(مغازی للواقدی ۶۸۶/۲۔ تاریخ ابن کثیر ۲۰۵/۴

باب ۱۱۳

۱۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء اور اشعریوں کی سرزمین حبشہ سے خیبر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آمد۔

۲۔ اور نبی کریم ﷺ کا ان کے لئے اور ماسوا کے لئے خیبر کا مال تقسیم کرنا اور کچھ کے لئے نہ کرنا۔

۳۔ اور اس بارے میں مذکور اور مروی دلائل نبوت۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے ہمیں خبر دی ہے ان کو ابو بکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابو یعلی نے ان کو ابو کریب نے ان کو اسامہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی بُرید نے ابو بردہ سے اس نے ابو موسیٰ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خبر یمن میں ملی تھی جب ہم وہاں پر تھے۔ کہتے ہیں کہ بس ہم لوگ ان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے نکل پڑے میں بھی اور میرے دو بھائی بھی۔ میں ان میں سے چھوٹا تھا۔ ایک کا نام ابو دُھم اور دوسرے کا نام ابو بُردہ تھا۔ (یا تو یوں کہا تھا کہ کچھ لوگوں میں۔ یا کہا تھا کہ باون یا ترپن آدمیوں میں (ہم روانہ ہوگئے تھے) ہم لوگ کشتی میں سوار ہوئے مکہ جانے کے لئے) اپنی قوم کے مگر (ہوا کچھ ایسے رُخ پر چلی کہ) ہماری کشتی نے ہمیں حبشہ کی سرزمین پر یعنی نجاشی کے پاس جا پھینکا۔ وہاں پر ہماری ملاقات نجاشی کے پاس حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء کے ساتھ ہوگئی حضرت جعفر نے کہا کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا ہے اور ہمیں یہاں پر اقامت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ رہ جائیے یعنی یہیں حبشہ میں ہی۔

لہٰذا ہم لوگوں نے بھی ان کے ساتھ اقامت اختیار کرلی اس وقت تک کہ پھر ہم سب اکٹھے ہی واپس آئے ہم لوگ رسول اللہ ﷺ سے اس وقت آکر ملے جب آپ خیبر کی فتح کرچکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے ہمارے لئے بھی اس میں سے حصہ نکالا تھا۔ جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہیں تھے ان میں سے کسی ایک کے لیے کچھ بھی حصہ نہیں نکالا تھا۔ ہاں مگر انہی کے لئے حصہ تقسیم کیا تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ مگر ہم لوگ کشتی میں سفر ھجرت کرنے والے جو جعفر اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم ﷺ ان کے لیے بھی ان کے ساتھ تقسیم کیا تھا گویا کہ یا چند لوگ بھی انہی میں ہیں۔ لوگ ہمارے یعنی اصحاب سفنیہ کے خلاف کہتے تھے کہ ہم لوگ تم سے سبقت کرگئے ہیں اور تم سے زیادہ فائدے میں ہیں کہتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس داخل ہوئی یہ ان میں سے تھی جو ہمارے ساتھ آئی تھی یہ حفصہ زوجۂ رسول کے پاس آگئی۔ یہ بھی وہیں تھی جس نے نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی ان لوگوں میں جنہوں نے اس کی طرف ہجرت کی تھی۔

حضرت عمر اپنی بیٹی حفصہ اور ان کے پاس بیٹھی ہوئی اسماء بنت عمیس کے پاس آئے اور انہوں نے اسماء کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حفصہ نے بتایا کہ یہ اسماء بنت عمیس ہے حضرت عمر نے فرمایا کیا یہ حبشیہ ہے؟ اور یہ بھی بحریہ اور سمندر والی ہے؟ (یعنی انہیں لوگوں میں سے پہلے جو کشتی پر سوار ہو کر حبشہ جا پہنچے تھے) اسماء نے کہا کہ جی ہاں وہی ہیں حضرت عمر نے کہا کہ ہم لوگ تم لوگوں سے سبقت کر چکے ہیں اور ہجرت میں پہل کر چکے ہیں لہٰذا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبت جتلانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ اسماء نے یہ سنا تو وہ ناراض ہوگئی اور کوئی کلمہ کہا کہ جھوٹ کہتے ہو تم اے عمر اللہ کی قسم ہرگز ایسی بات نہیں۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے وہ تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے تھے۔ تم میں سے بے علم و نادان کو وعظ و نصیحت فرماتے تھے۔ ہم لوگ دیار غیر میں یا روض غیر میں تھے جو کہ (مسلم نہیں تھے) بلکہ کفار تھے حبشہ میں یہ بھی اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں ہم نے کیا تھا۔

اللہ کی قسم نہ تو میں کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیئوں کی اس وقت تک جب تک میں آپ کی بات کی رسول اللہ ﷺ سے شکایت نہ کرلوں گی ہم لوگ ستائے جاتے تھے اور خوف میں رہتے تھے۔ میں ابھی ابھی رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کروں گی اور ان سے پوچھوں گی۔ اللہ کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی اور نہ کجی کروں گی نہ میں اس سے زیادہ بات کروں گی۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اسماء نے ان سے عرض کی اے اللہ کے نبی! بیشک عمر نے ایسی بات کہی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم نے اس کو کیا کہا ہے؟ بولی کہ میں نے ان کو ایسے ایسے کہا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے ساتھ تم سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔ عمر کی اور اس کے احباب کی ایک ہجرت ہے اور تمہارے لئے اے اہل سفینہ دو ہجرتیں ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا تھا کہ اصحاب سفینہ میرے پاس ٹولی ٹولی ہو کر آئے تھے محمد سے اس حدیث کے بارے میں پوچھتے تھے۔ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو ان کو اس حدیث سے زیادہ خوش کرتی۔ اور نہ ہی اس سے کوئی چیز اور بڑی تھی اس سے جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا۔ ابو بردہ نے کہا کہ اسماء کہتی ہیں میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا کہ وہ یہ حدیث مجھ سے مکرر سنتے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ تمہارے لئے دو ہجرتیں ہیں ایک بار تم نے ہجرت کی نجاشی کی طرف اور دوسری بار تم نے ہجرت کی میری طرف۔

بخاری مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو کریب سے۔

(بخاری۔ کتاب المغازی۔ فتح الباری ۷/۴۸۷۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۱۶۹ ص ۱۹۴۶۔۱۹۴۷)

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ حافظ نے بطور املاء کے وہ کہتے ہیں ان کو خبر دی علی عبید الرحمٰن سبیعی نے کوفے میں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسین بن حکم حبری نے ان کو حسین بن حسین عربی نے ان کو رجلح بن عبداللہ نے شعبی سے اس نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے واپس آئے تو حبشہ میں جعفر بن ابو طالب بھی آ گئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رسول اللہ ﷺ نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا (ماتھا چوما) پھر فرمایا اللہ کی قسم میں سمجھ رہا ہوں کہ دو میں سے کس چیز پر زیادہ خوشی محسوس کروں خیبر کے فتح ہونے پر یا جعفر کی آمد پر؟

اس کو ثوری نے روایت کیا ہے اجلح سے مرسلاً اس میں جابر کا ذکر نہیں ہے۔ (تاریخ ابن کثیر ۴/۲۰۶۔ سیرۃ شامیہ ۵/۲۱۲)

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو ابو الحسن بن ابو اسماعیل علوی نے ان کو احمد بن محمد بیروتی نے ان کو محمد بن احمد بن ابو طیبہ نے ان کو مکی بن ابراہیم رُعینی نے ان کو سفیان ثوری نے ان کو ابو زبیر نے جابر سے وہ کہتے ہیں کہ جب جعفر بن ابو طالب ارض حبشہ سے آئے تو سیدھے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے چلے آئے جیسے ہی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو حجل کیا یعنی حضور اکرم ﷺ کے احترام اور عظمت کے پیش نظر وہ ایک ہی پیر پر چل کر آپ کے پاس آئے (اس معاشرے میں اکرام و اعظام بجا لانے کے لیے ایسے کیا کرتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس کی اسناد میں ثوری تک غیر معروف مجبور راوی ہیں۔

(۴) ہمیں خبر دی ابو الحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابو بکر بن عتاب نے ان کو قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے وہ کہتے ہیں کہ نہیں تقسیم کیا گیا تھا مال خیبر میں سے کوئی

شئے بھی مگر صرف انہی لوگوں کے لیے جو حدیبیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ اور خیبر میں بھی صرف وہی لوگ حاضر ہوئے تھے جو حدیبیہ میں تھے اور انہیں اجازت دی تھی رسول اللہ ﷺ نے کسی ایک کے لئے بھی جو حدیبیہ جانے سے پیچھے رہ گیا تھا اس سے۔ یعنی جو حدیبیہ جانے سے رہ گیا تھا ان کو خیبر میں حاضری کی بھی اجازت نہیں دی گئی تھی۔

اور ذکر کیا ہے (اھل مغازی نے) واللہ اعلم کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر میں اشعریوں کی ایک جماعت آئی تھی ان میں ابو عامر اشعری بھی تھے وہ لوگ ان میں سے تھے جن کے بارے میں ذکر کیا جاتا ہے کہ وہ ارض حبشہ کی مہاجرہ کی تھی اور ان کے ساتھ تھے۔ اور ایک جماعت آئی تھی قبیلۂ دوس کی ان میں طفیل تھے اور ابوھریرہ۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے یہ رائے قائم کی۔ اور آپ کی یہ رائے حق اور درست تھی کہ آپ اان کے چل کر آنے کو ناکام نہ بنائیں اور ان کے سفر کو باطل نہ کریں۔ تو اھل سیر نے ذکر کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کو خیبر کے مالوں کی تقسیم میں شریک کیا تھا اور اپنے اصحاب سے پوچھا تھا کہ ان کو شریک کریں انہوں نے بھی ایسا کرنا مانا۔ واللہ اعلم

(۵) ہمیں خبر دی ابوعلی اود باری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حامد بن یحییٰ بلخی نے ان کو حدیث بیان کی سفیان نے ان کو زھری نے اور ان سے سوال کیا اسماعیل بن لصیہ نے ہمیں اس کی حدیث بیان کی زھری نے کہ اس نے سنا عنبسہ بن سعید قرشی سے وہ حدیث بیان کرتے تھے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور رسول اللہ ﷺ خیبر میں تھے جب آپ نے اس کو فتح کیا تھا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا میرے لیے بھی حصہ نکالا جائے گا؟ (یعنی خیبر کے مال میں سے) میرے بیٹوں میں سے بعض نے بھی بات چیت کی سعید بن عاصی سے انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ کیا آپ اس کا حصہ بھی نکالیں گے؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس نے بھی تو ابن قوقل کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا (میں اسے گمان کرتا ہوں کہ) سعید بن عاص نے۔ مجھے تعجب ہے اس دیہاتی پر یا کثیر بالوں والے پر یہ ہمارے اوپر لٹک آیا ہے گم شدہ اونٹ کی طرح مجھے اود تکلیف دیتا ہے۔ ایک مسلمان آدمی کے قتل کے وجہ جس کو اللہ نے میرے ہاتھ پر مشرف اسلام کیا تھا۔

(بخاری۔ باب غزوہ خیبر۔ فتح الباری ۷/۴۹۱۔ تاریخ ابن کثیر ۴/۲۰۸)

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی بن عبداللہ سے اس نے سفیان سے مگر انہوں نے کہا۔ مِنْ قُلُ وُمِ الضَّانِ (بھیڑ کے آنے کی طرح) بخاری نے کہا ہے ذکر کیا ہے زبیدی سے اس نے زہری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے عنبسر بن سعید نے کہ اس نے سنا تھا ابوھریرہ سے وہ خبر دیئے سعید بن عاصی کو وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ انے ابان کو بھیجا تھا ایک سریہ میں مدینے سے نجد کی طرف ابوھریرہ نے کہا کہ ابان اور اس کے اصحاب رسول اللہ کے پاس آئے خیبر میں اس کے بعد جب اس نے اس کو فتح کر لیا تھا (اور ان کے گھوڑے کی تنگ اوپر رکھنے والا کھجور کی چھال کا تھا) ابوھریرہ نے کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ ان لوگوں کے لیے تقسیم نہ کریں۔ ابان نے کہا۔ کہ تو اس بات کا کیا حق رکھتا ہے اے وبر تو بھٹکنے والے اونٹ کے سر سے لڑھک کر آیا ہے نبی کریم انے فرمایا اے ابان تو بیٹھ جا اور آپ نے ان کے لیے تقسیم نہیں فرمائی تھی۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعمر ادیب نے ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو یحییٰ بن عثمان نے اور ھشام بن عمار نے ان کو اسماعیل بن عیاش نے محمد بن ولید زبیدی سے اس نے زھری سے اس کی اسناد کے ساتھ اس کی مثل اس نے۔ مِنْ رَأْسِ ضَأْنٍ۔ کے الفاظ بتائے ہیں۔

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم جوہری نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے ان کو ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ان کو اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ان کو حدیث بیان کی ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ بنوفزارہ ان لوگوں میں سے تھے جو اہل خیبر کے پاس اس لئے آئے تا کہ وہ ان کی مدد کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پیغام بھیجا کہ وہ ان کی مدد نہ کریں اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ یہاں سے (یعنی خیبر والوں کے ہاں سے) نکل جائیں۔ اس شرط پر (کہ فتح کی صورت میں) تمہیں خیبر کے اموال میں سے اتنی اتنی ملے گا۔ مگر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔

لہٰذا جب اللہ نے حضور اکرم ﷺ کے لیے خیبر کو فتح کر دیا تو اس وقت بنوفزارہ میں سے وہ لوگ جو وہاں تا حال موجود تھے وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے کہ آپ ہمارا بھی حصہ دے دیجئے جو آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حصہ ذورقیبہ ہے۔ یا یوں کہا تھا کہ تمہارے لیے ذورقیبہ ہے یہ خیبر کے پہاڑوں سے ایک پہاڑ تھا۔ وہ کہنے لگے کہ اگر یہ بات ہے تو پھر ہم آپ سے قتال کریں گے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پھر تمہارے وعدہ گاہ جَنَفْ (یہ خیبر اور فدک کے مابین بنوفزارہ کے یہ پانی کا ایک گھاٹ تھا) ان لوگوں نے جب یہ بات سنی (کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا چیلنج قبول کر کے مقابلے کی جگہ بھی متعین کر دی) تو وہ لوگ (خوف زدہ ہو کر) نکل کر بھاگ گئے۔

یہ الفاظ میں حدیث اسماعیل کے اور ایک روایت میں ہے ابن فلیح سے جُفا ٔ یہ بھی بنوفزارہ کے پانی کے گھاٹوں میں سے ایک گھاٹ ہے۔ اس کو جفآء کہا جاتا تھا۔ ابوعبداللہ نے کہا ہے اس جزء میں جو میں نے نہیں پائی نسخہ سماعی۔

تحقیق انہوں نے مجھے اس کے بارے میں خبر دی تھی بطور اجازت کے۔

ابورافع سلّام بن ابوالحقیق یہودی کا بیان کہ ہم محمد ﷺ کے ساتھ نبوت پر حسد کرتے ہیں حالانکہ وہ نبی مرسل ہے

(۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم نے ان کو حسین بن فرج نے ان کو واقدی اپنے شیوخ سے وہ کہتے ہیں ابوشُیَیم مزنی مسلمان ہو گئے تھے انہوں نے اپنے اسلام کو خوبصورت بنایا ہوا تھا وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ جب ہم لوگ وفد کی صورت میں اھل حیفآء کی طرف گئے تھے عیینہ بن حصن کے ساتھ۔ عیینہ ہمارے ساتھ ہی واپس آئے تھے جب خیبر سے واپس ایک مقام پر پہنچے جس کو الحطام کہا جاتا تھا ہم لوگ رات کو سوئے مگر ہم لوگ گھبرا گئے۔ عیینہ نے کہا خاموش ہو جاؤ میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے ذوالرقیہ خیبر کا پہاڑ دے دیا گیا ہے۔ تحقیق اللہ کی قسم میں نے محمد کی گردن پکڑ لی ہے کہتے ہیں کہ ہم جب خیبر میں پہنچے تو عیینہ آ گئے اس نے محمد ﷺ کو اس حال میں پایا کہ وہ خیبر کو فتح کر چکے تھے لہٰذا عیینہ نے کہا اے محمد آپ نے میرے حلیفوں میں سے جو غنیمت پائی ہے وہ مجھے دے دیجئے کیونکہ میں ہٹ گیا تھا تم سے بھی اور تیرے ساتھ قتال کرنے سے بھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ کہتے ہو (بات اس طرح نہیں ہے) بلکہ ہماری للکار نے تجھے تیرے گھر کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ وہ کہنے لگا اے محمد آپ مجھے کچھ دیں (عطیہ وغیرہ) آپ نے فرمایا کہ ذوالرقیبہ تیرا ہے عیینہ نے کہا ذوالرقیبہ کیا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ پہاڑ جو تم نے خواب میں دیکھا تھا کہ تم نے اس کو لے لیا ہے۔ لہٰذا عیینہ واپس ہٹ گیا۔ وہ جب اپنے گھر پہنچا تو اس کے پاس حارث بن عوف آیا اس نے کہا کیا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ تم بے جا باتیں کر رہے ہو تمہیں کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔ اللہ کی قسم محمد ضرور غالب آئے گا اس سب کچھ پر جو کچھ مشرق سے لے کر مغرب تک ہے۔ (بڑے بڑے) یہودی ہمیں اس بات کی خبر دیا کرتے تھے۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے سنا تھا ابورافع سلام بن ابوالحقیق سے وہ یہودی وہ کہتا تھا کہ ہم لوگ (یہودی) محمد ﷺ کے ساتھ حسد کرتے ہیں اس کی نبوت پر۔ اس لئے کہ وہ ہارون علیہ السلام کی اولاد سے نکلے ہیں۔

اور وہ نبی مرسَل ہیں۔ اور یہودی اس بات پر محمد سے اتفاق نہیں کریں گے۔ ہمارے لیے اس کے ساتھ وہ قتال ہونگے ایک یثرب میں اور دوسرا خیبر میں۔ حارث نے کہا کہ میں نے سلّام یہودی سے پوچھا تھا کہ کیا محمد ﷺ ساری دھرتی کا مالک اور حکمران بن جائے گا؟ اس نے کہا جی ہاں تورات کی قسم ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی ہے۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ محمد ﷺ کے بارے میں یہودی میری اس بات کو جان لیں۔

(مغازی للواقدی ۲/ ۶۷۵-۶۷۷)

☆☆☆

باب ۱۱۴

نبی کریم اکا سلمہ بن اکوع کے زخم پر (اپنا لعاب دھن) تھتکارنا

خیبر والے دن اور اس کا ٹھیک ہو جانا اس زخم سے

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو خبر دی ابوسہل احمد بن محمد بن عبداللہ بن زیادہ نحوی نے ان کو اسماعیل بن محمد فسوی قاضی نے ان کو مکی بن ابراہیم نے (ح)۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ احمد بن حنبل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے ان کو حدیث بیان کی مکی نے ان کو یزید بن ابوعبید نے وہ کہتے ہیں کہ میں سلمہ کی پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا تھا میں نے کہا اے ابوسلمہ یہ کیسی چوٹ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ وہ چوٹ ہے جو مجھے خیبر والے دن لگی تھی۔

لوگوں نے کہا کہ سلمہ کی ٹانگ ضائع ہوگئی سلمہ کی ٹانگ ضائع ہوگئی۔ مگر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے اکھٹے تین بار اس پر (اپنے منہ کا لعاب) تھتکار دیا وہ دن اور آج کا دن اس وقت تک مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

یہ الفاظ ہیں حدیث قاضی کے اس کو روایت کیا ہے بخاری نے مکی بن ابراہیم سے۔

(بخاری۔ کتاب المغازی۔ باب غزوہ خیبر۔ حدیث ۴۲۰۶۔ فتح الباری ۷/۴۷۵)

باب ۱۱۵

وہ احادیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی ہیں

جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پیشن گوئی فرمائی تھی کہ وہ اہل نار میں سے ہے اور اس کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اور اس واقعہ میں علامت نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو ابوبکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے اور قاسم نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن صباح نے ان کو عبدالعزیز بن ابوحازم نے ان کو ان کے والد نے سہل بن سعد سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین بعض جنگوں میں باہم ٹکرائے یعنی قتال کیا ہر ایک قوم نے اپنے اپنے لشکر کی طرف توجہ کی اور مسلمانوں میں ایک آدمی ایسا تھا جو کسی مشرک کو چھوڑ ہی نہیں رہا تھا جس کسی کو وہ اکیلا دیکھتا علیحدہ دور دور کہیں بس اس کے پیچھے لگ جاتا اور جا کر اس کو اپنی تلوار کے ساتھ ختم کر دیتا۔ کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نہیں بہادری کی کسی نے جس قدر فلاں شخص نے کی ہے آپ نے فرمایا خبردار ہوشیار وہ اہل جہنم میں سے ہے۔

لوگوں نے اس بات کو سب سے زیادہ بڑی بات اور (حیران کن بات سمجھا) اور کہا کہ اگر وہ شخص اہل نار میں سے ہے تو پھر ہم میں سے کوئی شخص اہل جنت میں سے ہوسکتا ہے؟ اور ایک آدمی نے کہا کہ اللہ کی قسم وہ اسی حالت پر کبھی بھی نہیں مرے گا چنانچہ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہولیتا (تاکہ وہ اس کا انجام دیکھے) وہ شخص جب جلدی چلتا تو یہ بھی جلدی کرتا۔ وہ ڈھیل پکڑتا تو یہ بھی ڈھیلا ہوجاتا۔ یہاں تک کہ وہ شخص زخمی ہوگیا اور اس کے زخم شدید ہوگئے جب وہ زخموں کی تاب نہ لاسکا تو اس نے موت کو جلدی مانگ لیا اس نے اپنی تلوار زمین پر سیدھی رکھی اس طرح کہ اس کی دھار اس کے دونوں پستانوں کے درمیان تھی پھر وہ تلوار کے اوپر سوار ہوگیا اس طرح اس نے خودکشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔ چنانچہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس بھاگا ہوا آیا اور عرض کرنے لگا۔

اَشهدُ اَنّکَ رَسُول الله

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ بات کیا ہوئی ہے پھر اس نے اس بات کی خبر دی جو کچھ اس شخص کو پیش آیا تھا۔ لہٰذا نبی پاک ﷺ نے فرمایا بیشک ایک آدمی عمل کرتا رہتا ہے اھل جنت والے اعمال لوگوں کے سامنے جو ظاہری حالت ہوتی ہے اس کے مطابق حالانکہ وہ اھل نار میں سے ہوتا ہے۔ لہٰذا بیشک وہ کوئی عمل کرگذرتا ہے اہل نار والا (لہٰذا جہنم میں جاتا ہے) اور بسا اوقات کوئی شخص عمل کررہا ہوتا ہے جہنم والے عمل ظاہری حالت کے مطابق حالانکہ وہ اھل جنت میں سے ہوتا ہے۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح۔ میں عبداللہ بن مسلمہ سے اس نے ابن ابوحازم سے۔

(بخاری۔ کتاب المغازی۔ غزوہ خیبر۔ حدیث ۴۲۰۷۔ فتح الباری ۷/۴۷۵)

اور اس کو بخاری مسلم نے دونوں نے روایت کیا ہے حدیث یعقوب بن عبدالرحمٰن سے اس نے ابوحازم سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے احمد بن محمد بن عبدوس نے ان کو عثمان بن سعید نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالیمان کے سامنے پڑھا کہ شعیب بن حمزہ بن ابوحمزہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے۔ اور ہمیں خبر دی ہے الفضل بن ابوسعد ہروی نے وہ ہمارے ہاں آئے تھے حج کرنے والے دومرتبہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالفضل بن ضمیرویہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے علی بن محمد بن عیسیٰ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالیمان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے اس نے سعید بن میبب سے۔

ابوہریرہ نے فرمایا ہم لوگ خیبر میں رسول اللہ کے ساتھ حاضر ہوئے حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو ان لوگوں میں سے ایک تھا جو آپ کے ساتھ تھے اور وہ اسلام کے ساتھ پکارا اور یاد کیا جاتا تھا۔ (آپ نے فرمایا کہ) یہ اہل نار میں سے ہے جب قتال شروع ہوا تو اس لڑائی میں اس نے انتہائی سخت قتال کیا اور سخت لڑائی لڑی۔ یہاں تک کہ اس کے زخم کثیر ہوگئے جنہوں نے اس کو نڈھال کردیا صحابہ میں سے ایک آدمی حضور کی خدمت میں تھا اور آکر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا خیال کرتے ہیں فلاں شخص کے بارے میں جس کے بارے میں آپ نے ذکر کیا تھا کہ وہ اہل نار میں سے ہے تحقیق اللہ کی قسم اس نے اللہ کی راہ میں انتہائی سخت لڑائی لڑی ہے۔ اور اس کو بہت زیادہ زخم لگے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو کہ وہ شخص اہل نار میں سے ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک کرتے۔ اچانک وہ اسی حال پر تھا کہ اس نے زخموں کا شدید درد برداشت نہ کیا اور اپنا ہاتھ اپنی ترکش کی طرف جھکایا اس میں سے تیر نکالے اس کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو ماردیا۔

لہٰذا مسلمانوں میں سے کئی لوگ گھبرا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات سچی کر دی ہے فلاں شخص خودکشی کرتے ہوئے اپنے آپ کو قتل کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال آپ اُٹھیئے اور اعلان کیجئے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں مگر مؤمن ہی۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ دین کی تائید کرتا ہے فاجر آدمی کے ساتھ۔

یا بلال قم فاذن۔ لایدخل الجنة الامؤمن وان اللّٰہ یؤید الدین با لرجل الفاجر

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوالیمان سے معمر اس حدیث کا متابع لائے ہیں زہری سے۔ (فتح الباری ۷/۴۷۱)

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اس طریق سے اس کو قتل کیا ہے۔ اور یونس نے کہا ہے مروی ہے زھری سے اس نے سعید سے اور اس حدیث کے آخری میں جیسے دلالت ہے اس پر کہ اس آدمی نے حلال کر لیا تھا یا حلال سمجھ لیا تھا اپنے قتل نفس کو اور خودکشی کو یا جان لیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جان لیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حسن قاقبت کی درخواست کرتے ہیں۔

باب ۱۱۶

وہ حدیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی
جس نے اللہ کی راہ میں مال غنیمت میں خیانت وچوری کی تھی
اور نبی کریم ﷺ کا اس بارے میں خبر دینا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ نے ان کو حدیث بیان کی مسدد نے ان کو یحییٰ بن سعید نے اور بشر بن فضل نے یحییٰ بن سعید سے اس نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اس نے ابوعمرہ سے اس نے زید بن خالد جھنی سے۔

یہ کہ ایک آدمی اصحاب رسول میں سے خیبر والے دن وفات پا گیا تھا صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نماز جنازہ پڑھ لو اپنے ساتھی پر (یہ سن کر) لوگوں کے چہرے بدل گئے زید نے گمان کیا ہے (یہ کیفیت دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں چوری کی ہے

لہٰذا ہم لوگوں نے اس کا سامان چیک کیا تو ہم نے ایک ہار (کوڑیوں کا) یہود کے ہاروں میں سے پالیا جو دو درھم کے برابر بھی نہیں تھا۔

(ابوداؤد۔ کتاب الجہاد۔ نسائی۔ کتاب الجنائز۔ ابن ماجہ۔ کتاب الجہاد۔ مؤطا امام مالک۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۳ ص ۲/۴۵۸۔ مسند امام احمد ۴/۱۱۴۔ ۵/۱۹۲)

☆☆☆

باب ۷ اا

(۱) وہ احادیث جو وارد ہوئی ہیں۔اس بکری کے بارے میں (جس کے گوشت میں) زہر ملایا گیا تھا خیبر کی بستی میں۔

(۲) اوراس بارے میں اس عظمت کا ظہور جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو زہر کے نقصان سے بچایا تھا اس میں سے کچھ کھا لینے کے باوجود۔

(۳) اور بکری کی پکی ہوئی نلی کا حضور اکرم ﷺ کو زہر آلود ہونے کی خبر دینا۔ اور حضور اکرم ﷺ کا بقیہ کو کھانے سے رُک جانا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو بحرین نصر حولانی نے وہ کہتے ہیں کہ حدیث پڑھی گئی تھی شعیب بن سعد سے وہ کہتے ہیں کہ تجھے خبر دی تیرے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی سعید بن ابوسعید نے۔اور ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو حدیث بیان کی قتیبہ نے ان کو حدیث بیان کی لیث نے سعید سے اس نے ابوہریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ جب خیبر کی فتح ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک بکری (پکی ہوئی) ہدیہ کی گئی تھی اس میں زہر تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جمع کراؤ ان کو جو یہودی یہاں پر موجود ہیں چنانچہ جمع کئے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں تم لوگوں سے ایک بات پوچھتا ہوں کیا تم لوگ مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔اے ابوقاسم رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا باپ فلاں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ تمہارا باپ فلاں ہے انہوں نے کہا کہ آپ نے سچ اور درست کہا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک اور چیز تم سے پوچھتا ہوں کہ تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ کہنے لگے کہ جی ہاں ضرور اے ابوالقاسم۔اور اگر ہم آپ سے جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارا جھوٹ جان لیں گے۔ جیسے آپ نے ہمارے باپوں کے بارے میں جان لیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اہل نار کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تھوڑی سی دیر اس میں رہیں گے پھر تم لوگ ہمارے پیچھے پیچھے اس میں پہنچ جاؤ گے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ہمیشہ اسی میں ذلیل رہو گے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا تم ایک اور چیز کے بارے میں تم سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے پوچھوں بولے کہ جی ہاں۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس بکری (کے گوشت میں) زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں ملایا تھا۔اس کام پر کس چیز نے تمہیں اکسایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ سوچا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو ہماری جان چھوٹ جائے گی تم سے اور اگر آپ نبی ہیں تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

یہ الفاظ ہیں حدیث شعیب کے اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں قتیبہ وغیرہ سے۔ (فتح الباری ۷/ ۴۹۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوبکر بن اسحٰق نے ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عبدالوہاب جحی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن حارث نے (ح)۔

اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن سلمہ نے ان کو یحییٰ بن حبیب عربی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن حارث نے ان کو شعبہ نے ھشام بن زید سے اس نے انس بن مالک سے یہ کہ ایک یہودی عورت ایک زہر آلود بکری کا (گوشت پکا ہوا) لائی حضور اکرم ﷺ نے اس میں سے کچھ کھا لیا تھا۔ بعد میں اس عورت کو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تجھے اس کام پر قدرت نہیں دے گا یا یوں فرمایا تھا کہ محمد پر قدرت نہیں دے گا لوگوں نے کہا کیا آپ اس کو قتل نہیں کریں گے؟ فرمایا کہ نہیں انس کہتے ہیں کہ میں اس چیز کا اثر رسول اللہ ﷺ کے مسوڑوں پر ہمیشہ محسوس کرتا رہا۔

یہ الفاظ ہیں حدیث یحییٰ بن حبیب کے۔ بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حَجَبِیُ سے۔

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے یحییٰ بن حبیب عربی سے۔

(سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۹۳۔ شرح المواہب للزرقانی ۲/۲۳۔ سیرۃ حلبیہ ۳/۶۳۔ البدایۃ والنہایۃ ۴/ ۲۸، ۲۱۱۔ سیرۃ النبویہ لابن کثیر ۳/۳۹۴۔ مغازی للواقدی ۲/ ۲۷۷)

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی عباس بن محمد نے ان کو سعید بن سلیمان نے ان کو عباد ابن عوام نے سفیان یعنی ابن حسین سے اس نے زھری سے اس نے سعید بن مسیّب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ یہود کی ایک عورت نے رسول اللہ کے پاس زہر آلود بکری کا گوشت بھیجا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تھا کہ رک جاؤ یہ زہر آلود ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ کیا وہ کیا ہے تم نے یہ جو کچھ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ اگر آپ نبی ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو اس پر اطلاع کر دے گا اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو میں اس طرح کر کے لوگوں کی جان چھڑا دوں گی تم سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے تعرض نہ فرمایا۔ (تاریخ ابن کثیر ۴/ ۲۰۹)

(۴)　ہمیں حدیث بیان کی امام ابوالطیب بن محمد بن سلیمانؒ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوحامد احمد بن حسین ھمدانی نے ان کو محمد بن رزام نے مروزی نے ان کو خلف بن عبدالعزیز نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابوعبدالعزیز بن عثمان نے اپنے دادا سے عثمان بن ابوحیلہ سے وہ کہتے ہیں کہ جیسے مجھے خبر دی ہے عبدالملک بن ابونضرہ نے اپنے والد سے اس نے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود ھدیہ بھیجی تھی یا بکری کا بھونا ہوا بچہ زہر آلود بھیجا تھا۔

جب وہ حضور ﷺ کے قریب لائی گئی اور لوگوں نے کھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رک جاؤ اس کے اعضاء میں سے ایک عضو مجھے خبر دے رہا ہے کہ وہ زہر آلود ہے حضور اکرم ﷺ نے اس ہدیہ کی بھیجنے والی عورت کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم نے اس میں زہر ملایا ہے؟ اس نے بتایا کہ جی ہاں انہوں نے پوچھا کہ کس چیز نے تمہیں اس پر اُبھارا ہے؟ بولی کہ میں نے سوچا تھا اگر آپ جھوٹے ہیں تو میں اس طرح کر کے تم سے لوگوں کی جان چھڑا دوں گی اور اگر آپ رسول ہیں تو آپ اس پر آگاہ ہو جائیں گے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کی کوئی پکڑ نہ فرمائی۔ (سیرۃ شامیہ ۵/ ۲۰۸)

(۵)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوعبداللہ صغانی نے ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے زہری سے اس نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے یہ کہ ایک یہودی عورت نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک بھونی ہوئی بکری بھیجی خیبر میں اور بولی کہ یہ ھدیہ ہے اور اس نے یہ کہنے سے گریز کیا کہ یہ صدقہ کی ہے کہ آپ نہیں کھائیں گے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس میں سے کچھ کھا لیا۔ اور آپ کے اصحاب نے بھی کھایا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ رُک جاؤ پھر انہوں نے عورت سے کہا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ اس عورت نے پوچھا کہ آپ کو اس بات کی کس نے خبر دی ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی پنڈلی کی اس ہڈی نے خبر دی ہے اور وہ

اس وقت ان کے ہاتھ میں تھی اس عورت نے اقرار کرلیا آپ نے پوچھا کہ کیوں؟ کہنے لگی کہ میں نے سوچھا تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو لوگ آپ سے راحت پالیں گے۔اور اگر آپ نبی ہیں تو یہ آپ کو نقصان نہیں دے گی۔

کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کندھے پر سنگی لگوائی تھی اور آپ نے اپنے اصحاب سے کہا انہوں نے بھی سنگیاں لگوائی تھیں اور بعض ان میں سے انتقال کر گئے تھے۔ زھری کہتے ہیں کہ وہ عورت مسلمان ہوگئی تھی لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا تھا معمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو قتل کردیا تھا۔

یہ روایت مرسل ہے۔احتمال ہے کہ عبدالرحمٰن نے اس کو جابر بن عبداللہ سے حاصل کیا ہوا نے تحقیق ہمیں خبر دی ہے ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن بکر نے ان ابوداؤد بحستانی نے ان کو سلیمان بن داؤد مھری نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی یونس نے ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اہل خیبر کی ایک یہودن نے ایک بھونی ہوئی بکری کو زہر آلود کیا اس کے بعد اس کو رسول اللہ کے لیے ہدیہ بھیج دیا حضور اکرم ﷺ نے اس کی نلی کو اٹھایا اور اس سے کھایا اور آپ کے ساتھ ایک گروہ نے آپ کے اصحاب میں سے بھی کھایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ اپنے ہاتھ اُٹھالیجئے حضور اکرم ﷺ نے اس یہودن کو بلایا وہ آئی تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے اس میں زہر ملایا ہے۔ یہودن نے کہا کہ تمہیں کر ،نے بتایا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس نلی نے خبر دی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔اس یہودن نے اقرار کیا۔حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اس نے کیوں ایسا کیا ہے۔اس نے بتایا کہ میں نے خیال کیا تھا کہ اگر یہ نبی ہے تو اس کو زہر کوئی نقصان نہیں دے گا اور اگر نبی نہیں ہے تو ہم اس سے جان چھڑالیں گے۔حضور اکرم ﷺ نے اس سے درگذر کرلیا اس کو سزا نہ دی بعض فوت ہوگئے جنہوں نے اس میں سے کھالیا تھا۔حضور اکرم ﷺ نے اپنے کندھے پر سنکسنال لگوائی تھی اس بکری کی وجہ سے جس میں سے آپ نے کھایا تھا حضور اکرم ﷺ کو ابوھند نے قر بہ اور شفرہ کے ساتھ لگائی تھیں وہ غلام تھا رسول اللہ کا انصار کے بنو بیاض میں سے۔(البدایۃ والنہایۃ ۴/۲۱۰)

(۶) ہمیں خبر دی ابوعلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے وھب بن بقیہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے خالد نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک یہودی عورت نے خیبر میں بھونی ہوئی بکری ھدیہ کے طور پر بھیجی تھی وہ زہر آلود تھی (آگے اس روایت کے الفاظ حدیث جابر کے مثل ہیں) وہ کہتے ہیں کہ بشر بن براء بن معرور فوت ہوگئے تھے حضور اکرم ﷺ نے یہودی کے پاس بندہ بھیجا اور پوچھا کہ تجھے کس چیز نے اکسایا ہے اس حرکت پر جو تم نے کی ہے (اس نے حدیث جابر کی مثل ذکر کیا ہے۔(اور آگے مذکور ہے کہ) حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا تھا اور اسے قتل کردیا گیا تھا۔اس روایت کے راوی نے سنگنیاں لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔میں کہتا ہوں کہ ہم نے اس کو روایات کیا ہے حماد بن سلمہ سے اس نے محمد بن عمرو سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوہریرہ سے۔اور احتمال ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کو ابتداء میں قتل نہ کردیا ہو پھر جب بشر بن براٗ فوت ہوگیا تھا اس وقت آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا ہو۔واللہ اعلم

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوجعفر نے بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعلاثہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے والد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن لہیعہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالاسود نے عروہ بن زبیر سے اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن عتاب نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قاسم جوہری نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن ابواویس نے وہ کہتے ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن ابراہیم نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے (ح)۔اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل بن محمد شعرانی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے دادا نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابراہیم بن منذر نے خزامی نے ان کو

محمد بن فلیح نے ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ان کو ابن شہاب نے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا اور آپ جس کو قتل کیا تھا ان میں سے تو زینب بن حارق یہودیہ نے ھدیہ بھیجا تھا یہ مرحب کے بھائی کی بیٹی تھی۔ اس نے صفیہ کے لئے بھونی ہوئی بکری بھیجی تھی اور اس میں زہر ملایا تھا۔ اور کندھے یعنی شانہ کی بکری اور نلی پر زیادہ زہر ملایا تھا اس لئے اسے معلوم ہوا تھا کہ بکری کے گوشت میں سے یہ حصہ حضور اکرم ﷺ کو زیادہ پسند ہیں۔ حضور اکرم ﷺ صفیہ کے پاس گئے اور ان کے ساتھ بشر بن براء بن معرور بنی سلمہ کے بھائی تھے۔

چنانچہ بھونی ہوئی بکری ان کے آگے رکھ دی گئی حضور اکرم ﷺ نے شانہ کی ہڈی اُٹھائی اور اس سے منہ کے ساتھ دانتوں سے کاٹ کر کھا گئے اور بش بن براء نے ایک ہڈی اٹھائی اس نے بھی دانتوں سے کاٹ کر کھانا شروع کیا جب رسول اللہ ﷺ نے اور بشر نے اس میں لقمہ لیا اور انہوں نے اس میں جو کچھ ملا ہوا تھا محسوس کیا تو فرمایا کہ اپنے اپنے ہاتھ کھانے سے اُٹھا لو بیشک مجھے یہ شانے کی ہڈی خبر دے رہی ہے کہ اس میں کوئی چیز ملائی گئی ہے بشر بن براء نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو عزت بخشی ہے میں نے یہ چیز اس لقمے میں محسوس کی ہے جو میں نے کھالیا ہے بس اس نے اس لقمے کو پھینکنا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کا کھانا ٹھکوا دینا بڑی بات جانا جب آپ نے نگل لیا جو کچھ آپ کے منہ میں تھا تو میں نے خود کو آپ سے الگ نہ سمجھا میں نے امید کی آپ اس میں بہتری محسوس کر رہے ہیں حالانکہ اس میں گڑبڑ تھی۔

(تاریخ ابن کثیر ۴/۲۱۰۔ الدرر ۲۰۴)

چنانچہ بشر بن براء اپنی جگہ سے نہیں اُٹھا تھا کہ اس کا رنگ نیلا پیلا ہو گیا اس کی تکلیف اور درد نہ گیا حتی کہ اس کو جس طرف پھیرا جاتا نہیں پھر سکتا تھا۔ جابر کہتے ہیں کہ ابن فلیح کی ایک روایت میں سے موسیٰ سے۔ زہری نے کہا ہے کہ جابر بن عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ کا سنگنی سے خون نکلوایا تھا کندھے سے، اسی دن یہ سنگنی لگانے کا عمل آپ کے غلام بیاضہ نے قون اور شغرہ کے ساتھ کیا تھا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ تین سال تک رہے حتی کہ اس تکلیف سے آپ نے وفات پائی آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ہمیشہ اس ایک لقمے سے تکلیف محسوس کرتا رہا ہوں جو لقمہ میں خیبر میں بکری کے گوشت میں سے کھایا تھا حتی کہ یہ وقت جس وقت میری رگ حیات کٹ گئی ہے یعنی وفات ہو رہی ہے چنانچہ اس طرح حضور اکرم ﷺ بطور شہید وفات پا گئے تھے۔ (فتح الباری ۸/۱۳۱)

یہ الفاظ ہیں حدیث موسیٰ بن عقبہ کے اور ابن الاسود کی ایک روایت ہے جس میں سے عروہ اسی کا معلوم کرانے اس نے سنگنی لگائی کے بارے میں جابر بن عبداللہ کا قول ذکر نہیں کیا ہے۔

باب ۱۱۸

خیبر کی خبر مکے میں پہنچنا

اور حجاج بن علاط کا مکے وارد ہونا اپنا مال اپنے گھر والوں سے لینے کے لئے

(۱) ہمیں خبر دی عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوجعفر بغدادی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعلاثہ نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے ان کو ابوبکر بن عتاب نے ان کو قاسم جوہری نے ان کو ابن ابواویس نے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ سے اس نے موسیٰ بن عقبہ سے ان دونوں نے کہا کہ وہ قریش کے درمیان تھا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے خیبر کی طرف نکلنے کا سنا انہوں نے اس کو بہت بڑا دیکھا ان میں سے بعض نے کہا کہ محمد (ﷺ) اور اس کے

اصحاب غالب ہو جائیں گے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ دونوں حلیف غالب آجائیں گے اور خیبر کے یہودی غالب آجائیں گے اور حجاج بن علاط سلمی پھر بہترین مسلمان ہو گیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح خیبر میں حاضر تھا۔ اس کے عقد نکاح میں ام شیبہ بنو عبدالدار بن قصی کی بہن تھی۔ یہ حجاج کثیر المال تھا اور اس کے لیے ارض بنو سُلیم معاویہ تھی جب نبی کریم ﷺ خیبر پر غالب ہوئے تو حجاج بن علاط نے کہا یارسول اللہ ﷺ میری بیوی کے پاس میرا سونا ہے۔ اور یہ کہ وہ میرے مسلمان ہونے کو جانتی ہے اور اس کے گھر والے بھی جانتے ہیں اور میرے پاس کوئی مال بھی نہیں ہے آپ مجھے اجازت دیجیے میں جلدی جاؤں (اور وہ لے آؤں) اور دیر نہ ہو جائے۔

راوی نے پوری حدیث اور بات ذکر کی ہے اور اس کا مفہوم اس میں جو ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے یعقوب بن سفیان نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے زید بن مبارک نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن نوز نے معمر سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ثابت البنانی سے اس نے انسؓ سے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کیا تو حجاج بن علاط نے عرض کی یارسول اللہ میرا مکہ میں کچھ مال ہے اور وہاں پر میرے گھر والے ہیں میں ان کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ مجھے اجازت ہونی چاہیے کہ اگر میں آپ کے خلاف کوئی بات کروں یا کچھ کہوں (یعنی دل سے نہیں بلکہ محض اُوپر سے زبان سے) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی کہ جو چاہے کہہ دے۔

جب وہ مکے پہنچے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا مجھ پر ترس کھایئے اور میرے لیے وہ سارا مال جمع کیجئے جو میرے لیے تھا۔ مجھے اس رقم سے محمد ﷺ اور اس کے اصحاب کی غنیمتیں خرید نا چاہتا ہوں وہ گھِر گئے ہیں اور ان کے مال چھین لیے گئے ہیں۔ چنانچہ مکے میں یہ خبر پھیل گئی۔ مسلمانوں پر یہ بات بڑی شاق گذری اور انتہائی پریشانی کا باعث ہوئی۔ مشرکین نے فرح اور سرور کا اظہار کیا یہ خبر عباس تک پہنچی ان کی زمین پیروں تلے سے نکل گئی وہ اُٹھ بھی نہیں سکے تھے۔ معمر کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عثمان جزی نے مقسم سے وہ کہتے ہیں کہ عباس اپنے بیٹے قثم کو لیا اور سیدھے چت لیٹ گئے اور بیٹے کو اپنے سینے پر ڈال لیا اور شعر کہنے لگے۔

حَیٌّ مثم شبہ ذی الانف الاشم نبی ذی النعم برغم من زعم

معمر نے کہا ہے انس کی حدیث میں ہے کہ عباس نے اپنے ایک غلام کو حجاج کے پاس بھیجا کہ افسوس ہے تجھ پر تم کیا خبر لائے ہو۔ اور تم کیا کہتے پھر رہے ہو۔ بس اللہ نے جو وعدہ دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو تم لائے ہو۔ حجاج نے کہا اے غلام ابوالفضل (عباس) کو سلام کہو اور اس سے کہو کہ کسی گھر میں مجھے اکیلے اور خلوت میں ملنے کا انتظام کریں۔ میں ان کے پاس خود آؤں گا۔ بیشک خبر ایسی ہے جو اس کو خوش کر دے گی۔

جب وہ غلام دار عباس کے دروازے پر پہنچا تو اس نے کہا خوش ہو جایئے اے ابوالفضل۔ چنانچہ وہ خوشی سے اُچھل پڑے اور اس غلام کی پیشانی چوم لی۔ اور غلام نے اس کو حجاج کی بات پہنچائی لہٰذا عباس نے اس خوشی میں اس غلام کو آزاد کر دیا۔ اس کے بعد حجاج ملنے آیا تو اس نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے خیبر فتح کرنے کی بشارت دخبر دی۔ اور مال غنیمت حاصل کرنے کی بھی۔ یہ کہ اس میں اللہ واسطے کے حصے جاری کرنے کی بھی۔ اور یہ بھی خبر دی کہ اس غنیمت میں سے رسول اللہ نے صفیہ بنت حُیَی کو اپنی ذات کے لیے منتخب کیا ہے۔ اور اس کو اختیار دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو حضور اس کو آزاد کر کے اپنی زوجیت میں لے لیں اور اگر وہ چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائے مگر اس نے اس امر کو ترجیح دی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس کو آزاد کر دیں اور وہ آپ کی بن کر رہے گی۔ لیکن میں تو محض اس لئے یہاں پر آیا تھا تاکہ میں وہ مال جمع کر سکوں جو یہاں پر تھا اور اس کو ساتھ لے جاؤں اور میں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی تھی کہ مجھے اس مقصد کے لئے کچھ بھی آپ کے بارے میں کہنا پڑے میں کہہ سکوں لہٰذا انہوں نے مجھے اجازت دی ہے۔ آپ تین دن تک میرے بارے میں احتیاط کریں اس کے بعد آپ جو چاہیں اس کا تذکرہ کرنا۔ کہتے ہیں کہ حجاج کی بیوی نے اس کے لئے اس کا سارا سامان جمع کیا اس کے بعد وہ واپس مدینہ روانہ ہو گیا جب تین دن گذر گئے تو عباس حجاج کی بیوی کے پاس آئے اور آ کر اس سے پوچھا کہ تیرا شوہر کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ تو واپس چلے گئے ہیں۔ اور کہنے لگی کہ اے ابوالفضل اللہ تعالیٰ آپ کو غمگین نہ کرے۔

تحقیق ہمارے اوپر بھی وہ خبر بڑی شاق گذری ہے جو آپ کو پہنچی ہے عباس نے کہا جی ہاں اللہ نے مجھے غمگین نہیں کیا ہے اور بحمد اللہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ مگر وہی ہوا جو ہمیں پسند ہے اللہ نے اپنے رسول کو فتح عطا کی ہے۔ اور خیبر کے مال میں اللہ کے سہام و حصے جاری ہوئے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے صفیہ بنت حی کا انتخاب اپنے لئے کیا ہے۔ اگر تجھے اپنے شوہر کی حاجت ہے تو تجھے اجازت ہے تم اس کے پاس چلی جاؤ۔ وہ کہنے لگی اللہ کی قسم میں آپ کو سچا سمجھتی ہوں اس بارے میں انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں سچ کہہ رہا ہوں اور معاملہ یہی ہے جو میں تم سے کہہ چکا ہوں اس کے بعد عباس قریش کی مجلس میں چلے گئے۔ وہ جب ان کے پاس سے گذرتے تو یوں کہتے وہ لوگ آپ کو نہیں پہنچیں گے مگر خبر پہنچے گی اے ابوالفضل! انہوں نے جواب میں کہا۔ واقعی نہیں پہنچی مجھ کو مگر خبر پہنچی ہے الحمد اللہ مجھے حجاج نے یہ خبر دی ہے ایسے ایسے۔ اور اس نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں تین دن تک اس کے اس راز کو چھپائے رکھوں اس کی مجبوری کے لیے۔ چنانچہ اس طرح تین دن سے جو مسلمانوں پر دکھ اور پریشانی لاحق تھی وہ مشرکین پر پلٹ گئی اور مسلمانوں اپنے اپنے گھروں سے نکل کر عباس کے پاس پہنچ گئے انہوں نے ان کو پوری خبر بتادی اور عروہ کی ایک روایت میں ہے کہ عباس نے اپنے بیٹے قثم کو بلایا وہ شکل صورت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ تھے اس کو دیکھ کر رجز پڑھنا شروع کیا۔ اللہ کے دشمنوں پر شدت و گرانی کرنے کے لیے وہ یوں کہہ رہے تھے۔

یــا ابــن شیبــہ ذی الــکــرم　　　فــحــزت بــا الانف اشــم

یــــابــــن ذی نــعــم　　　بــرغــم مــن زعــم

اے میرے بیٹے اے صاحب جود وسخا کے ہم شکل اور صاحب عزت کے مشابہ ہیں اے صاحب انعام واحسان کے بیٹے مخالف گمان کے برعکس۔

موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہے رجز ساقط ہوگیا ہے اور اس کو عبدالرزاق نے معمر سے روایت کیا ہے اور رجز میں یوں کہا ہے۔

حَیّــــی　　قُثَــم　　شَبیــــہِ ذِی الْاَنفِ الْاَشَــمّْ

نَبِیُّ ذِی النِعَـمُ بـرغـم مَن زَعَم

تم جیتے رہو اے قثم تم اونچی ناک والے عظیم انسان کے ہم شکل ہو وہ جو کہ صاحب نعمت نبی ہیں حریفوں کے گمان کے برعکس۔

ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس رحم نے ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے وہ کہتے ہیں کہ محمد بن غیلان نے کہا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرزاق نے کہ ہمیں خبر دی معمر نے اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس مذکور کے مفہوم کے ساتھ۔ (مسند احمد ۳/ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ سیرۃ ابن ہشام ۳/۲۹۹۔ تاریخ ابن کثیر ۴/ ۲۱۵۔ سیرۃ شامیہ ۵/ ۲۱۶)

باب ۱۱۹

رسول اللہ ﷺ کا خیبر سے واپس لوٹنا۔ اور وادی قریٰ کی طرف توجہ کرنا نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان اس شخص کے بارے میں جو فوت ہوا مگر اس نے اللہ کے راستے میں چوری یا خیانت کی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن درسہ نے ان کو ابوداؤد نے ان کو قعنبی نے مالک سے اس نے ثور بن زید حبلی سے اس نے ابوالغیث مولیٰ ابن مطیع سے اس نے ابوہریرہ سے کہ اس نے کہا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر والے سال۔

ہم نے نہ تو سونا حاصل کیا مال غنیمت میں سے نہ چاندی سوائے کپڑوں اور اسباب اور مال کے۔ کہتے ہیں کہ کہ پھر رسول اللہ ﷺ وادی قُریٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سیاہ فام غلام ھد یہ کیا گیا تھا اُسے مدعم کہا جاتا تھا۔ جب وہ لوگ وادی قُریٰ میں پہنچے۔ اچانک ایک تیر آیا۔ اور مدعم کو اس نے قتل کر ڈالا جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا سامان اتار رہے تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اس کے لئے جنت مبارک ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک وہ چادر جو اس نے خیبر والے دن غنیموں میں سے چوری اُٹھالی تھی جب کہ ابھی مال تقسیم بھی نہیں ہوا تھا وہ اس پر آگ کے شعلے مار رہی ہے۔ صحابہ کرام نے جب یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک تسمہ جوتی کا یا دو تسمے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا (جمع کرانے کے لیے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک تسمہ یا دو تسمے بھی آگ میں سے ہیں۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابن ابواویس نے اس نے مالک سے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے قعنبی سے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم بن مصقلہ نے ان کو حسین بن مزح نے ان کو واقدی نے ان کو عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز نے زھری سے اس نے ابوسلمہ سے اس نے ابوھریرہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیبر سے وادی قریٰ کی طرف اور رفاعہ بن زید بن وھب جذامی رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک سیاہ فام غلام ھد یہ کر چکے تھے اسے مدعم کہتے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سامان رکھ رہا تھا کہ جب ہم وادی قریٰ میں اترے تھے۔ ہم لوگ یہود کے پاس پہنچے ان کے پاس کچھ عرب لوگ ٹھہرے ہوئے تھے۔ مدعم رسول اللہ ﷺ کے سامان کو اُتار رہے تھے کہ اچانک یہود نے تیروں کے ساتھ ہمارا استقبال کیا جس جگہ ہم اترے تھے۔ ہم لوگ کسی اوٹ میں نہیں تھے اور وہ اپنے ٹیلوں میں چیخ رہے تھے۔ ب (خاری۔ کتاب المغازی مسلم۔ کتاب الایمان)

اچانک کوئی غیبی تیر آیا جو کہ مدعم کو لگا اور اس کو قتل کر گیا۔ لوگوں نے کہا کہ اس کو جنت مبارک ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز ایسا نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بیشک وہ چادر جو اس نے خیبر والے دن غنیموں میں سے اٹھالی تھی جب کہ تا حال تقسیم واقع نہیں ہوئی تھی اس مال میں وہ اس پر آگ بھڑ کا رہی ہے۔ لوگوں نے جب رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سنی تو ایک آدمی ایک جوتے کا تسمہ لے آیا کوئی دو تسمے لے آیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک تسمہ بھی آگ میں سے ہے اور دو تسمے بھی آگ میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو قتال کے لیے اُبھارا اور ان کی صف بندی کی اور اپنا جھنڈا اسعد بن عبارہ کے حوالے کیا اور ایک دوسرا جھنڈا جناب بن مَنذر کو دیا اور تیسرا جھنڈا سہل بن حُنَیف کو دیا چوتھا جھنڈا عباد بن بشر کو دیا اس کے بعد مقامی لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ اور ان کو بتایا کہ اگر وہ اسلام لے آئیں گے تو اپنے مالوں کو بچالیں گے اور اپنے خون محفوظ کر لیں گے۔

(دنیا میں) اور ان کا حساب (آخرت میں) اللہ کے پاس ہوگا۔ ایک آدمی ان میں سے مقابلے کے لئے سامنے آیا لہٰذا اس کے مقابلے میں زبیر بن عوام سامنے آئے انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر کوئی دوسرا آدمی مقابلے پر آیا اس کے مقابلے پر حضرت علی نکل آئے انہوں نے اس کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد کوئی تیسرا آدمی مقابلے کے لئے نکلا اس کے مقابلے پر حضرت ابو دجانہ آئے انہوں نے اس بندے کو بھی قتل کر دیا حتی کہ مشرکین کے گیارہ آدمی مارے گئے۔ جب بھی کوئی ایک آدمی مارا جاتا ان میں سے حضور اکرم ﷺ باقیوں کو اسلام کی دعوت دے دیتے۔ اس دن اسی حالت میں نماز کا وقت ہو گیا تھا تو آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز باجماعت ادا کی پھر لوٹ کر گئے اور ان لوگوں کو اللہ اور رسول کی طرف دعوت دی۔ اس کے بعد ان سے قتال کیا یہاں تک کہ شام ہوگئی۔ اس کے بعد علی الصبح ان پر آئے ابھی سورج اونچا نہیں ہوا تھا ایک نیزے کے برابر کہ انہوں نے اپنے ہاتھ خود حوالے کر دیئے اور آپ ﷺ نے غلبے اور طاقت کے ساتھ اس کو فتح کر لیا اور اللہ نے ان کے مال بطور غنیمت حضور اکرم ﷺ کو عطا کر دیئے مسلمانوں نے عورتیں اور کثیر سامان پایا۔

حضور اکرم ﷺ وادی قریٰ میں چار دن ٹھہرے رہے آپ نے زمین اور کھجور کے درخت یہود کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور ان کو اسی پر عامل مقرر کر دیا اور جو کچھ مال ہاتھ لگا وہ اپنے اصحاب میں تقسیم کر دیا جب یہودی تیماء میں پہنچے رسول اللہ ﷺ نے جس علاقے کو فتح کیا مثلاً فدک وغیرہ

اور وادی قریٰ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جزیہ دینے کی شرط کے ساتھ صلح کرلی اور اپنے مالوں پر مقیم رہ گئے جب عمر بن خطاب نے خیبر کے یہود کو خیبر اور فدک سے نکالا تھا اور اہل تیماء اور وادی قریٰ والوں کو نہیں نکالا تھا۔ اس لیے کہ وہ دونوں داخل تھے ارض شام میں۔ اور آپ نے یہ قرار دیا کہ وادی قریٰ کے پیچھے سے لے کر مدینے تک کا علاقہ حجاز ہے۔ اور اس کے ماوراء جو کچھ ہے وہ شام کی حدود میں سے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ آئے اس کے بعد کہ وہ خیبر سے فارغ ہو گئے تھے اور وادی قریٰ اور اللہ نے ان کو غنیمت بھی عطا کی تھی۔

(مغازی الواقدی ۲/ ۷۰۹۔۷۱۱۔ ابن کثیر ۴/ ۳۱۲)

واقدی ہی کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یعقوب بن محمد نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن صعصعہ سے اس نے حارث سے اس نے عبداللہ بن کعب سے اس نے ام عمارہ سے وہ کہتی ہے کہ میں نے سنا تھا رسول اللہ ﷺ سے مقام جرف میں وہ فرما رہے تھے کہ تم لوگ رات کو عشاء کے بعد سفر سے تاخیر کے ساتھ اچانک گھر نہیں آیا کرو۔ وہ کہتی ہیں کہ ایک آدمی نے ایسا کیا وہ اس طرح رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس نے اپنی بیوی سے کچھ ایسی کیفیت پائی جس کو اس نے ناپسند کیا لہٰذا اس نے اس کے پاس جانا ہی چھوڑ دیا۔ وہ کہتی ہیں کہ اس نے اس سے نفرت کرلی اور اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ بغض رکھ لیا کہ وہ اس کو طلاق دے دے گا حالانکہ اس میں سے اس کے بچے بھی تھے اور وہ اس کو پسند بھی کرتا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی تھی اس لئے اس کو ایسی کیفیت دیکھنی پڑی جو وہ ناپسند کرتے تھے۔

(مغازی للواقدی ۲/ ۷۱۱۔۷۱۲)

باب ۱۲۰

۱۔ صحابۂ کرام عنہم کا صبح کی نماز سے سو جانا (جس سے نماز رہ گئی)
۲۔ یہاں تک کہ خیبر سے واپس لوٹ آئے۔
۳۔ اور اس راستے میں آثار نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن احمد نے اس نے کہا کہ ہمیں خبر دی محمد بن حسن بن قتیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حرملہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابن وہب نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر بن داسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ احمد بن صالح نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابن وہب نے ان کو خبر دی یونس نے ابن شہاب نے اس نے ابن مسیّب سے اس نے ابوہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے آپ رات کو چلتے رہے حتی کہ جب ہم کو نیند نے پالیا تو حضور اکرم ﷺ سو گئے اور بلال سے کہا ہمارے لیے انتظار کرو صبح کا کہتے ہیں کہ بلال پر نیند غالب آگئی حالانکہ ہم اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ فجر کی طرف منہ کر کے۔ نہ حضور اکرم ﷺ بیدار ہوئے نہ بلال جاگے نہ ہی کوئی ایک آپ کے اصحاب میں سے۔

حتی کہ ان کو سورج نے آن جگایا رسول اللہ ﷺ ان سب میں سے پہلے جاگے گھبرا کر اُٹھے تو فرمایا اے بلال کیا کیا تم نے اس سے کہا کہ میرے نفس کو اسی نے قبض کرلیا تھا جس نے آپ کے نفس کو میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان یا رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں کہ کچھ آگے تک وہ لوگ اپنی اپنی سواریوں کو چلا کر لے گئے اپنے سامان کے ساتھ پھر نبی کریم ﷺ نے وضو کیا بلال کو حکم دیا اس نے ان لوگوں کے لئے نماز کی اقامت پڑھی

(یعنی وصول کے بعد) اورحضور اکرم ﷺ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی جب آپ نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ جوشخص بھول جائے کسی بھی نماز کو اس کو چاہئے کہ وہ اس نماز کو اس وقت پڑھ لے جب اس کو یاد آ جائے بیشک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۔ میری یاد کے لئے نماز قائم کیجئے۔(سورۃ طہٰ : آیت ۱۴)

یونس کہتے ہیں ابن شہاب (اس آیت کو (اسی روایت کے ساتھ) پڑھتے تھے اسی طرح کہا ہے احمد نے کہا عنبسہ نے یونس سے اس حدیث میں لذکری احمد بن صالح کی حدیث کے لفظ سے سعید مسلم نے صحیح میں حرملہ بن یحییٰ سے روایت کیا ہے۔(مسلم کتاب المساجد۔حدیث ۳۰۹ ص ۱/۴۷۱)

اسی طرح بن مسیّب کی روایت میں جو ابوہریرہ سے ہے کہ یہ واقعہ پیش آیا تھا صحابہ کرام کے خیبر سے واپسی کے وقت اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے امام مالک نے موطاء میں زہری سے اس نے ابن مسیب سے بطور مرسل روایت کے۔

(۲) اور ہمیں خبر دی ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی عدل وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم بوشنجی نے ان کو ابن بکیر نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ کے راستے میں (دوران سفر) سو گئے تھے اور بلال کی ذمہ داری لگائی تھی کہ وہ ان لوگوں کو نماز کے لئے جگا دیں گے۔ چنانچہ بلال بھی سو گئے اور وہ سب لوگ سو گئے حتیٰ کہ جب جاگے تو ان پر سورج طلوع ہو چکا تھا لوگ جاگے تو وہ گھبرا گئے تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کو وہاں سے سوار ہونے کا حکم دیا حتیٰ کہ وہ سوار ہو کر اس وادی سے نکل جائیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کہ ایسی وادی ہے جس میں شیطان ہے (یعنی شیطان کا ڈیرہ ہے) چنانچہ وہ وہاں سے سوار ہو کر اس وادی سے نکل گئے پھر حضور اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اتریں اور وضو کریں۔ اور بلال کو حکم دیا کہ وہ نماز کا اعلان کرے (اذان دے) اور اقامت کہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور پھر ہٹ گئے حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کی بے قراری دیکھی تو فرمایا۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کی ارواح کو قبض کر لیا تھا اگر وہ چاہتا تو اس وقت کے علاوہ کسی اور وقت پر اس کو ہماری طرف واپس لوٹا تا تم میں سے کوئی آدمی نماز سے سو جائے (اور نماز کا وقت نکل جائے) یا اس کو نماز پڑھنا بھول جائے اس کے بعد وہ اس کی طرف بے قرار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس نماز کو ایسے ادا کرے جیسے اس کو اس کے وقت میں ادا کرتا ہے۔اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ بیشک شیطان بلال کے پاس آیا وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے وہ ان کو تھپکی دیتا رہا جیسے کوئی بچہ تھپکی دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے بلال کو بلایا چنانچہ بلال نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی خبر دی جیسے انہوں نے ابوبکر صدیق کو خبر دی تھی۔ابوبکر صدیق نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔(موطا مالک ۲۶)

اس مرسل روایت میں زید بن اسلم سے مروی ہے کہ یہ واقعہ مکہ کے راستے میں تھا اور تحقیق ہم نے روایت کیا ہے عبداللہ بن مسعود ان لوگوں کے نماز سے سو جانے کے بارے میں اس وقت جب وہ حدیبیہ سے واپس لوٹے تھے۔

(۳) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعلی رودباری نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر بن درسہ نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ہے ابوداؤد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن مثنی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن جعفر نے وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ہے شعبہ نے جافع شداد سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہماری نگرانی اور حفاظت کرے گا بلال نے کہا میں کروں گا۔ چنانچہ سب لوگ سو گئے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا لہٰذا نبی کریم ﷺ خود جاگے (پھر سب کو جگایا) اور فرمایا کہ تم اسی طرح کرو جیسے تم کیا کرتے ہو کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح ہی کیا کرو (ہر اس شخص کے لیے) فرمایا جو سو جائے یا بھول جائے۔(ابوداؤد۔کتاب الصلوۃ۔حدیث ۴۴۷ ص ۱/۱۲۲)

اسی طرح کیا ہے غندر نے وغیرہ نے شعبہ سے بیشک وہ شخص جس نے ان لوگوں کی حفاظت ونگرانی کی تھی اس رات، بلال نے اسی طرح کیا ہے اس کو یحیٰی بن قطان نے ان سے دو میں سے ایک روایت میں اور روایت میں کیا گیا ہے ان سے اور عبدالرحمٰن سے اس نے شعبہ سے کہ چارس اور چوکیداری کرنے والے عبداللہ بن مسعود تھے اس طرح اس کو کہا عبدالرحمٰن بن عبداللہ مسعود نے جامع بن شداد سے۔

(۴) ہمیں اس کی خبر دی ہے علی بن احمد بن عبدان نے ان کو خبر دی احمد بن عبید نے ان کو حسن بن سھل محوز نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قرہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ مسعودی نے جامع بن شداد سے اس نے عبدالرحمٰن بن ابوعلقمہ ثقفی سے اس نے عبداللہ بن مسعود سے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ غزوۂ حدیبیہ سے لوٹے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ عبداللہ نے کہا کہ میں کروں گا یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا بیشک تم سوجاؤ گے۔ اس کے بعد آپ نے پھر یہی جملہ دہرایا کون آج رات ہماری حفاظت کرے گا؟ میں نے عرض کی میں کروں گا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ اسی سوال کو بار بار دہرا رہے تھے اور میں کہتا رہا میں کروں گا یارسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم ہی کرو لہٰذا میں نے ان کی حفاظت کی حتی کہ جب صبح ہونے کو آئی تو مجھے رسول اللہ ﷺ کے اس قول نے پالیا کہ تم سوجاؤ گے۔

لہٰذا میں سوگیا۔ ہمیں نہ جگایا مگر سورج کی گرمی نے جو ہماری پیٹھوں پر لگی تھی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اٹھے اور انہوں نے جیسے آپ کیا کرتے تھے وضو کرنے اور فجر کی دو رکعت پڑھنے میں۔ اس کے بعد انہوں نے ہم لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب نماز پڑھا کر ہٹے تو فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل اگر چاہتا تو تم لوگ اس طرح نہ سوجاتے لیکن اس نے یہ چاہا کہ تاکہ تمہارے بعد میں آنے والوں کے لیے بھی آگاہی ہو لہٰذا ایسے ہی کیا کرے ہر وہ شخص جو سوجائے یا بھول جائے۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد لوگوں کے اُونٹ بکھر گئے لوگ ان کی تلاش میں نکل گئے لوگ باقی اونٹ تو لے آئے مگر رسول اللہ کی اونٹنی نہ ملی عبداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم پکڑ کر لے آؤ اس کو فلاں جگہ سے چنانچہ میں نے اس کو وہاں سے جا کر پکڑا جہاں پر آپ نے فرمایا تھا میں نے اس کو اس حال میں پایا کہ اس کی مہار درخت کے ساتھ اُلجھی ہوئی تھی اللہ کی قسم اس کو ہاتھ بھی نہیں کھول سکتا تھا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا پھر رسول اللہ ﷺ پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اِنَّـا فَتَحْـنَـا لَكَ فَتْحـاً مُبِيْناً۔ ''تطبیق وتوجیہ مابین روایات'' اسی طرح کہا ہے اس روایت میں اور تحقیق ہم نے روایت کی ہے یوسف بن بکیر سے اس نے مسعودی سے اس قصے کو بعد ذکر نزول سورۃ فتح کے ان لوگوں کے حدیبیہ سے واپسی کے وقت۔

لہٰذا مناسب ہی ہوگا کہ تاریخ نزول سورۃ اس قصے کو بعد یا علیحدہ کہو اس سے۔ اگر دونوں کی تاریخ اکھٹی اور ایک ہی ہو تو مناسب یہ ہوگا (واللہ اعلم) کہ (یوں کہا جائے) کہ ان لوگوں کی نیند نماز سے واقع ہوئی ہو ان لوگوں کی حدیبیہ سے واپسی کے وقت۔ پھر یہی صورت واقع ہوئی ہو خیبر سے واپسی کے وقت (لہٰذا بعض راوی ایک واقعہ کو بیان کرتے ہوں اور بعض دوسرے کو) تحقیق روایت کیا ہے عمران بن حصین نے اور ابوقتادہ انصاری نے ان لوگوں کی نماز سے سوجانا ان دونوں نے اس قصے میں ایک حدیث ذکر کی ہے میضاۃ (وضو کے برتن) کے بارے میں نہیں جان سکا کہ یہ واقعہ ان کے حدیبیہ سے واپسی کے وقت ہوا تھا یا خیبر سے واپسی کے وقت یا کسی دوسرے وقت میں، میں نے استخارہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے دونوں حدیثوں کے استخراج کے بارے میں یہاں پر لہٰذا ترجیح نتیجہ اسی واقع ہوا تھا وباللہ التوفیق، تحقیق واقدی نے ابوقتادہ کے قصے میں زعم کیا ہے کہ اس کا وقوع غزوۂ تبوک سے واپسی کے موقع پر ہوا تھا۔ اور زافرن سلیمان نے شعبہ سے روایت کی ہے اس نے جامع شداد سے ابن مسعود واقع میں کہ یہ غزوۂ تبوک میں ہوا تھا۔ واللہ اعلم

☆☆☆

باب ۱۲۱

(۱) حدیث عمران بن حصین کا ذکر۔
(۲) اور نبی کریم ﷺ نے دو مشکوں والی عورت کے بارے میں جو خبر دی تھی اس میں بعض امور کا ظہور۔
(۳) اس کے بعد دو مشکوں کے پانی میں بعض امور کا ظہور جب اسے لایا گیا تھا۔
(۴) اور بقیہ پانی کے بارے میں جوان کے پاس تھا۔

(ان سب میں) علامات نبوت اور دلالات وصدق رسول ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران نے بغداد میں ان کو اسماعیل بن محمد مغار نے ان کو احمد بن منصور نے ان کو عبدالرزاق نے ان کو معمر نے عوف سے اس نے ابورجاء عطاری سے اس نے عمران بن حصین سے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب ایک سفر میں رات کو چل رہے تھے کہتے ہیں کہ ان کو شدید پیاس لگی لہٰذا آپ کے اصحاب میں سے دو آدمی آگے آئے۔ کہتے ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ حضرت علی اور حضرت زبیر تھے۔ یا ان کے علاوہ کوئی تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کو خبر دی کہ تم دونوں عنقریب فلاں فلاں مقام پر ایک عورت کو پاؤں گے ایک عورت ہوگی اس کے ساتھ ایک اونٹ ہوگا اس کے اوپر دو مشکیں ہوں گی وہ دونوں مشکیں میرے پاس لے آؤ۔

کہتے ہیں کہ وہ دونوں حضرات اس عورت کے پاس پہنچے انہوں نے اسی حالت میں پایا کہ وہ دو مشکوں کے درمیان اونٹ پر سوار تھی۔ ان دونوں نے اس عورت سے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو وہ بولی کہ کون رسول اللہ؟ کیا وہی صحابی (اپنا دین بدل لینے والا) دونوں نے بتایا کہ جی ہاں وہی جو تم مراد لے رہی ہو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ وہ اس کو لے کر آ گئے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا ان دونوں مشکوں میں سے کچھ پانی ایک برتن میں لیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا اس کے بعد وہ پانی دوبارہ انہیں مشکوں میں واپس ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حکم دیا ان دونوں کا منہ کھول دیا گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا انہوں نے پانی سے اپنے اپنے برتن بھر لئے اور چھوٹی مشکیں بھر لیں۔ انہوں نے اس دن نہ کوئی مشک چھوڑی نہ کوئی برتن چھوڑا مگر سب کو انہوں نے بھر لیا۔

عمران کہتے ہیں کہ مجھے ایسے لگتا تھا کہ وہ مزید بھر گئی ہیں۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا اس عورت کا کپڑا پھیلایا گیا اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے کہا وہ اپنا اپنا سامان سفر لے آئے حتی کہ اس کا کپڑا ابھر گیا آپ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ تم اب چلی جاؤ ہم لوگوں نے تیرے پانی میں سے کچھ بھی نہیں لیا بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے پلایا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور کہنے لگی میں تمہارے پاس آج سب لوگوں سے بڑے جادوگر کے ہاں سے آ رہی ہوں۔ یا پھر وہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ کہتے ہیں کہ اس قبیلے کے سارے لوگ رسول اللہ کے پاس آئے اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن محمد نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے مسدد نے ان کو خبر دی احمد بن جعفر قطیعی نے ان کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے ان کو ان کے والد نے ان کو

یحیٰ بن عنیان بن سعید قطان نے عوف سے ان کو ابو رجاء ان کو عمران بن حصین۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم لوگ رات بھر چلتے رہے تھے حتیٰ کہ جب ہم رات کے آخری حصے میں پہنچے تو ہم اس وقت سو گئے۔

ایک مسافر کے نزدیک اس وقت کے سونے سے زیادہ میٹھی چیز کوئی نہیں ہوتی۔ کہتے ہیں کہ ہمیں کس چیز نے نہ جگایا مگر سورج کی تپش نے ہی سب سے پہلے جو شخص جاگا وہ فلاں آدمی تھا۔ اس کو ابو رجاء کہتے تھے۔ اس کے بعد فلاں شخص جاگا۔ عوف ان کا نام بھول گیا اس کے بعد عمر بن خطاب چوتھے شخص تھے۔ اور نبی کریم ﷺ جب سو جاتے تھے تو آپ کو جگایا نہیں جاتا تھا بلکہ آپ ﷺ خود ہی جاگا کرتے تھے اس لئے کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کی نیند میں آپ کو کیا بتایا جا رہا ہے جب حضرت عمر بیدار ہو گئے اور انہوں نے دیکھا کہ لوگ تا حال سو رہے ہیں وہ بڑے ظرف والے مضبوط اعصاب کے مالک آدمی تھے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے زور زور سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا شروع کیا اور وہ بار بار تکبیر کہتے رہے اور اونچی آواز کے ساتھ کہتے رہے حتیٰ کہ ان کی آمد پر آپ بیدار ہو گئے جب آپ بیدار ہو گئے تو لوگوں نے اپنی اس حالت کی شکایت کی جو ان کو درپیش آ گئی تھی (یعنی نماز فوت ہو گئی) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لَاضَیْرَ۔ کوئی پریشان ہونے کی بات نہیں ہے چلو یہاں سے کوچ کرو۔

چنانچہ لوگوں نے کوچ کیا تھوڑا سا چلے تھے کہ پھر اترے آپ ﷺ نے وضو کیا اور نماز کے لیے اذان کہی گئی آپ نے لوگوں کو پڑھائی جب آپ نے نماز پڑھا کر ہٹے تو آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی علیحدہ بیٹھا ہوا ہے جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ اے فلانے تنے آپ کو کس چیز نے روکا ہے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے جنابت پہنچ گئی ہے (یعنی خواب میں ناپاک ہو گیا ہوں) اور پانی بھی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی کو لازم پکڑ بیشک وہ آپ کو کفایت کرے گی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ تھوڑے سے چلے تھے کہ لوگوں نے آپ کے پاس شدید پیاس کی شکایت کی آپ سواری سے اترے اور فلاں شخص کو بلایا ان کو ابو رجاء کہتے تھے عوف اس کا نام بھول گئے تھے اور حضرت علی کو بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور ہمیں پانی تلاش کر کے لادو۔ کہتے ہیں وہ دونوں چلے گئے انہوں نے ایک عورت دیکھی جو اونٹ پر دو بڑی بڑی مشکیں پانی کی لادے جا رہی تھی دونوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ میں کل اس وقت سے پانی کی تلاش میں گئی تھی اب تک اسی میں ہوں۔

انہوں نے اس سے کہا اب تم ہمارے ساتھ چلو اس نے پوچھا کہ کہاں چلوں؟ بولے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ بولی وہ شخص جس کو صحابی کہا جاتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں وہی جو آپ کی مراد ہے چلو آپ۔ چنانچہ وہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور انہوں نے آپ کو پوری بات بتادی۔ ان لوگوں نے اس عورت کو اونٹ سے اتارا اور حضور اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور دونوں مشکوں کے منہ کھول کر کچھ پانی اس برتن کے اندر اونڈیلا یعنی اس میں کلی کر کے ڈالی اور اس پانی کو واپس مشکوں میں ڈال دیا۔ اور ان کے منہ دوبارہ کس دیے اور مشکوں کے نیچے کے حصے کو ذرا سا کھول دیا اور پھر لوگوں میں اعلان کر دیا کہ پانی خود بھی پیو اور دوسروں کو بھی پلاؤ لہٰذا سب نے اپنی مرضی سے خود بھی پیا دوسروں کو بھی پلایا۔ اب آخر میں وہی شخص باقی رہ گیا تھا جس کو جنابت ونا پاکی لاحق ہوئی تھی حضور اکرم ﷺ نے اسی کو پانی کا برتن دیا اور فرمایا کہ تم جا کر اس کو اپنے اوپر انڈیل لو یعنی غسل کر لو۔ وہ عورت یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی جو کچھ اس کے پانی کے ساتھ ہو رہا تھا۔ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم حضور اکرم ﷺ نے جب پانی لینا ترک کیا تو وہ مشکیں پہلے سے بھی زیادہ بھری ہوئی لگ رہی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس عورت کو دینے کے لیے کچھ جمع کرو۔ لہٰذا اس کے لیے عجوہ کی کھجوریں آٹا۔ ستو وغیرہ سامان جمع کیا گیا کھانے کا سامان کپڑے میں جمع ہو گیا صحابہ نے اس عورت کو واپس اس کے اونٹ پر سوار کیا اور وہ سامان ان کے آگے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا اللہ کی قسم تم اچھی طرح جانتی ہو کہ ہم نے آپ کے پانی میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا بلکہ اللہ ہی ہے جس نے ہم لوگوں کو پلایا ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی اسے دیر ہو چکی تھی انہوں نے پوچھا کہ تمہیں دیر کیوں ہو گئی ہے اس نے کہا کہ ایک حیران کن بات ہے۔ مجھے دو آدمی ملے ہیں وہ مجھے اس آدمی کے پاس لے کر گئے جو مشہور صحابی ہے اس نے میرے پانی کے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے جو کچھ وہاں اس نے دیکھا تھا کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم کسی نے سحر نہیں کیا تھا جو کچھ اس کے سامنے ہوا۔ اس عورت نے اپنی شہادت کی اور بیچ کی انگلی اٹھائی اوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی وہ اللہ کا برحق رسول ہے۔

کہتے ہیں کہ مسلمان بعد میں اس کا دفاع کیا کرتے تھے مشرکان مشرکین سے جو اس کے اردگرد تھے بلکہ ان گھروں کی بھی حفاظت کرتے تھے وہ جن میں سے تھی چنانچہ ایک دن اس عورت نے اپنی قوم سے کہا میں نہیں سمجھتی کہ یہ لوگ تمہیں یونہی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ قصداً تمہارا خیال کرتے ہیں کیا تم لوگ اسلام میں دلچسپی لوگے چنانچہ ان لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور حلقہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں مسدد سے۔ (بخاری۔ کتاب التیمم۔ فتح الباری ۱/۴۴۷)

اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث نضر بن شمیل سے اس نے عوف سے۔ (مسلم۔ کتاب المساجد۔ حدیث ۳۱۲ ص ۱/۴۷۶)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن کبیر نے عباد بن منصور ناجی سے ان کو ابورجاء عطاردی سے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ ستر سواروں میں نکلے اپنے اصحاب کے ساتھ رات کا سفر کیا۔ پھر وہ صبح سے پہلے سو گئے رسول اللہ ﷺ اور اصحاب سب سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا بس ابوبکر صدیقؓ بیدار ہوئے انہوں نے دیکھا کہ سورج طلوع ہو چکا ہے انہوں نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا گویا کہ وہ رسول اللہ کو جگانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ حتی کہ حضرت عمر جاگ گئے گویا کہ ایک ایسا آدمی بیدار ہو گیا تھا جو بلند آواز کا مالک تھا انہوں نے تسبیح وتکبیر بلند آواز کے ساتھ کہنا شروع کی اور آواز کو خوب بلند کیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جاگ گئے۔

چنانچہ آپ کے اصحاب ہی میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے نماز فوت ہو گئی ہے حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا نہیں تم سے فوت نہیں ہوئی اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا ان کو وہ سوار تھوڑا سا چلے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اتر پڑے صحابہ بھی ان کے ساتھ اتر پڑے گویا کہ آپ ﷺ نے اس جگہ پر نماز پڑھنا ناپسند کیا جس میں وہ لوگ نماز کے وقت سو گئے یعنی نماز رہ گئی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس پانی لے آؤ۔ چنانچہ پانی چند گھونٹ لوٹے میں حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو برتن میں انڈیلا اس کے بعد اپنا ہاتھ پانی میں رکھ لیا پھر آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا وضو کرو لہٰذا تقریباً ستر آدمی نے وضو کیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ نماز کے لیے اذان کہی جائے لہٰذا اذان کہی گئی پھر حضور اکرم ﷺ اٹھے اور انہوں نے نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا کر ہٹے تو دیکھا آپ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا ہے آپ نے اسے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کو نماز پڑھنے سے کیا چیز منع ہوئی ہے؟ اس نے بتایا یا رسول اللہ مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے (یعنی خواب میں ناپاک ہو گیا تھا) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی کے ساتھ تیمم کرلو۔ جب کرلیں تو آپ نماز پڑھ سکتے ہیں پھر جب آپ پانی کو موجود پائیں تو غسل کرلیں۔

اس وقت رسول اللہ اور اصحاب ایسی کیفیت میں تھے کہ نہیں معلوم تھا کہ پانی کہاں ہے؟ لہٰذا انہوں نے حضرت علی کو بھیجا اس کے ساتھ ان کے احباب کی جماعت بھی تھی وہ حضور اکرم ﷺ کے لیے پانی کی تلاش میں نکلے وہ اپنے گروہ کے ساتھ ایک دن رات چلتے رہے گھومتے رہے اس کے بعد ایک عورت کو ملے جو سواری پر سوار دو مشکوں کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی حضرت علی نے اس عورت سے کہا تم کہاں سے آرہی ہو وہ بولی کہ میں اپنے یتیم بچوں کے لیے پانی لے کر آرہی ہوں۔ جب اس عورت نے ان کو بتایا کہ یہاں پانی تک پہنچنے کے لیے ایک رات بھر کی مسافت ہے۔ بلکہ یہ اس سے بھی زیادہ ہے تو علی نے کہا اللہ کی قسم اگر ہم وہاں چلے گئے تو ہم وہاں نہیں پہنچ سکیں گے کہ ہماری سواریاں مرجائیں گی اور ہم میں سے بھی کوئی نہ کوئی مرجائے گا (مارے پیاس کے) آپ اپنے مشکوں کو رسول اللہ کے پاس لے کر چلیں پھر آپ اس بارے میں ایک خاص نظارہ دیکھیں۔ جب حضرت علیؓ اور اس کے اصحاب آئے اور عورت کو اس کے اونٹ پر مشکوں کے درمیان تو علی نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ ہم نے اس عورت کو فلاں فلاں مقام پر پایا تھا۔ میں نے اس سے پانی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا ہے کہ میرے اور پانی کے درمیان ایک رات یا اس سے بھی زیادہ مسافت ہے تو ہم نے سوکہ ہم وہاں تک نہیں پہنچ پائیں گے کہ (مارے پیاس کے) ہم میں سے کوئی نہ کوئی مرجائے گا۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا اُونٹ بیٹھاؤ۔ انہوں نے اس کا اونٹ بٹھایا وہ عورت ان کے پاس آ کر کہنے لگی کہ میں یتیم بچوں کے لیے پانی لائی ہوں۔ اور میں اب تو بالکل ان سے دور پھنس کر رہ گئی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس برتن لاؤ اور فرمایا کہ ان مشکوں کے بند کھولو اور ان میں سے تھوڑا سا پانی نکالو انہوں نے دونوں مشکوں سے تھوڑا سا پانی نکالا حضور اکرم ﷺ نے اس میں دعا فرمائی اور اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈبو دیا پھر فرمایا کہ ان مشکوں کے منہ کھولو انہوں نے کھولے پھر آپ ﷺ نے چلو بھر کر اسی میں بھی ڈالے اور اس میں پھر اپنے اصحاب سے کہا کہ اب تم اس میں سے پیو۔

چنانچہ انہوں نے خوب سیر ہو کر پیا پھر فرمایا کہ اپنی سواریوں کو بھی پلاؤ وہ بھی پی کر خوب سیر ہوگئیں پھر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ تمہارے پاس جو مشکیں ہیں یا وضو کے برتن ہیں انہوں نے وہ سب کے سب بھر لیے اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ دونوں مشکوں کے منہ کس کر باندھ دو پھر فرمایا کہ اٹھا کر اس کے اونٹ کو انہوں نے اُٹھایا اور عورت بھی اُٹھی حالانکہ اس کی مشکیں تا حال فل بھری ہوئی ہونے کی وجہ سے قریب تھا پھٹ جائیں گی پھر حضور اکرم ﷺ نے عورت کا کپڑا یعنی چادر لی اور اپنے اصحاب سے کہا کہ لاؤ تم لوگوں کے پاس جو بھی کوئی کھانے کی چیز ہے انہوں نے لانا شروع کیا روٹی کے ٹکڑے بھی تو خشک کھجوریں بھی حتی کہ اس کے لیے بہت سارا کھانے کا سامان جمع ہوگیا حضور اکرم ﷺ نے اس سامان کو باندھا اور اس عورت کو دے دیا اور فرمایا کہ جاؤ تم یہ اپنے یتیموں کے لیے لے جاؤ اور یہ تیرا پانی بھی ہم نے زیادہ کر دیا ہے وہ عورت یہ منظر دیکھ کر حیران ہو رہی تھی۔ چلی گئی گھر پہنچی تو انہوں نے پوچھا تم کہاں رک گئی تھیں اور کس چیز نے دیر کروا دی اس نے بتایا کہ مجھے ایک حیران کن چیز نے روک رکھا تھا یہ جو تم مشکیں دیکھ رہے ہو ان میں سے تقریباً ستر اونٹ پانی پی چکے ہیں۔

اور ان میں سے لوگوں نے کئی مشکیں بھر لی ہیں بڑی بھی تو چھوٹی بھی اور وضو کے کئی برتن جو میں نے شمار نہیں کیے جب کہ اس وقت بھی یہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہیں ابھی بھی۔ وہ جا کر ایک مہینے تک رکی رہی یا اس کے قریب اس کے بعد وہ تیس اونٹ سواروں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ خود بھی اور وہ سارے لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

باب ۱۲۲

۱۔ ذکر حدیث ابوقتادہ انصاری میضاءۃ کے معاملے میں۔
۲۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان جب آپ کے اصحاب روک لئے گئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کریں کامیاب ہو جائیں گے۔
۳۔ اور اس معاملے میں آثار نبوت کا ظہور۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے اور ابو محمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر محمد بن حسین قطان نے ان کو ابراہیم بن حارث بغدادی نے ان کو یحییٰ بن بکیر نے ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ان کو ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور ثناء خطبہ فرمایا بیشک تم لوگ اپنی شام اور اپنی رات بھر چلو گے اس کے بعد تم لوگ پانی کے مقام پر پہنچو گے آنے والی صبح انشاء اللہ۔ کہتے ہیں کہ بس لوگ چل پڑے کوئی ایک بھی سفر میں چلنے کے دوران کسی کی

طرف متوجہ نہیں ہور ہا ابوقتادہ نے کہا نبی کریم ﷺ وسط یا نصف شب کو سفر کر رہے تھے اور میں ان کے پہلو میں سفر کر رہا تھا نبی کریم ﷺ اُونگھنے لگے اور اپنی سواری میں جھک گئے۔ میں آپ کے پاس آیا میں نے ان کو سیدھا کیا اور ان کو سہارا دیا۔ مگر ان کو میں نے جگایا نہیں۔

حتی کہ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری پر سیدھے اور درست ہو بیٹھے پھر چل پڑے حتی کہ جب رات اکثر حصہ گذر گیا پھر ایک دفعہ سواری کے اوپر سے جھک گئے میں نے ان کو جگائے بغیر ان کو سہارا دیا جس سے وہ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر چلتے رہے حتی کہ جب سحر کا آخر ہوا تو آپ پہلے سے زیادہ سخت طریقے پر جھکے حتی کہ قریب تھا کہ آپ ﷺ سو جائیں میں قریب آیا اور میں نے نیچے سے سہارا دیا آپ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا کہ کون ہے یہ میں نے بتایا کہ ابوقتادہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کب سے تم راستے میں ایسے کر رہے تھے میں نے بتایا کہ میں رات بھر سے ایسے (حفاظت) کر رہا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے (دعا دی)۔

حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ

اللہ تیری حفاظت فرمائے بوجہ اس کے کہ آپ نے اللہ کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

اس کے بعد فرمایا تم یہ دیکھتے ہو کہ ہم لوگوں سے اوجھل ہو گئے ہیں پھر فرمایا کیا تم کسی ایک کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ سوار ار یہ سوار ہے بس ہم لوگ جمع ہو گئے ہم سات سوار تھے نبی کریم ﷺ راستے سے ہٹ گئے اور اپنا سر رکھ لیا (یعنی سو گئے) اس کے بعد فرمایا کہ ہمارے اوپر ہماری نماز کی حفاظت کرنا لہٰذا پہلا شخص جو بیدار ہوا وہ خود رسول اللہ ﷺ تھے جب کہ سورج کی روشنی ان کی پیٹھ پر پڑ رہی تھی بس ہم لوگ ہڑ بڑا کر اٹھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سوار ہو جاؤ بس ہم لوگ چل پڑے حتی کہ سورج اونچا ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے وضو کا برتن منگوایا اور وہ میرے پاس تھا اس میں تھوڑا سا پانی تھا ہم لوگوں نے اسی سے وضو کیا۔

بغیر کسی دوسرے پانی کے اور حالانکہ اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ اس کے بعد ابوقتادہ سے کہا ہمارے لیے اپنے اس وضو کے برتن کو سنبھال کر رکھیے عنقریب اس کی ایک خبر ہو گی اس کے بعد بلال نے نماز کے لیے اذان کہی حضور اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ نے صبح کی نماز پڑھائی اور ویسے کیا جیسے آپ روزانہ کیا کرتے تھے۔

پھر نبی کریم ﷺ سوار ہو گئے ہم لوگ بھی سوار ہوئے اور ہم میں سے بعض بعض سے آہستہ آہستہ باتیں کرنے لگا کہ ہم سے جو کچھ ہماری نماز کے بارے میں کوتاہی ہوئی ہے اس کا کفارہ کیا ہو گا حضور اکرم ﷺ نے پوچھا کہ تم لوگ میرے سوا آپس میں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو ہم نے بتایا کہ اے اللہ کے نبی ہماری نمازوں میں ہماری کوتاہی کی بات ہو رہی ہے کیا تمہارے لیے مجھ میں اُسوہ (نمونہ) نہیں ہے؟ اور انہوں نے فرمایا کہ نیند میں تفریط اور کوتاہی نہیں ہوتی بلکہ تفریط وہ ہوتی ہے کہ نماز نہ پڑھے حتی کہ دوسری کا وقت ہو جائے جب یہ کیفیت ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اسے ایسے وقت پڑھ لے جب جاگ جائے جب اگلی صبح آئے تو پھر اس کو اس کے وقت پر پڑھے۔ اس کے بعد فرمایا۔ آپ کیا دیکھتے ہو کہ لوگوں نے کیا کہا ہے؟۔

(حاشیہ) علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ابھی کلام رسول کا مطلب اس طرح ہے کہ حضور اکرم اجب بعض صحابہ کو سورج بلند ہونے کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ تو اس وقت کچھ لوگ اپنی سواریوں پر آگے نکل چکے تھے۔ لہٰذا حضور اکرم ااور یہ چھوٹا سا طائفہ ان سے پیچھے ٹوٹ کر رہ گئے تھے۔ تو حضور اکرم ﷺ نے اپنے ساتھ موجود گروہ سے پوچھا کہ تم کیا گمان کرتے ہو کہ وہ لوگ جو آگے نکل گئے ہیں وہ ہمارے بارے میں کیا کہہ رہے ہوں گے پر لوگ خاموش ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ نے خود فرمایا کہ بہر حال ابوبکر اور عمر لوگوں سے کہہ رہے تھے حضور اکرم ﷺ تم لوگوں کے پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور حضور دل سے خوش نہیں ہوں گے کہ وہ تم سے پیچھے رہ جائیں بلکہ۔ چاہیں گے کہ وہ تم سے آگے ہوں۔ تمہارے لیے ہی مناسب کہ تم حضور اکرم ﷺ کا انتظار کرو یہاں تک کہ اب تمہارے ساتھ لاحق ہو جائیں۔ اگر وہ لوگ ابوبکر کی بات مانیں گے کامیاب ہو جائیں۔ وہ دونوں درست رائے پر ہیں۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔لوگ بھی بے حال ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے نبی کو موجود نہیں پا رہے ہیں۔ابوبکر عمر نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے نہیں ہو سکتے۔اور لوگوں نے کہا ہے کہ تمہارے سامنے ہیں۔اور اگر وہ ابوبکر عمر کی بات مانیں کامیاب ہو جائیں گے۔بس ہم لوگ ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جب دن خاصہ طویل ہو گیا تھا۔یا یوں کہا تھا کہ جب ہر چیز کا سایہ لمبا ہو گیا تھا۔لوگ کہہ رہے تھے اے اللہ کے نبی ہم لوگ ہلاک ہو گئے۔اور پیاس سے مر گئے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں تمہارے ساتھ کوئی ہلاک ہوتا نہیں ہے۔اس کے بعد فرمایا کہ میرا چھوٹا پیالہ کھول کر لاؤ۔یعنی فرح صغیر۔

حضور اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا برتن منگوایا حضور اکرم ﷺ نے انڈیلنا شروع کیا اور ابوقتادہ نے ہلانا شروع کیا لوگوں کو۔لوگوں نے برتن سے پانی کو ہلاتے دیکھا تو ٹوٹ پڑے قریب تھا کہ وہ منہ کے بل گر جاتے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہتر اور احسن طریقے پر آؤ عنقریب تم میں سے کوئی سیر ہو کر جائے گا۔پھر فرمایا کہ احسن طریقے پر ایک دوسرے کی رعایت کرو لہٰذا اصحاب رسول نے ایسا ہی کیا حضور اکرم ﷺ انڈیلتے رہے اور ابوقتادہ پلاتے رہے۔حتی کہ سب نے پی لیا صرف نبی کریم اور ابوقتادہ ہی باقی رہ گئے پھر حضور اکرم ﷺ نے انڈیلا اور فرمایا ابوقتادہ تم پیو اس نے کہا کہ میں نہیں پیوں گا جب تک نبی کریم نہ پییں گے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔اِنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ۔لوگو کو پلانے والے کا نمبر آخری میں ہوتا ہے۔

پھر بھی نبی کریم ﷺ نے پیا سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور راحت واطمینان کیا۔عبداللہ بن رباح نے کہا ہے کہ میں حدیث جامع بعد میں بیان کروں گا عمران بن حصین نے کہا دیکھوائے نوجوانو تم کیسے حدیث بیان کرتے ہو میں اس رات سواروں میں سے ایک تھا۔میں نے کہا اے ابونُجَد آپ حدیث بیان کیجئے آپ حدیث کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔انہوں نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے بتایا کہ میں انصار میں سے ہوں۔لہٰذا انہوں نے کہا کہ پھر تم لوگ حدیث کا زیادہ علم رکھتے ہو۔لہٰذا میں نے لوگوں کو حدیث بیان کی۔عمران نے کہا کہ میں اس میں موجود تھا میں نہیں سمجھتا کہ کسی ایک نے اس حدیث کی اس طرح یاد رکھا ہو جیسے تم نے یاد رکھی ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں شیبان بن فروح سے اس نے سلیمان بن مغیرہ سے۔(مسلم۔کتاب المساجد۔حدیث ۳۱۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے بغداد میں ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے ان کو احمد بن منصور رجا نے دی ان کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے قتادہ سے اس نے عبداللہ بن رباح سے اس نے ابوقتادہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں نکلے جب بعض راستے میں پہنچے تو آپ کسی حاجت کے لیے پیچھے ہو گئے لوگوں سے میں نے پانی کا لوٹا لے کر پیچھے پیچھے گیا یہ وضو کرنے کا برتن تھا۔ابوقتادہ وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی قضاء حاجت کی پھر میرے پاس آئے میں نے آپ کے ہاتھ پاؤں پر لوٹے سے پانی انڈیلا اور آپ نے وضو کیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس (بقیہ پانی کو) محفوظ رکھنا شاید اس بقیہ کی بھی خاص ضرورت پیش آ جائے لشکر چلتا رہا نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگ ابوبکر کی اطاعت کریں گے تو وہ اپنے نفسوں پر شفقت کریں گے اور اگر ان دونوں کی بات نہیں مانیں گے اپنے نفسوں پر مشقت ڈالدیں گے کہتے ہیں ابوبکر اور عمر نے لوگوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ نہ اتریں حتی کہ پانی کے مقام تک پہنچ جائیں۔بقیہ لوگوں نے کہا مل کے ہم اتر پڑتے ہیں حتی کہ رسول اللہ ﷺ پیچھے سے آ جائیں۔

چنانچہ اتر پڑھے ہم لوگ ان کے پاس پہنچ گئے دوپہر کے وقت حالانکہ وہ پیاس سے مر رہے تھے۔حضور اکرم ﷺ نے مجھے وہ وضو کا بچا ہوا پانی لے آنے کو کہا میں ان کے پاس لے کر گیا۔آپ نے اس میں آپ نے اس کو جھکایا (یا اس میں کلی ڈالی) اس کے بعد ان لوگوں کے لیے اس کو انڈیلنا شروع کیا لہٰذا سب نے پیا حتی کہ سب سیر ہو گئے اور سب نے وضو کر لیا اور سارے برتن بھر لئے جو ان کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس پانی ہے مجھے ایسے محسوس ہوا کہ وہ پانی ویسے باقی رہ گیا تھا جیسے حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ میں لیا تھا حالانکہ وہ (پینے والے وضو کرے اور برتن بھرنے والے) بہتر آدمی تھے۔

☆☆☆

باب ۱۲۳

رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں کیا کچھ کیا جو انصار نے مہاجرین کو عطیہ دیا جب وہ مدینے میں آئے تھے اس کے بعد جب اللہ نے ان پر بنونضیر اور بنوقریظہ اور خیبر کو فتح کیا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے ان کو حرملہ بن یحییٰ نے ان کو ابن وھب نے ان کو خبر دی یونس نے ابن شہاب سے اس نے انسؓ سے وہ کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ میں آئے تو وہ اس حال میں آئے تھے کہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں تھی جب کہ انصار اہل زمین وجائدادوالے تھے (عقار سے مراد یہاں کھجور کے باغات ہیں) انصار نے ان میں تقسیم کردیا اس شرط پر کہ وہ ان کو نصف پھل دیں گے ان کے مالوں میں سے ہر سال۔ اور کام کی محنت ومشقت سے ان کو کفایت کریں گے یعنی آبادکاری کا کام وہ کریں گے۔ اور انس بن مالک کی ماں کو اُم سلیم کہا جاتا تھا اور عبداللہ بن ابوطلحہ کی ماں تھی وہ ماں کی طرف سے انس بن مالک کے بھائی تھے اُم انس نے رسول اللہ کو کھجور کے درخت دیئے تھے جو اس کے تھے رسول اللہ ﷺ نے وہ کھجور کے درخت اُم ایمن کو دے دیئے تھے جو حضور اکرم ﷺ کی مولاۃ تھی اسامہ بن زید کی ماں تھی ابن شہاب نے کہا ہے کہ مجھے خبر دی ہے انس بن مالک نے یہ کہ رسول اللہ ﷺ جب فارغ ہوئے اھل خیبر کے قتال سے۔ اور مدینہ واپس لوٹے تو مہاجرین نے انصار کے عطایا ان کو واپس لوٹا دیے جو انہوں نے ان کو اپنے درختوں کے پھلوں میں سے عطیہ کیے تھے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے میری والدہ کی طرف اس کے کھجور کے درخت واپس لوٹا دیے اور رسول اللہ ﷺ نے ام ایمن کو ان کھجوروں کے بدلے میں اپنے باغ میں سے عطا کئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ اُم ایمن ام اسامہ بن زید کی شان وحالت یہ تھی کہ وہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے لئے وصیفہ اور لونڈی تھی۔ اور وہ حبشہ سے تھی جب بی بی آمنہ نے رسول اللہ ﷺ کو جنم دیا تھا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو اُم ایمن حضور اکرم ﷺ کی پرورش کرتی رہی تھی حتی کہ آپ بڑے ہوگئے تھے حضور اکرم ﷺ نے اسے آزاد کردیا تھا۔ اس کے بعد زید بن حارثہ کے ساتھ اس کا نکاح کردیا تھا اس کے بعد وہ وفات پاگئی تھی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے پانچ ماہ بعد۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حرملہ سے۔ (مسلم۔کتاب الجہاد۔حدیث ۷۰ ص ۱۳۹۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعمر وادیب نے ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے ان کو خبر دی ابویعلیٰ نے اور رفیعی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوبکر بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابویُعلی انصاری نے ان کو حدیث بیان کی شہاب بن ابوشیبہ نے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی معمر بن سلیمان نے ان کو ان کے والد نے انس بن مالک سے اس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ کہ ایک آدمی تھا مقرر کرتا تھا اس کے لئے مالک سے کھجور کے درخت اور جو کچھ اللہ چاہے۔ یہاں تک کہ ان پر قریظہ اور نصیر فتح ہوگئے اس کے بعد وہ ان کو واپس کررہے تھے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس جاؤں اور ان سے مانگوں وہ جو ان کے گھر والوں نے آپ کو دیے تھے یا اس میں سے بعض مانگوں۔ اور نبی کریم ﷺ دے چکے تھے اُم ایمن کو یا جیسے اللہ نے چاہا۔

کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا تو انہوں نے وہ مجھے دے دیں گے۔ کہتے ہیں کہ ام ایمن آئی اس نے میری گردن میں کپڑا ڈال دیا اور کہنے لگی ہرگز نہیں اللہ کی قسم جس کے بغیر کوئی اِلٰہ نہیں ہے مگر وہی ہے وہ انہوں نے تجھے نہیں مجھے دیے تھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اُم ایمن آپ چھوڑ دیجئے میں آپ کو اتنا اتنا دوں گا۔

وہ بولی ہرگز نہیں قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (یعنی نہیں مانوں گی) مگر حضور اکرم ﷺ ویسے کہتے رہے یہاں تک رسول اللہ ﷺ نے اُم یمن کو اس کے دس امثال دیے (یعنی دس گنا دیا) یا دس امثال کے قریب شباب نے کہا ہے اس نے میری گردن میں کپڑا ڈال لیا اور یہ بھی انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھے اتنے اتنے ملے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اس نے کہا ہے کہ ام یمن کہہ رہی تھی ہرگز نہیں اللہ کی قسم (یعنی نہیں مان رہی تھی) یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کو اس مال سے دس گناہ زیادہ دیا۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں خلیفہ بن قیاط سے وہی شباب ہیں۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ حدیث ۴۱۲۰۔ فتح الباری ۸/۴۱۰)

اور مسلم نے اس کو روایت کیا ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر ۷۱/۹۲ ص ۱۳۹۰)

باب ۱۲۴

ذکر سریۂ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نجد کی جانب بنوفزارہ کی جانب

مجموعہ ابواب سرایا جن کا ذکر فتح خیبر کے بعد اور عمرۂ قضا کے قبل ہوتا ہے اگرچہ ان میں سے بعض کی تاریخ واضح نہیں ہے اہل مغازی کے نزدیک

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید صفار نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ھشام بن علی نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن رجاء نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عکرمہ نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور الفاظ اسی کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن حسین قاضی نے مقام مرو میں وہ کہتے ہیں کہ ان کی حدیث بیان کی ہے حارث بن محمد تیمی نے ان کو ابوالنضر ھاشم بن قاسم نے ان کو عکرمہ بن عمار نے ان کو ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کو بنوفزارہ کے پاس بھیجا تھا اور میں بھی ان کے ساتھ گیا تھا۔

یہاں تک کہ جب ہم پانی کے مقام کے قریب ہوئے ابوبکر نے ہم لوگوں کو سُلا دیا حتی کہ جب ہم نے صبح کی نماز پڑھ لی تو انہوں نے ہم لوگوں کو حکم دیا ہم نے فوراً غارت ڈالی لہٰذا ہم پانی پر پہنچ گئے چنانچہ قتل کیا ابوبکر نے جن کو قتل کیا اور ہم ان کے ساتھ تھے۔ سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کی ایک جماعت دیکھی۔ ان میں عورتیں اور بچے تھے میں نے یہ خوف کیا کہ وہ مجھ سے پہلے سبقت کر جائیں گے پہاڑی کی طرف میں نے انہیں پالیا اور میں نے انہیں تیر مارے میرے اور ان کے اور پہاڑ کے درمیان انہوں نے جب تیر دیکھے تو کھڑے ہو گئے۔ ان میں بنوفزارہ کی ایک عورت تھی اس کے اوپر ایک چمڑے کا بچھونا تھا اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ جو سارے عرب میں خوبصورت تھا۔ میں ان کے پاس گیا اور ان کو ہانک کر ابوبکر کے پاس لے گیا۔

ابوبکر نے مجھے اس کی بیٹی عطیہ کردی میں نے اس کا کپڑا نہ کھولا تا آنکہ اور میں مدینے میں آ گیا اس کے بعد اس نے میرے پاس رات گذاری بس میں نے اس کا کوئی کپڑا نہ کھولا حتی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے بازار میں اس وقت تک بھی میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے سلمہ یہ عورت میرے لئے ہبہ (عطیہ) کردے میں نے کہا اے اللہ کے نبی اللہ کی قسم وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے مگر میں نے ابھی تک اس کا کپڑا ابھی نہیں کھولا۔ کہتے ہیں کہ حضور خاموش ہو گئے جب کل صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ مجھے ملے بازار میں تا حال میں نے اس کا کپڑا نہیں کھولا تھا آپ نے فرمایا اے سلمہ عورت مجھے ہبہ کردے اللہ کے لئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کے لئے ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اہل مکہ کے پاس بھیج دیا تھا اور اس کو ان مسلمانوں کا فدیہ اور بدلہ کے طور پر بھیج دیا جو مشرکین کے ہاتھ میں قید تھے (یعنی مسلمانوں کو چھڑا لیا)۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عمر بن یونس سے اس نے عکرمہ بن عمار سے۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد والسیر۔ حدیث ۴۶ ص ۱۳۷۵)

باب ۱۲۵

ذکر سریۂ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ کے پیچھے چار میل پر قبیلہ عجز ہوازن کی طرف

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم نے ان کو حسین بن فرج نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے واقدی نے ان کو اسامہ بن زید بن اسلم نے ابوبکر بن عمر بن عبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر بن خطاب کو بھیجا تھا تُربَة عجز کی طرف۔

(نوٹ) عجز ہوازن۔ سے مراد بنونصر بن معاویہ اور بنوجشم بن بکر ہے اور تَربَة۔ ایک مقام ہے العبلا کے کونے پر چار میل کے فاصلے پر مکہ سے صنعآء اور نجران کے راستہ پر تیس (۳۰) سواروں میں حضرت عمر روانہ ہوئے ان کے ساتھ ایک راستہ بتانے والا آدمی تھا بنو ہلال میں سے وہ لوگ رات کو سفر کرتے تھے۔ اور دن میں چھپ جاتے تھے۔ ہوازن والوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ بھاگ گئے حضرت عمر ان کے محلات ومقامات پر پہنچے مگر انہوں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ پایا۔ لہٰذا حضرت واپس مدینہ کی طرف لوٹے۔ یہاں تک کہ وہ نجدیہ میں پہنچے جب مقام جدد میں پہنچے الہلالی نے عمر بن خطاب سے کہا کیا آپ کو کسی اور جماعت کے ساتھ (ٹکرانے یا لڑانے میں) دلچسپی ہے اس کے بدلے میں جو آپ خثعم کی جمعیت چھوڑ کر آئے ہیں۔ جو اس طرح چلے گئے ہیں کہ ان کے شہر ویران پڑے ہیں۔

حضرت عمر نے کہا مجھے رسول اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں حکم نہیں دیا ہے۔ حقیقت تو یہی ہے کہ انہوں نے مجھے بھیجا ہے ہوازن سے قتال کرنے کے لئے مقام کرنے کے لئے مقام تُربَة میں لہٰذا حضرت عمر مدینے کی طرف واپس لوٹ آئے۔ (مغازی للواقدی ۲/۷۲۲)

☆☆☆

باب ۱۲۶

ذکر سریۂ عبداللہ بن رواحہ یسیر بن رزام یہودی کی طرف اور اس کی طرف سے حضرت عبداللہ بن انیس صحابی کو زخمی کرنے پھر اس پر نبی کریم ﷺ کے لعاب دھن لگانے سے برکت کا ظہور ہوا اس کا ذکر

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ابوجعفر نے بغدادی نے ان کو حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن خالد نے ان کو ان کے والد نے ان کو ابن لہیعہ نے ان کو ابوالاسود نے عروہ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تھا تیس سواروں کے ساتھ اسی طرح کہا ہے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے ان کو ابوبکر بن عتاب عبدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ نے ان کو ابن ابواویس نے ان کو اسماعیل بن ابراہیم نے بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے محمد بن عبداللہ حافظ نے ان کو خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ان کو ان کے دادا نے ان کو ابراہیم بن منذر نے ان کو محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے اس نے ابن شہاب سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو بھیجا تھا تیس سواروں کے ساتھ ان میں عبداللہ بن انیس سلمی بھی تھے۔ بھیجا تھا یسیر بن رزام یہودی کی طرف یہ لوگ اس کے پاس آئے خیبر میں۔ رسول اللہ کو خبر ملی تھی کہ وہ یہودی قبیلہ غطفان کو جمع کر رہا ہے تا کہ وہ یہودی ان کے ساتھ مل کر رسول اللہ ﷺ سے جنگ کرے۔ یہ لوگ اس کے پاس پہنچے اور انہوں نے کہا ہمیں تیرے پاس رسول اللہ نے بھیجا ہے تا کہ تجھے خیبر پر عامل مقرر کر دیں۔ یہ لوگ ہمیشہ اس کے ساتھ اصرار کرتے رہے حتی کہ وہ ان کے تابع اور پیچھے ہولیا تیس آدمیوں میں سے ہر آدمی کے ساتھ سواری پر ایک مسلمان پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

حتی کہ جب وہ لوگ مقام قرقرہ ثبار پر پہنچے یہ خیبر سے کچھ میل کے فاصلے پر تھا۔ یسیر نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ عبداللہ بن انیس کی تلوار کی طرف جھکایا۔ عبداللہ نے سمجھ لیا۔ اس نے اپنے اُونٹ کو جھڑ کا اور سواروں میں گھس گیا۔ حتی کہ جب اس کو موقع ملا اس نے تلوار مار کر یسیر کی ٹانگ کاٹ دی یسیر سواروں میں گھس گیا مگر اس کے ہاتھ میں ایک کھونٹی یا بیت تھا۔ اس میں اس سے عبداللہ کے منہ پر مارا جس سے اس کے سر میں گہرا زخم لگ گیا اس کے بعد تو شدید رن شروع ہو گیا ان مسلمانوں نے ان سب یہودیوں کو قتل کر دیا جو ایک ایک کے پیچھے سوار تھے صرف ایک آدمی یہودی بچ گیا مگر مسلمانوں میں کوئی ایک بھی قتل نہیں ہوا۔ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ آئے رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن انیس کے زخم پر اپنا لعاب دہن لگا دیا جس کی وجہ سے نہ زخم خراب ہوا اور نہ ہی اس کو ایذا ہوئی حتی کہ اپنے وقت پر انتقال ہو گیا۔

یہ الفاظ ہیں حدیث موسی بن عقبہ کے۔ (تاریخ ابن کثیر ۲۲۱/۴)

☆☆☆

باب ۱۲۷

ذکر سریۂ بشیر بن سعد انصاری بنو مُرَّہ کے ساتھ
اور سریۂ غالب بن عبداللہ کلبی رضی اللہ عنہما

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اصفہانی نے ان کو حسن بن جہم نے ان کو حسین بن فرج نے ان کو واقدی نے ان کو عبداللہ بن حارث بن فصیل نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بشیر بن سعد کو تیس آدمیوں کے ساتھ بنو مُرَّہ کی طرف فدک میں بھیجا وہ نکل کر روانہ ہوئے راستے میں ان کو بکریوں کا چرواہا ملا جو بکریوں اور مویشیوں کو ہانک کر لا رہا تھا جو بالائی علاقے سے مدینے کے ڈھلوان کی طرف اُتر رہا تھا رات کے وقت اس کو طلب نے پالیا لہٰذا انہوں نے اس کے ساتھ تیر اندازی شروع کر دی یہاں تک کہ بشیر کے ساتھیوں کے تیر ختم ہو گئے انہوں نے اس چرواہے کے کئی ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور کچھ لوگ ان میں سے واپس لوٹ آئے اور خود بشیر نے شدید قتال کیا اور اس کے دونوں گھٹنے کٹ گئے کہا گیا کہ ان کا انتقال ہو گیا اور باقی ساتھی بکریوں اور مویشیوں کو لے کر واپس آ گئے۔

(مگر یہاں روایت میں ہے کہ) بشیر خود فدک میں کسی طرح پہنچا دیئے گئے اور وہ ایک یہودی کے پاس ٹھہرے رہے یہاں تک کہ زخموں سے اُٹھ گئے اور وہ واپس مدینے لوٹ آئے اور حدیث ذکر کی گئی ہے اہل فدک کی طرف رسول اللہ کے بھیجنے کے بارے میں حتیٰ کہ ان کے پاس آیا عتبہ بن ربعہ خدری خبر لے کر۔ (مغازی للواقدی ۲/۷۲۳)

(۲) واقدی کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے افلح بن سعید نے بشیر بن محمد عبداللہ بن زید سے یہ وہی بزرگ ہیں جن کو خواب میں اذان دکھائی گئی تھے۔ کہتے ہیں غالب بن عبداللہ بن عقبہ بن عمرو ابو مسعود انصاری اور کعب عجرۃ اور علبہ بن زید کے ساتھ تھے۔ جب غالب ان کے قریب ہوئے انہوں نے خبریں حاصل کر کے آنے والے بھیجے وہ واپس لوٹے انہوں نے ان کو خبر دی چنانچہ غالب آ گے آیا اور مشورہ کیا حتیٰ کہ جب منظر العین پہنچے ان میں سے رات کے وقت انہوں نے اُونٹ بیٹھائے پانی پلانے کے بعد تو وہ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی حمد و ثناء کی جو کہ اس کے شایان شان تھی۔

پھر فرمایا امابعد بیشک میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ سے ڈرنے کی وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس بات کی مصیت کرتا ہوں کہ تم میری اطاعت کرنا میری نافرمانی نہیں کرنا۔ اور کسی بھی امر میں میری مخالفت نہ کرنا بیشک اس شخص کی کوئی رائے نہیں ہوتی جس کی اطاعت نہیں کی جاتی۔

اس کے بعد انہوں نے ان لوگوں کے درمیان تالیف قلبی کی اس کے بعد فرمایا۔ اے فلانے آپ اور فلاں۔ اور کہا کہ اے فلانے آپ اور فلاں تم میں سے ہر آدمی اپنے ساتھی سے جدا ہو۔ اس بات سے بچتے رہنا کہ تم میں سے کوئی آدمی میرے پاس لایا جائے اور میں پھر یہ پوچھوں کہ تیرا ساتھی کہاں ہے؟ اور وہ کہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ جب میں تکبیر کہوں تم تکبیر کہنا اور تلواریں نیام سے نکال لینا۔

راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے ان کے ان لوگوں کو احاطہ کرنے کے بارے میں۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے تلواریں رکھ لیں جہاں ہم نے چاہا ان پر (یعنی خوب برسائیں) ہم اپنے شعار کو چیخ چیخ کریوں کہتے اَمِتْ اَمِتْ۔ حضرت اسامہ ان میں سے ایک آدمی کے تعاقب میں نکلے اسے نہیک بن مرداس کہتے تھے۔ وہ دور چلے گئے۔ ہمارے امر نے ان کے بارے میں کہتا کہ اسامہ کہاں ہے؟ وہ رات کا کچھ حصہ گذارنے کے بعد آئے

ہمارے پاس۔ ہمارے نے اس کو ملامت کی۔ اس نے بتایا کہ میں دشمن کے ایک آدمی کے تعاقب میں چلا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہوا اور میں نے تلوار اس پر لہرائی تو اس نے کہ لا الــہ الا اللّٰہ۔ ہمارے امیر نے یہ سن کر کہا کیا پھر تم نے تلوار نیام کے اندر ڈال لی تھی؟ اس نے بتایا کہ نہیں اللہ کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

ہم سب نے کہا اللہ کی قسم تم نے بہت بُرا کیا۔ اور بُرا ہے جو کچھ لے کر آئے ہو تم۔ آپ اس آدمی کو قتل کرتے ہیں جو یہ کہتا ہے لاالــہ الا اللّٰہ۔ لہٰذا وہ نادم ہو گیا۔ اور پشیمان و شرمندہ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگ بکریاں عورتیں و بچے ہانک کر لے آئے ان کے حصے میں دس اونٹ تھے ہر آدمی کے لئے یا اس کے برابر بکریاں۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے ان کو العباس محمد بن یعقوب نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عبد الجبار نے ان کو انس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے ان کو ایک شیخ قبیلہ اسلم سے کچھ مردوں سے جو ان کی قوم سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبداللہ کلبی کلب لیث سے تھے ان کو ارض بنو مُرّہ کی طرف بھیجا تھا اس نے وہاں مرداس بن نہیک کو نقصان پہنچایا جو حلیف تھے ان لوگوں کے حرقہ سے لہٰذا اس کو اسامہ نے قتل کر دیا۔ (مغازی للواقدی ۲/۲۴۔۷۲۵)

(۴) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے اور ابو بکر احمد بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس نے ان کو احمد نے ان کو یونس نے ابن اسحٰق سے ابن اسحٰق سے ان کو محمد بن اسامہ نے محمد بن اسامہ نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا اسامہ بن زید سے وہ کہتے ہیں میں نے پالیا اور انصار میں سے ایک آدمی کے ارادہ کرتے ہیں مرداس بن نہیک کا۔ کہ جب ہم نے ہتھیار اس پر لہرائے تو اس نے جھٹ سے کہا اشھد ان لاالــہ الا اللّٰہ ۔ مگر ہم لوگ اس سے نہ ٹلے۔ حتیٰ کہ ہم نے اس کو قتل کر دیا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہم نے ان کو اس کے بارے میں خبر دی آپ ﷺ نے فرمایا اے اسامہ کون بچائے تجھے لاالــہ الا اللّٰہ کے مقابلے میں؟ قسم اس ذات کی جس نے ان کو حق کے ساتھ بھیجا تھا حضور اکرم ﷺ بار بار یہ سوال میرے آگے دھراتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہی پسند کیا کہ کاش کہ میں اس سے قبل میں مسلمان نہ ہوا ہوتا بلکہ میں آج ہی مسلمان ہوا ہوتا اور میں نے اس شخص کو قتل نہ کیا ہوتا۔ میں نے کہا کہ میں اللہ کے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ میں کبھی کسی ایسے آدمی کو قتل نہیں کروں گا جو یہ کہے گا۔ لاالــہ الا اللّٰہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد بھی اے اسامہ میں نے عرض آپ کے بعد بھی۔ (سیرۃ ابن ہشام ۴/۲۳۱)

(۵) ہمیں خبر دی ابو عمرو محمد بن عبداللہ ادیب نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابو بکر اسماعیلی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابن خزیمہ نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی یعقوب دورقی نے ان کو ہشم نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حصین بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ابوظبیان نے وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا اسامہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم لوگ حُرقہ میں آئے جھینہ میں سے ہم لوگ اسی قوم پر صبح کے وقت پہنچے ہم نے ان کو شکست دے دی میں اور ایک انصاری آدمی نے ان لوگوں میں سے ایک آدمی کو لاحق ہوئے ہم جب اس پر حملہ آور ہوئے تو اس نے کہا لاالہ الا اللّٰہ۔

کہتے ہیں انصاری تو رُک گیا مگر میں نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کو گھسیڑ دیا حتیٰ کہ میں نے اس کو قتل کر دیا جب ہم مدینے میں پہنچے نبی کریم ﷺ کو اس بات کی خبر ہوئی فرمایا کیا تم نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد بھی کہ اس نے کہا لا الــہ الا اللّٰہ جب تین بار یہی کہا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بچنے اور پناہ پکڑنے کے لئے یہ کہہ رہا تھا کہتے ہیں کہ مگر حضور اکرم نے بار بار وہی بات فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کاش میں اس دن سے قبل مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

بخاری مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح ہیں۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ فتح الباری ۷/۵۱۷۔ مسلم۔ کتاب الایمان)

(۶) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ان کو خبر دی عبداللہ بن احمد بن سعد بزاز حافظ نے ان کو حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بوشجی نے ان کو نفیلی نے ان کو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحٰق سے ان کو یعقوب بن عتبہ نے مسلم بن عبداللہ جہنی سے اس نے جندب بل مکیث جہنی سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غالب بن عبداللہ کلبی کو کلب لیث میں سے تھے بنوملوح کی طرف جو کدید میں رہتے تھے بھیجا اور اسے ان پر غارت ڈالنے کا حکم دیا۔ میں بھی (اس غزوۂ غالب بن عبداللہ) میں تھا ہم لوگ رواں دواں رہے حتیٰ کہ جب ہم مقام کدید میں پہنچے ہم لوگ حارث بن مالک بن برصا لیثی سے ملے ہم نے اسے گرفتار کرلیا۔ اس نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ میں اس لیے آیا تھا کہ مسلمان ہو جاؤں۔

غالب بن عبداللہ نے اس سے کہا اگر تم مسلمان ہو کر آیا ہے تجھے ایک دن رات بند رکھنا کوئی نقصان نہیں دے گا۔ اور اگر تو اسلام پر نہیں ہے تو ہم تجھے باندھ دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس نے اسے باندھ دیا اسی کے ساتھ۔ اور اس کے پیچھے ایک چھوٹے قد کا کالا سا آدمی کھڑا کر دیا جو ہمارے ساتھ تھا اس نے کہا کہ تم اس کے ساتھ رہو یہاں تک کہ ہم تیرے پاس لوٹ کر آجائیں اور اگر یہ تیرے ساتھ مزاحمت کرنے کی کوشش کرے تو بس اس کا سر کاٹ دینا۔ ہم روانہ ہوگئے حتیٰ کہ ہم وادی کدید کے بیچ پہنچ گئے عصر کے بعد شام کے وقت ہم وہاں اترے۔ مجھے میرے ساتھیوں نے بھیجا اس کی طرف میں ایک اُونچے ٹیلے پر چڑھ گیا جس کے اوپر چڑھ کر کسی موجود شخص کو دیکھا جا سکتا تھا۔ میں اس پر چڑھ گیا (اور دیکھنے لگا) یہ غروب آفتاب سے قبل کی بات ہے۔

ایک آدمی ان لوگوں میں سے نکلا اس نے نظر دوڑائی اس نے مجھے ٹیلے پر چڑھا دیکھا لہٰذا اس نے اپنی عورت سے کہا میں اس ٹیلے پر کوئی کالا نشان دیکھ رہا ہوں جو دن کے شروع میں میں نے نہیں دیکھا تھا تم دیکھو کوئی کتے وغیرہ نہ ہوں جو تیرے برتن وغیرہ کو خراب کر جائیں۔ اس عورت نے دیکھا وہ بولی اللہ کی قسم میں کوئی چیز وہاں سے گم ہوتی نہیں دیکھ رہی ہوں۔

اس آدمی نے عورت سے کہا مجھے میری کمان اُٹھا کر دے اور تیر بھی میری سرکش مین سے دے اس عورت نے اس کو اُٹھا کر دے دیئے اس آدمی نے میری طرف تیر پھینکا جو میرے پہلو میں آلگا۔ میں نے اس کو کھینچ کر رکھ دیا مگر میں نے حرکت نہیں کی۔ اس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندھے کے سرے پر لگا۔ میں نے اسے بھی کھینچ کر رکھ دیا مگر میں نے حرکت نہیں کی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا۔ اللہ کی قسم اس سیاہ نشان پر میں نے دو تیر مارے ہیں اگر کوئی ہوتا وہ حرکت تو کرتا (اس نے مزید تیر مارنا چھوڑ دیئے) بولا جب صبح ہو جائے تو تم میرے تیر جو میں نے پھینکے ہیں تلاش کر کے لے آنا ان کو کتے نہ چباڈالیں۔

کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے کچھ دیر ان کو مہلت دی حتیٰ کہ جب ان کے مویشی چلے گئے اور جب ان لوگوں نے دودھ نکال لیے اور اونٹ وغیرہ جانور اپنے ٹھکانے پر بیٹھ گئے اور خوب سناٹا ہو گیا اور اندھیری رات کا ایک حصہ بیت گیا اچانک ہم نے ان پر غارت ڈالی اور ہم نے ان کو قتل کر دیا جن کو قتل کر سکے اور ہم مال مویشی کو ھانک لائے ہم لوگ واپس لوٹنے کے لیے متوجہ ہوئے اور قوم کا اعلان کرنے والا ان کی قوم کی طرف سے نکلا فریاد فریاد پکارنے کے لئے مگر ہم لوگ جلدی سے اس جگہ سے نکل آئے۔

مگر ہم نے حارث بن مالک بن برصا اور اس کے ساتھی کو بھی دیکھتا تھا (جن کو گذشتہ کل چھوڑ آئے تھے) ہم اس کو اپنے ساتھ لے کر چلے۔ اور ہمارے پاس آیا لوگوں کا فریادی گروہ وہ ہمارے پاس اتنے لوگوں کو لے آیا جن کے مقابلے کی ہمیں طاقت نہیں تھی یہاں تک کہ جب ان کے اور ہمارے درمیان کوئی فاصلہ نہیں رہ گیا تھا سوائے بطن وادی کدیر کے۔ اللہ نے اسے بھیجا جہاں سے اس نے چاہا ہم نے نہ دیکھا تھا اس سے قبل بارش کو نہ حال میں اس حیثیت سے آیا کہ اس کے اُوپر کوئی ایک بھی قدرت نہیں رکھتا تھا۔ البتہ تحقیق میں نے جو کہ کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھ رہے تھے نہیں قدرت رکھتا ان میں سے کوئی اس پر کہ اس پرآئے (اقدام کرے) اور ہم اس کو اور اس سے ڈر رہے تھے (اس میں نفیلی نے شک کیا ہے) ہم لوگ جلدی سے چلے گئے یہاں تک کہ ہم نے راستے میں اس کی طرف سہارا لیا اس کے بعد ہم اس جگہ سے ہٹ گئے چنانچہ ہم نے عاجز کر دیا قوم کو اس (اسلحہ) کے ساتھ جو ہمارے ہاتھوں میں تھا۔ (ابوداؤد۔ تاریخ ابن کثیر ۴/۲۲۳)

(۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس نے ابن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ایک شیخ بنواسلم سے ان کی قوم نے کئی مردوں میں سے انہوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا شعار سریۂ غالب بن عبداللہ کلبی میں آمِتْ تھا جب اس کو رسول اللہ ﷺ نے بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲۲۰/۴)

(۸) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اصفہانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن جہم نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسین بن فرح نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے واقدی نے وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عبداللہ بن جعفر نے ابن ابوعون سے اس نے یعقوب سے اس نے عقبہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ سے ایک غلام یسار نے کہا اے اللہ کے رسول بیشک میں تحقیق جان چکا ہوں میں بنوعبداللہ بن ثعلبہ پر حملہ کر کے غارت ڈالنے کا وقت جان چکا ہوں۔ آپ میرے ساتھ ان کی طرف جانے کے لیے غالب بن عبداللہ کو ایک سوتیس آدمیوں کے ساتھ بھیجے۔

پھر اس نے قصہ ذکر کیا ہے ان لوگوں کی روانگی کی کیفیت کے بارے میں یہاں تک کہ ان کے زادِ سفر ختم ہو گئے تھے اور انہوں نے کھجوریں گن گن کر باہم تقسیم کی تھیں یہ لوگ حرہ کے علاقے میں مقام ضَرْس پہنچے تو غالب نے کہا تھا آپ ہمیں لے چلیے اے یسار میں اور تم دیگر لوگوں کو چھوڑ کر کسی کمین گاہ میں چلے جائیں ان دونوں نے ایسا ہی کیا (وہ کہتے ہیں کہ) جب ہم اپنے لوگوں سے اس قدر دور گئے جہاں تک انسان دیکھ سکتا ہے تو ہمیں لوگ محسوس ہوئے اور چرواہے اور دودھ نکالنے کی آوازیں وغیرہ۔

چنانچہ وہ دونوں فوراً واپس لوٹے اپنے احباب کی طرف لہٰذا سب لوگ مل کر دوبارہ آئے یہاں تک کہ جب وہ قبیلے کے قریب پہنچے تو ان کو ان کے امیر نے وعظ کیا اور ان کو جہاد کی ترغیب دی اور ان کو مال کی طلب میں گہرائی میں جانے سے روکا اور ان سب کے دلوں میں اُلفت ڈالی۔ اور فرمایا کہ میں جب تکبیر کہوں تم بھی تکبیر کہنا (یعنی نعرۂ تکبیر بلند کرنا) کہتے ہیں کہ جب اس نے تکبیر کہی تو ان سب نے مل کر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اور وہ ان کے محلوں میں اور بیچ میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ ان کے مویشی اور بکریوں کو ہانک کر لے آئے اور ہر اس شخص کو قتل کر دیا جو ان میں سے شرفاء اور اسی رات ان کے ساتھ اس پانی کے مقام پر مقابلہ جس کو مضیعہ کہا جاتا تھا۔

باب ۱۲۸

ذکر سریۂ بشیر بن سعد (مقام جناب ارض غطفان کی طرف)

ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اصفہانی نے ان کو حسن بن اجہم نے ان کو حسین بن مَرج نے ان کو واقدی نے ان کو یحیٰی بن عبدالعزیز نے سعید بن سعد بن عبادہ نے بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید نے وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا بنواشجع میں سے اس کو حُسَیل بن نُوَیرہ کہا جاتا تھا وہ نبی کریم ﷺ کے لیے خیبر کی طرف جانے کے لئے رہبر تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا تھا۔ تم کس میں سے ہوائے حُسَیل؟ اس نے بتایا کہ یمن اور جناب میں سے آپ نے پوچھا کہ تیرے پیچھے کیا کچھ باقی ہے۔ (یعنی پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟) اس نے بتایا کہ میں ایک بوری جماعت چھوڑ کر آیا ہوں یمن اور عطفان اور جناب سے۔

حضور اکرم ﷺ نے ان لوگوں کی طرف عُیینہ کو بھیجا تھا یہ پیغام دے کر کہ یا تو وہ لوگ ہمارے پاس آجائیں ورنہ ہم ان کی طرف جائیں گے۔ ان لوگوں نے واپس جواب بھیجا کہ تم لوگ ہمارے پاس آجاؤ۔ وہ آپ ﷺ کی آمد چاہتے ہیں یا آپ کے بعض لوگوں کی کہتے ہیں

کہ حضور اکرم ﷺ نے ابوبکر کو بلایا عمر کو بلایا اوران کے سامنے یہ بات رکھی دونوں نے بیک زبان یہ کہا کہ آپ ان کی طرف بشیر بن سعد کو بھیجے۔ حضور اکرم ﷺ نے بشیر بن سعد کو بلایا ابوالعمان بشیر کو اس کے لئے جھنڈا تیار کیا اور ان کے ساتھ تین سو آدمی روانہ کئے اور ان کو یہ حکم دیا کہ وہ رات کو سفر کریں اور دن کو چھپ جایا کریں۔ اوران کے ساتھ انتہائی کے لیے حُسَیل روانہ ہوا وہ رات کو چلے اور دن کو چھپتے۔ یہاں تک کہ وہ خیبر کے وسفل میں پہنچے اروہ مقام شلاح مبتلاح میں اُترے پھر روانہ ہوئے حتی کہ وہ اس قوم کے قریب ہو گئے۔

پھر راوی نے حدیث ذکر کی ہے ان پر لوٹ ڈالنے کے بارے میں قوم کے مویشیوں پر اوران کے جمع ہونے کی خبر پہنچنے کے بارے میں پھر جمعیت تیتر بتر ہونے کے بارے ہیں۔ پس بشیر روانہ ہوئے اپنے اصحاب کے ساتھ حتی کہ وہ ان کی آبادی میں آئے انہوں نے اسے خالی پایا لہٰذا وہ ان کے مویشیوں کو لے کر روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ مقام سلاح میں پہنچے واپسی پر ان کو ایک جاسوس ملا جو کہ عُیینہ کی طرف سے تھا انہوں نے اس کو قتل کر دیا اس کے بعد وہ عیینہ کی جماعت سے ملے جب کہ عیینہ والے انہں جانتے تھے۔ انہوں نے ان کو تلاش کیا حتی کہ عیینہ والوں کی جمعیت سامنے ہوگئی انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ان کا تعاقب کیا لہٰذا انہوں نے ان میں سے ایک یا دو آدمیوں کو پالیا جنہیں انہوں نے قیدی بنالیا اوران کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے وہ دونوں مسلمان ہو گئے تو انہوں نے ان کو چھوڑ دیا۔

(راوی کہتے ہیں کہ) حارث بن عوف مُزنی نے عیینہ بن حصن سے کہا حالانکہ وہ ان کو شکست خوردہ ملے تھے اپنے گھوڑے پر تھے اس کے پاس اصیل گھوڑا تھا جس کے ساتھ وہ تیزی سے دوڑ رہے تھے۔ حارث نے اس کو رکنے کے لیے کہا تو اس نے کہا نہیں میں رک نہیں سکتا میرے پیچھے محمد ﷺ کے اصحاب تلاش میں ہیں۔ اس نے گھوڑے دوڑا دیا۔ حارث بن عوف نے کہا۔ کہ خبردار تیرے لیے وقت آ گیا ہے کہ تو دیکھے گا (اس کا کچھ مزہ جس پر تو ہے) یہ کہ محمد ﷺ نے کئی شہروں کو روند ڈالا ہے (یعنی فتح کر لیا ہے اور تو غلط کوشش کر رہا ہے۔

حارث کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں محمد ﷺ کے سواروں سے ایک طرف ہٹ کر ایسی جگہ بیٹھ کر دیکھنے لگا جہاں سے میں محمد ﷺ کے گھڑ سواروں کو دیکھ سکوں اور وہ مجھے نہ دیکھ سکیں چنانچہ میں سورج ڈھلنے سے رات تک مگر میں نے کسی کو نہ دیکھا کوئی بھی اس کی تلاش میں نہیں آ رہا تھا پیچھے سے موض اس کا خوف تھا جو اس کے اندر بیٹھ گیا تھا۔ کہتے کہ بعد میں میں اس سے ملا اور میں نے اس کو بتایا کہ میں اس جگہ پر رات تک بیٹھا رہا تھا میں نے کسی کو تیرا تعاقب کرنے والے کو نہیں دیکھا تھا۔ عیینہ نے کہا وہ یہی بات تھی کہ میں قیدی ہونے سے ڈر گیا تھا۔ اس کے بعد راوی نے اس کا ذکر ہو گیا ہے جو حارث نے بیان کیا تھا اللہ کی نصرت کا آنا محمد ﷺ کے پاس اور آپ کا جواب کہ ان کا نفس اس پر نہیں رکتا اس کے بعد ان کا واپس لوٹنا تا کہ دیکھیں کہ ان کی قوم نے اس مدت ہی کیا کرتی ہے جس کے اندر وہ تھے۔ (مغازی للواقدی ۲/۷۲۷۔۷۳۱)

باب ۱۲۹

سریۂ ابوحَدْرَد اسلمی غابہ کی طرف

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر بن حسن قاضی نے ان دونوں نے کہا ان کو حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ان کو احمد بن عبدالجبار نے ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے وہ کہتے ہیں کہ ابوحَدْرَد اسلمی کی حدیث اور غابہ کی طرف اس کے غزوۂ کے بارے میں وہ حدیث ہے جو مجھے حدیث بیان کی تھی جعفر بن عبداللہ بن اسلم نے ابوحداد سے انہوں نے کہا۔ کہ میں نے اپنی قوم کی ایک عورت سے شادی کی تھی اور

میں نے اس کو دو سو درہم حق مہر رکھا تھا میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس میں نے ان سے اس نکاح کے بارے میں مدد چاہی تھی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پوچھا کہ تم نے کتنی مہر طے کی ہے میں نے بتایا کہ دو سو درہم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ۔

اللہ کی قسم اگر تم اس عورت کو وادی سے لیتے تو زیادہ نہ ہوتا۔ اللہ کی قسم میرے پاس بھی اتنی رقم نہیں ہے کہ میں اس بارے میں تیری مدد کر سکوں میں کئی دن ٹھہرا رہا اس کے بعد قبیلہ جشم بن معاویہ کا ایک آدمی دیا اس کو رفاعہ بن قیس کہتے تھے۔ یا قیس بن رفاعہ۔ جشم کی ایک بڑ شاخ میں سے تھا حتی کہ وہ آ کر اُترا اپنی قوم کے ساتھ اور ان کے ساتھ جو اس کے ساتھ تھے مقام غابہ میں اس کا پروگرام بنو قیس کو رسول اللہ ﷺ کے خلاف مجتمع کرنے کا تھا اور وہ قبیلہ جشم میں نامی گرامی آدمی تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو بلایا اور مسلمانوں میں سے دیگر دو آدمیوں کو اور فرمایا کہ تم لوگ اس آدمی کی طرف (یعنی رفاعہ بن قیس) یہاں تک کہ اس کے بارے میں کوئی خبر لے آؤ۔ اور معلومات اور حضور اکرم ﷺ نے ہمیں ایک کمزور دبلی اونٹنی پیش کی آپ نے اس پر ہم میں سے ایک آدمی کو سوار کیا اللہ کی قسم وہ اونٹنی مارے کمزوری کے اس ایک بندے کو اٹھا کر بھی کھڑی نہیں ہو سکی تھی حتی کہ اس کو مردوں کے پیچھے سے سہارا دیا تھا اپنے ہاتھوں کے ساتھ۔ حتی کہ وہ سیدھی کھڑی ہو گئی۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر تم پہنچو ہم لوگ روانہ ہو گئے ہمارے ساتھ ہتھیار تیر والے بھالے اور تلواریں تھی حتی کہ جب ہم سرے شام آبادی کے قریب پہنچے میں ایک کونے میں چھپ گیا اور میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا وہ دوسرے کونے میں چھپ گئے موجود لوگوں سے دوسری جانب میں نے ان دونوں سے کہا جب تم سنو کہ میں نے نعرۂ تکبیر بلند کر کے حملہ کر دیا ہے تو تم بھی نعرۂ تکبیر لگاتے ہوئے میرے ساتھ ہی حملہ کر دینا پس اللہ کی قسم ہم اسی طرح انتظار کرتے رہے کہ ہم ان کی غفلت کو دیکھیں کے کوئی اور موقع دیکھیں مگر رات ہمارے اُوپر چھا رہی تھی یہاں تک کہ عشاء کا کوئلہ یعنی رات کا پہلا اندھیرا جا چکا۔ اور ان کا ایک چرواہا تھا۔ جو اس بستی کے مویشی چرا کر شام کو لاتا تھا وہ آج لیٹ ہو گیا تھا جس کا ان لوگوں کو خوف سوار ہو گیا۔ لہٰذا ان لوگوں کا سرغنہ رماعہ بن قیس اٹھا اس نے تلوار سنبھالی اسے اپنی گردن میں لٹکایا۔ اور کہنے لگا اللہ کی قسم میں اپنے اس چراوہا کے قدموں کے نشانات کے پیچھے جاؤں گا۔

ضرور آج اس کو کوئی خطرہ لاحق ہو گیا ہے چنانچہ اس کے ساتھ جو لوگوں کا گروہ تھا انہوں نے اس سے کہا اللہ کی قسم آپ نہ جائیں ہم جاتے ہیں ہم آپ کی طرف سے جانے کے لیے کافی ہیں مگر اس نے کہا کہ کوئی نہیں جائے گا بلکہ صرف میں ہی جاؤں گا۔ لیکن ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم میرے پیچھے کوئی بھی نہیں آئے گا۔ (یعنی ضرورت نہیں ہے)۔

(سیرۃ ابن ہشام ۴/ ۲۳۸۔ البدایۃ والنہایۃ ۴/ ۲۲۳۔۲۲۴)

وہ روانہ ہوا جب وہ میرے قریب گذرنے لگا جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوئی تو میں نے اس پر تیر چھوڑ دیا جو میں نے سیدھا اس کے دل میں ہی اتار دیا۔ اللہ کی قسم وہ بول ہی نہیں سکا میں اُچھل کر اس کے قریب گیا اور جا کر اس کا سر کاٹ لیا پھر میں نے اس لشکر کے ایک کونے پر حملہ کر دیا نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے۔ اور میرے دونوں ساتھیوں نے بھی حملہ کر دیا نعرۂ تکبیر بلند کرتے ہوئے پس اللہ کی قسم کچھ نہیں ہوا کامیابی کے سوا ہم جن پر قادر ہوئے ان کی عورتوں اور بچوں میں سے اور جو ہمیں ہلکا پھلکا لگا ان کے اموال میں سے انہیں ساتھ لیا ایک بڑا ریوڑ اونٹوں کا ہم ہانک کر لائے اور کثیر تعداد میں بکریاں ان سب کو ہم رسول اللہ کی حرمت لائے اور میں اس کا سر اُٹھا کر اپنے ساتھ لے آیا حضور اکرم ﷺ نے مجھے ان میں سے تیرہ اُونٹ میرے مہر میں دیے۔ لہٰذا اس نے اس طرح اپنی بیوی کو اپنے پاس ملا لیا۔

☆☆☆